

وَعَمَّا جَاءَ الْمَقْسُودُ

سَلَامٌ عَلَى رُسُلِ اللَّهِ الَّذِينَ قَدْ جَاءُوا بِالْحَقِّ وَالْأَمْرِ وَالْمَعْرِفَةِ

وَالْحَقُّ وَالْأَمْرُ وَالْمَعْرِفَةُ

إِلَهُ الْمَنَافِ الْأَوَّلِ

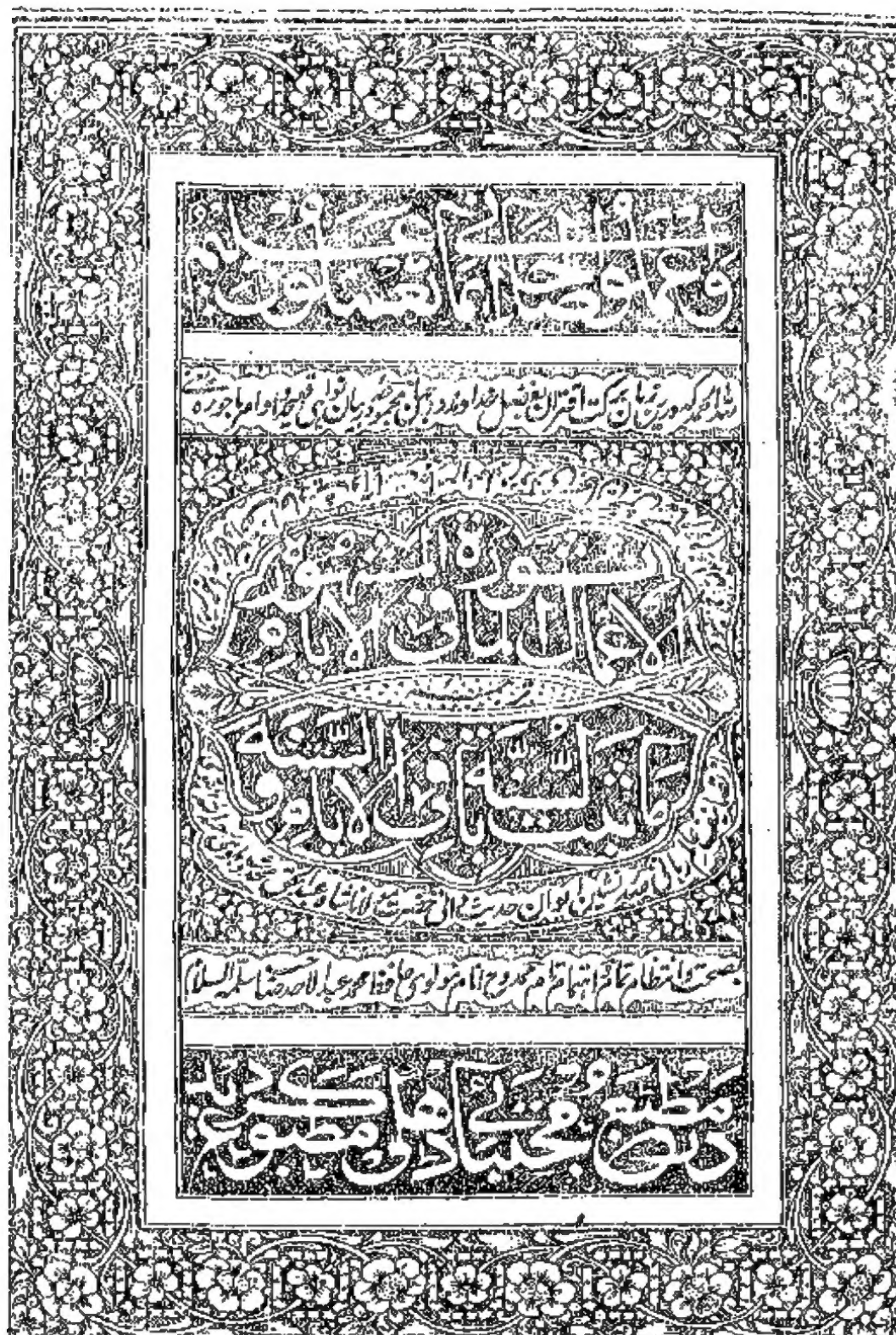
لَهُ الْمَنَافِ فِي الْأَوَّلِ

وَالْحَقُّ وَالْأَمْرُ وَالْمَعْرِفَةُ

وَالْحَقُّ وَالْأَمْرُ وَالْمَعْرِفَةُ

وَالْحَقُّ وَالْأَمْرُ وَالْمَعْرِفَةُ

وَالْحَقُّ وَالْأَمْرُ وَالْمَعْرِفَةُ



51791

[illegible]

وَفَضْلُ الصَّوْمِ فِيهِ عَنْ عَالِي الشَّرَفِ وَاللَّهُ تَعَالَى الْعَمَلُ وَالْإِنْفَاقُ كَانَ عَالِي السَّوَادِ يَوْمَ

اور آج کے روزہ کی عادتوں کی اصلاح کے لیے روایت کی روایت کے ساتھ ساتھ ان کی حریمیت کے

قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بغيره من الناس ان يقرأوا القرآن في بيوتهم

آخری قلم کا نوا پڑھو اور عاشوراء قبل ان ہی ہر صیغہ صلیح کا انوار و آئینہ ہو جائے

فَلْيَاذْكُرْ مِنْ أَنْ تُخْلَىٰ عَنْ سُوْرَةِ اللَّهِ فَتَلْقَىٰ مِنْهُ خَبْرًا
يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرَدُّونَ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ لِيُحَدِّثُوا إِلَىٰ مُؤْمِنِهِمْ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

فلیصہ و نیشہ ان یترکہ فلیترکہ و فی آخری قالت کان یوم النور
یوم نور کے اور جو ترک کرنا چاہتے ترک کرے اور ایک روایت میں ہے کہ یوم یوم عاشور و یوم

پیغمبروں کی پیشوائی علیہ وعلیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

[illegible]

موتوف کیا پھر توجہ دیا تھا اور وہ کہتا تھا اور جہاں تھا خیر کی گستاخانہ اور اگر وہ نہیں سمجھتا تھا کہ اس کی ہر ایک حرکت اور کلام

بجواہرۃ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحسب ما مدحتہ

[illegible]

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ایہود و نصاریٰ: یہ عین اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبی! ان کو کہو کہ ان کو اللہ سے ڈرو۔

و فریاد کان شل خیر یومون یوم عاشورا و تین روز عید و یاران
اور ایک حالت میں تکیہ کیسے کہ نہ کہ یوم عاشورا کا روز رکھا کرتے تھے اور شکر و عید نہ مانتے تھے اور انہی

نساء و ہم فیہ حیاتہم وثیابہی عرفقاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم المربیۃ فرای الیہ و تصوم فی عاشوراء فقال هذا قال ابوہم المربی

اللہ فرمائی وہی اسرائیل فرما دے کہ تم وہاں صوفیہ الٰہنا حق ہو جس میں

فصاحبه ابراهيميه وفي رواية فبقال هذا اليه واذن له في موثق الواعظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِيهِ فُتُوحٌ وَنُصْرَةٌ
بِأَمْرِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِيهِ فُتُوحٌ وَنُصْرَةٌ

شكره فتنه يومه تضيئ الى اخره البخاري ومسلم والترمذي وابن الاثير والبيهقي والدارقطني والخطيب وابن الجوزي وابن كثير وابن القيم وابن عسكرو

عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل ولكن تأكلوا أموالكم بينكم بالعدل ع

عاشورا و یثیما علیہ ویتیمنا عند قیام الخضر من میان لریا مرنالو

یہاں سے لے کر تھیں اور ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔

عَلِيٌّ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَطْعَمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ كَيْفَ كُنَّا نَعْرِضُكَ لَهَا لَمْ يَكُنْ يَتَجَنَّبُهَا إِلَّا بِأَمْرِكَ

فرض رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من شاء
 فليصمه ومن شاء فليفطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے وہ صائم رہے اور جو چاہے وہ افطار کرے
 واورد الترمذي الراية الرابعة وقالوا فيها كانت هلالا
 بعد قوله فلما افترضا رمضان اور ابو داؤد اور ترمذی نے جو حدیث روایت نقل کی ہے اور کئی روایت میں اس عبارت کے بعد ہلال رمضان ہوا
 كانوا يصومون يوم عاشوراء وان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صامه
 والمسلمون قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى
 الله تعالى عليه وسلم ان يومنا هذا يومنا هذا قال في شهرنا هذا وفي
 كان يصوم اهل الجاهلية فمن شاء صام ومن شاء تركه اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن ہمارا دن ہے اور ہمارا مہینہ ہے اور ہمارا شہر ہے
 واللي يري صيام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عاشوراء وامر بصيامه فلما افترضا
 رمضان تركه وكان عبدا لله لا يصومه الا ان يوافق صوم ومسلم مثل الشا
 وقال فمن احب منكم ان يصوم فليصمه ومن كره فليتركه اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے وہ صائم رہے اور جو چاہے وہ ترک کرے
 في الرواية الاولى وعن ابي موسى قال كان يوم عاشوراء يوم يوم
ابو موسیٰ نے روایت کی ہے اور ابو موسیٰ نے روایت کی ہے کہ میں نے ہمارے مہینے اور ہمارے شہر اور ہمارے دن کو دیکھا

صلواتہ وفضلہ ورحمۃ اللہ علیہ
 علیہ وسلم
 استاذنا وعلیہ السلام
 علیہ وسلم

[illegible]

یوم عاشوراء الترتیب و عرابین عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
 روزگار ہزار سال کی زندگی سے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہنا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً القابل لاصوم التاسع یعنی یوم عاشوراء
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسرا یا اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو اللہ نوین تاسع روزہ رکھو گا یعنی عاشوراء کی نوین تاسع
 و فی روایت قال جبر صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء و امر صبا
 اور بچہ و انہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشوراء کو آپ زندہ رکھا اور بچہ کو زندہ رکھا فرمایا
 فقالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظم الیہ یوم و انصار فقال رسول اللہ صلی
 تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دن جو جسکی پیروی و نصرت کی تعلیم کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ
 اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام القابل لنشاء اللہ صمت لیوم التاسع فلم یأت
 عاید و سلم کے فرمایا جب سال آئندہ ہوگا تو اس سال اللہ نوین تاسع روزہ رکھو گا سو اگلا سال
 العام القابل حتی تو فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی روایت حکم فی الحج
 آئے ہی دیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور حکم میں لا حجر کی و انہیں یہ
 قال تسمیت لابی عباس رضی اللہ عنہما و هو توسل داء فی قسزم
 کہنا ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آؤ تو تمہیں پہنچا کر وہ اپنی چادر سے زخم میں تکبہ لگا رہے
 فقلت انجری عن صوم عاشوراء فقال اذ ایت ہلال المحرم فاعادہ اجبر
 میں نے کہا یوم عاشوراء کے روزہ کا حال بناؤ کہ جب تو محرم کا ہلال دیکھے تو کہاں جا اور
 یوم التاسع صائمًا قال ہذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصوم قال نعم
 نوین تاسع روزہ رکھو کہہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میطرح روزہ رکھنا کرتے تھے اسے کہا ان
 انخرجه و اخرج ابوداؤد الثانية والثالثة و فی روایت ذکر ہاریر بن
 اسکو سلم نے نقل کیا ہے اور ابوداؤد نے دوسری اور تیسری روایت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ نوین نے
 عطاء قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول صوم التاسع والعاش
 عطاء سے نقل کی ہے کہنا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ کہتا تھا نوین صوم و سوین کو روزہ رکھا کرو
 و خالفوا الیہ و عن حفصة رضی اللہ عنہا قالت ربع لم یکن یکن
 اور یہ بھی مخالفت کرو اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صوم کا کام ہون کہ ان کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر ثلثة ایام من کل شہر
 روزہ رکھو اور ہر چار سال میں تین روزہ عاشوراء و عشر و ثلثہ ایام من کل شہر

تسمیت کرن
 صوم
 است تو یک
 یقین
 رواہ از عشوراء
 عشوراء و فی روایت
 است قلیبا الطاق
 عشر برائے کہ نہ
 یقیناً صوم نوین
 از کثرت دعا و حاجت
 میگردانند
 روایت
 فضیل بن عیاض
 سمرقند
 و چون وہ روزہ رکھ
 و انہا انہیں تعداد
 قال تسمی کہ صوم
 انہ و صوم تسمی
 بریکہ انہ تسمی
 تو سہ و نہایت
 و عنہ انہ تسمی
 و عنہ انہ تسمی
 و عنہ انہ تسمی

لذیرہ یحییہ بہ کما این فی علم الکتاب انتہی وفي المقاصد الحسنہ الشیخ محمد
 غیرہ سے جو کہ ایک کتبہ میں ہے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اسکا بیان ہے انتہی اور شیخ محمد حارثی کے
 السنن فی حدیث من الکتاب بالامثال یوم عاشوراء لم تزل عبد اللہ بن رواحہ
 متقاعد ہیں یہ حدیث جو جسے بروز عاشوراء آمد سہرہ والا تو اسکی آگاہی میں کہی نہ کہیں کی اسکی
 الحاکم والبیہقی فی الثالث والعشرون فی الشعب الذی فی صحاح یثیب عن علی
 حاکم اور بیہقی نے شعب کے شیعوں میں باب میں روایت کیا ہے اور دہلی نے جیسر کی حدیث میں ہے خاک سے
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لکما کہ انہ منکر بل موضوع اور وہ ابن الجوزی
 اور وہ ابن عباس سے منقول روایت کی ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے ابن جوزی
 فی الموضوعات من هذا الوجه ومن حدیث ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہما
 اسکو ہی وجہ سے موضوعات میں لایا ہے اور ابن ہریرہ کی حدیث میں ہے فی حدیث ابن ہریرہ
 ابن منہور الشونیز فی کناہ ادخل علیہ انتہی وحایت من وسم علی عیال
 ابن منہور شونیز ہی ہے سوگو یا کہ اسکو داخل کر لیا ہے انتہی اور بحدہ حدیث جسے ابن عباس پر
 فی یوم عاشوراء وسم اللہ علیہ السنۃ کلہا رواہ الطبرانی والبیہقی فی
 عاشوراء کے دن قراچی کی اٹھ اسی ہزار سال قراچی رکھ گیا اسکو طبرانی نے اور بیہقی نے
 شعب الایاز و فضائل الاوقات بابو الشیخ عن ابن مسعود ولا ولا فقط
 شعب الایاز اور فضائل ابوقا شیعہ میں روایت کیا ہے اور ابو الشیخ نے ابن مسعود اور صرف دونوں پہلیں
 عن ابی سعید فی الثالث فقط فی الشعب عن جابر والی ہریرۃ وقال اناس انہ
 ابی سعید سے اور صرف دوسرے شعب میں جابر اور ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور کہ ان شعب کی
 کہ باضعیفہ ولكن اذا ضم بعضها الى بعض افاقہ بل قال العساقی فی اہالیہ
 سندین ضعیفین پر جب سب کو آپس میں ملائیں قوت پیدا ہو جائیگی بل عساقی نے اپنی اہالیہ میں کہا کہ
 کہتے ہی ہر ایک طریق صحیح بعضہا ابن ناصر الحافظ اور وہ ابن الجوزی کے موضوعات
 ابی ہریرہ کی حدیث کے طریق میں سے بعضوں کو حافظ ابن ناصر نے صحیح کہا ہے اور اسکو ابن الجوزی
 من طریق سلیمان بن یحیی اللہ عنہ وقال سلیمان بن جھہول سلیمان
 سلیمان بن ابی یحیی اللہ کے طریق سے جابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے موضوعات میں لایا ہے اور یہ کہ سلیمان بن جھہول نے سلیمان
 ذکرہ ابن عباس فی الثقات لکنت حسن علی رأیہ قال لہ طریق اخر عن
 ابن عباس میں ہے کہ اسکا بیان ہے کہ اسکا اور جھہول دونوں سے کہ

سہ
 شونیز
 لکھنؤ
 جہاد

جاءنا فی یوم عاشوراء فکانا اذ لم یبق فیهم ففراقنا فی کل شعب بطونهم
 عاشوراء کے دن جو لوگ کا پیش بھر دیا تو گویا سینے آستین محمدی کے تمام فقر کو کھانا کھلایا اور سب میر کر دیا
 ومن مہاجر الی ارض بیت المقدی رفعت بکل شجرة علی ارض بیت المقدی
 اور جنت یتیم کے سرور آیتو بچھراؤ ہو گئے ہر ہر بال کے بدلے جو آیت کے سر پر ہیں جنت میں بلند
 ایکنہ خلق اللہ الی یوم عاشوراء والارض کمثلہ وخلق القلور یوم
 درجہ ملیکا آسمان کے دن آسمان پیدا ہوئے اور ویسے ہی زمین اور عاشوراء کے دن تسلیم پیدا کیا
 عاشوراء واللوح کمثلہ وخلق جبرئیل یوم عاشوراء والملك یوم عاشوراء
 اور ایسے ہی لوح کو اور عاشوراء کے دن جبرئیل کو پیدا کیا اور عاشوراء کے دن فرشتوں کو اور آدم کو
 وخلق آدم یوم عاشوراء وولد ابرہیم یوم عاشوراء ونجاہ اللہ من النار
 عاشوراء کے دن پیدا کیا اور ابرہیم عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور اللہ نے عاشوراء کے دن کھانا کھلایا
 یوم عاشوراء وولدت اسمعیل یوم عاشوراء وغرق فرعون یوم عاشوراء
 اور عاشوراء کے دن اسمعیل کا قدیم آیا اور عاشوراء کے دن فرعون کو ڈوبایا اور عاشوراء کے دن
 ورفع ادریس یوم عاشوراء ونازل اللہ علی دمر یوم عاشوراء وغفر ذنباؤ آدم
 اور ادریس کو اٹھایا اور عاشوراء کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور عاشوراء کے دن اللہ نے عافیت ہوئی
 یوم عاشوراء واستنزل علی العرش یوم عاشوراء وتقوم القیامت یوم
 اور عاشوراء کے دن رب عرش پرست ہو گیا ہوا اور عاشوراء کے دن قیامت قائم ہوگی
 عاشوراء موضوع ذکرہ ابن الجوزی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فیما یحدث فی حبیب بن اوس
 یہ سب موضوع ہیں اس کا جو جزئی ہے برایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ کہیں یہ حبیب بن اوس رضی اللہ عنہما
 وہ و آفة محراب اللہ فصر علی بنی اسرائیل یوم یوم السنہ وہو
 اور جب آفت کا بکا ہو یہ یہ حدیث کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر تمام سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا اور وہ
 یوم عاشوراء وہو ایوم العاشر من الحشر فمن و او وسعوا علی اہلہم
 عاشوراء کے دن ہو اور وہ دن محرم کی دسویں تاریخ ہے سو تم آج روزہ رکھو اور اہل ہونے والے ہر فریضی کرو
 فیہ فان من وسع علی اہلہ من مال یوم عاشوراء وسع اللہ علی سائر السنہ
 کہو کہ جس نے عاشوراء کے دن اپنی مال پر اپنے مال میں سے دیا تو اللہ اس پر تمام سال کو فریضی کرے گا
 فہو یوم فائدہ الیوم الذی تبارک اللہ فیہ علادہ وہو الیوم الذی رفع اللہ
 سو تم آج روزہ رکھو کہ وہ ایسا دن ہے کہ ہر روزہ اللہ نے اس کو ارفع قرار دیا اور وہ سالوں میں اللہ نے

یوم عاشوراء
 باقی لڑائی
 ذکر عاشوراء
 مختصر
 ع
 عاشوراء
 سنہ

[illegible]

۱۰
 سنگ باده
 ریختن
 خون
 ۱۱
 خنجر
 ۱۲
 سوزن
 باغچه
 از دریا
 گردن
 ۱۳
 خنجر
 ۱۴
 اسباب
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

الان رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وعلى رأسه وحيته الزاب وهو
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خواب میں ایسا اور سر اور وایں پر گرد بڑی ہولی تھی اور
 بيك فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين انفا وفيه من حديث
 رسول الله صلى الله عليه وسلم روایت سے ہے کہ میں نے قتل حسین کی قتل میں کیا تھا اور اسی میں
 البخاري والترمذي عن انس قال في عيال الله بن زياد برأس الحسين فجعل في
 بخاری اور ترمذی کی حدیث انس کی روایت سے ہے کہ میں نے عیال اللہ بن زیاد کے پاس حسین کے پاس سے لے کر
 طست فجعل يهكت وقال في حسنة شيا قال انس فقلت الله انه كان
 کان میں لگا ہوا پس اسے لکڑی سے پھرنے لگا اور پھر اسے لکڑی سے پھرنے لگا اور پھر اسے لکڑی سے پھرنے لگا
 اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان خضوبا بالوشة وفي رواية
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے زیادہ سمور کے گل میں لٹا تھا اور شہر قتل سے پہلے خضوب سے لٹکا ہوا تھا اور وہیں ان کے
 قال كنت عند بن زياد فبني برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب انفا ويقول
 کہتا ہوں میں بن زیاد کے پاس تھا کہ حسین کے سر کو لاسے سو اچھی آگ میں چھڑی مارنے لگا اور کہتے لگا
 ما رأيت مثل هذا حسنا فقلت ما انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه
 میں نے ایسا صاحب نہیں کوئی نہیں دیکھا تھا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لکھا گیا تھا زیادہ
 وسلم اخرج السراية الاولى البخاري والثانية الترمذي وفي عز عارة بن عمر قال
 لمانع بن عيسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في مكة فأتاه بن زياد فبني برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب انفا ويقول
 انما ہوا اہل بیت اول کو بخاری اور دوسری کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور حسین کے سر پر لکھا گیا تھا کہ
 اليهم وهم يقولون قد جاءت فاذا حية قد جاءت فخلل السراية فدخلت في
 چلا گیا اور وہ یہ کہہ رہے تھے وہ آیا ناگاہ ایک سانپ لیٹن کھولے ہوئے آگیا یہاں تک کہ
 ففزع عيال الله بن زياد فمكثت هدية ثم خرجت فذهبت حتى تعيبت ثم
 عیال اللہ بن زیاد کے ہتھیار میں ٹکس گیا کہ وہ دیر تک بعد میں کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر وہ
 قالوا قل جاءت قد جاءت ففعلت ذلك فريز او ثلثا اخرجها الترمذي وفي
 کہنے لگے وہ آیا پھر اس سانپ نے دو بار زمین پر پڑا ہی کیا ترمذی نے نقل کیا ہے اور
 تاريخ الخلفاء للسيوطي واخرج البيهقي في الدلائل عن ابن عباس قال رأيت
 تاریخ الخلفاء میں ہے اور بیہقی نے لکھا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کرنا سنا ہے

ثلث
 بائعہ کو بے
 و جزائے
 کا وین
 ۱۲
 غیب
 شہ
 بگی گویا
 استلک
 آن سوس
 رانگ
 کشت
 سہ چہرہ نجات
 ساخت
 سکہ خیر کریم
 انبا عالمی
 و سقاہم بہا
 سو رانگی
 می

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وعمر بن الخطاب عن ابي عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق قال بين
 اور عمر رضی اللہ عنہما کے خلیفہ کر رہے تھے جب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور کہا بلکہ
 سنۃ کسری وقصر ان ابا بکر وعمر بن الخطاب قالا ولا ہما ولا فی اسما
 بطور کسری اور انیس کے بیٹے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے انبی اور لاویہ بن ہاشم بن عبد مناف اور نہ
 من اہل بیتہما تو جرمہاویۃ سنۃ استک و تمسیر وان فی البیتۃ لای فیہ
 اپنی اہل بیت میں سے کسی کے لئے جرمہاویہ لئے سن۔ ایسا دن میں حج کیا اور اپنے بیٹے کے واسطے بیت میں سے کسی
 الی ابن عمر شہدا قال ہما بن عمر انک تمسیر انک لا تمسیر تمسیر
 سوا بن عمر کو بلو بادہ اسے اور معاویہ نے کہا پھر عمر کے بعد اس کا جرم تو جیسے کہنا اور کہہ دیکھو یہ ہاشم بن عبد مناف کے کسی
 لیلۃ سودا ولیس علیک فیہا الیر والیر انک ان تمسیر عیسا المسلمین
 شب تاریک میں تھے اس حال میں کہ تیرے اوپر مسیحین امیر ہو چکے تھے اور تم کو بتایا کہ تم کو سلاطین کی طرف سے روکا جائے گا
 اولسے فی فساد ذاتینہم فہما بن عمر الیہ واتی علیہ ثم قال فاما الیر
 یا زبیر ہذا وہاں جسے پھر ابن عمر نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا اس کے بعد
 فانک تمسیر کانت قبل انک خلفاء علم الیر انک تمسیر من ابنائہم فلو
 بیشک تو جانتے تھے کہ تم کو پھر پہلے خلفاء کر دے میں تم کو بھی بتایا ہے اور تم کو بتایا ہے کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے
 یروا فی ابنائہم ما رایت فی ابنک ولکنہم اختاروا الاسلام من غیرہم فہما بن عمر الیہ
 تمہارا لئے اپنے رسول کے واسطے ایسا جو تمہارے پر کیا جو تمہارے پر کیا کہ وہ اسلام اختیار کیا اور تم کو بتایا کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے
 انی کواندیتہم فی ان اشق علیہم الاسلام من ولہم ان لا یصل انما انما یصل
 یہ کہ تم نے جانتے تھے کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے اور تم کو بتایا کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے
 عن المسلمین فاد اجمعوا علی ان یصل انما یصل من انما یصل انما یصل
 مسلمانوں کو جمع کر کے کسی بات پر اتفاق کر لیں تو میں ان کی ایک شخصیت سے سناؤ جو کہ تمہارا خدا جو کہ تمہارے
 فہما بن عمر الیہ انما یصل انما یصل انما یصل انما یصل انما یصل
 پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلیفہ کر رہے تھے اور تم کو بتایا کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے
 علامہ وقال نک واللہ لو دنا وکلناک فی اعلیٰ بنک واللہ واللہ لا یقول
 علی کی اور کہا ہیکہ ہے کہ تمہارے پر کیا جو تمہارے پر کیا کہ وہ اسلام اختیار کیا اور تم کو بتایا کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے
 واللہ لایرون هذا الامر شوری بیز المسلمین ولکنہم فہما بن عمر الیہ
 اللہ کی قسم تم نہیں دیکھو کہ مسلمانوں کے شہادت میں صاف کر دینگے اور تم کو بتایا کہ تم کو پھر پہلے نہیں ہو سکتے

ذلك في مفرقة اربع وستين واحترق من شرارة من نيرانهم استنار

اور جگر نشت اور صاف سو، رسد شومین مکرور اور انکی آگ کے شعلوں سے کہ ہمہ شریف کے پردے

الكتب في سنة ثمان وأربعين ألف كتاب في سنة ثمان وأربعين ألف كتاب

اور چہیت جل گئی اور اس میں سے کچھ دھواں نکلا۔ ایک بڑے سیل کے فوہرہ پر تھا کہ وہ چہیت بھی مین شد اور شہر کے

الله ازيله نصف من يوم الاول من هذا المم فحاء الخبر بوقاته

نہ دیکھ کر اس سن کی اور بیچ الاول کے نصفین ہلاک کیا

100

اولا انما نؤمن بالله وحده لا شريك له ولا نعبد الا الله وحده لا شريك له

یاد رہے کہ یہ فرما کر کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا ہو۔

فذلكم هو الاصحاح الثالث والاربعون في تفسير المراتب في مقامات العلم والاحكام

۱۶۔ یہ بیان سننے پر راجہ باجین اردو بولی میں پھر اس سے جواہر علی کے احوال سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں:

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

۱۵۳

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

فصل في بيان ما يجب من العلم والادب

[illegible]

2000

نہاں اور کاکا گنا جو وہ دوسرا دکاندار بھی تھا۔ ایک ایسی خوش قسمت لکھنوی سڑک پر ان کے دو گھر تھے جن کی طرف سے ان کے دوستوں کو آنا پڑتا تھا۔

الطريق الى الله تعالى من طريق العلم والعبادة

۱۹۹۹
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۰
 ۱۹۸۹
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۰
 ۱۹۷۹
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۰
 ۱۹۶۹
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۰
 ۱۹۵۹
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۰
 ۱۹۴۹
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۰
 ۱۹۳۹
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۱
 ۱۹۳۰
 ۱۹۲۹
 ۱۹۲۸
 ۱۹۲۷
 ۱۹۲۶
 ۱۹۲۵
 ۱۹۲۴
 ۱۹۲۳
 ۱۹۲۲
 ۱۹۲۱
 ۱۹۲۰
 ۱۹۱۹
 ۱۹۱۸
 ۱۹۱۷
 ۱۹۱۶
 ۱۹۱۵
 ۱۹۱۴
 ۱۹۱۳
 ۱۹۱۲
 ۱۹۱۱
 ۱۹۱۰
 ۱۹۰۹
 ۱۹۰۸
 ۱۹۰۷
 ۱۹۰۶
 ۱۹۰۵
 ۱۹۰۴
 ۱۹۰۳
 ۱۹۰۲
 ۱۹۰۱
 ۱۹۰۰
 ۱۸۹۹
 ۱۸۹۸
 ۱۸۹۷
 ۱۸۹۶
 ۱۸۹۵
 ۱۸۹۴
 ۱۸۹۳
 ۱۸۹۲
 ۱۸۹۱
 ۱۸۹۰
 ۱۸۸۹
 ۱۸۸۸
 ۱۸۸۷
 ۱۸۸۶
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۴
 ۱۸۸۳
 ۱۸۸۲
 ۱۸۸۱
 ۱۸۸۰
 ۱۸۷۹
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۰
 ۱۸۶۹
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۰
 ۱۸۵۹
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۰
 ۱۸۴۹
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۰
 ۱۸۳۹
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۰
 ۱۸۲۹
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۰
 ۱۸۱۹
 ۱۸۱۸
 ۱۸۱۷
 ۱۸۱۶
 ۱۸۱۵
 ۱۸۱۴
 ۱۸۱۳
 ۱۸۱۲
 ۱۸۱۱
 ۱۸۱۰
 ۱۸۰۹
 ۱۸۰۸
 ۱۸۰۷
 ۱۸۰۶
 ۱۸۰۵
 ۱۸۰۴
 ۱۸۰۳
 ۱۸۰۲
 ۱۸۰۱
 ۱۸۰۰
 ۱۷۹۹
 ۱۷۹۸
 ۱۷۹۷
 ۱۷۹۶
 ۱۷۹۵
 ۱۷۹۴
 ۱۷۹۳
 ۱۷۹۲
 ۱۷۹۱
 ۱۷۹۰
 ۱۷۸۹
 ۱۷۸۸
 ۱۷۸۷
 ۱۷۸۶
 ۱۷۸۵
 ۱۷۸۴
 ۱۷۸۳
 ۱۷۸۲
 ۱۷۸۱
 ۱۷۸۰
 ۱۷۷۹
 ۱۷۷۸
 ۱۷۷۷
 ۱۷۷۶
 ۱۷۷۵
 ۱۷۷۴
 ۱۷۷۳
 ۱۷۷۲
 ۱۷۷۱
 ۱۷۷۰
 ۱۷۶۹
 ۱۷۶۸
 ۱۷۶۷
 ۱۷۶۶
 ۱۷۶۵
 ۱۷۶۴
 ۱۷۶۳
 ۱۷۶۲
 ۱۷۶۱
 ۱۷۶۰
 ۱۷۵۹
 ۱۷۵۸
 ۱۷۵۷
 ۱۷۵۶
 ۱۷۵۵
 ۱۷۵۴
 ۱۷۵۳
 ۱۷۵۲
 ۱۷۵۱
 ۱۷۵۰
 ۱۷۴۹
 ۱۷۴۸
 ۱۷۴۷
 ۱۷۴۶
 ۱۷۴۵
 ۱۷۴۴
 ۱۷۴۳
 ۱۷۴۲
 ۱۷۴۱
 ۱۷۴۰
 ۱۷۳۹
 ۱۷۳۸
 ۱۷۳۷
 ۱۷۳۶
 ۱۷۳۵
 ۱۷۳۴
 ۱۷۳۳
 ۱۷۳۲
 ۱۷۳۱
 ۱۷۳۰
 ۱۷۲۹
 ۱۷۲۸
 ۱۷۲۷
 ۱۷۲۶
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۰
 ۱۷۱۹
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۰
 ۱۷۰۹
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۰
 ۱۶۹۹
 ۱۶۹۸
 ۱۶۹۷
 ۱۶۹۶
 ۱۶۹۵
 ۱۶۹۴
 ۱۶۹۳
 ۱۶۹۲
 ۱۶۹۱
 ۱۶۹۰
 ۱۶۸۹
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۵

الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلا على قدرته وقدرته على كل شيء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْخَالِينَ

۱۔ یہ دعویٰ برطانوی سرکاری وائس رائلٹی اور پارلیمنٹ کے پاس ہے۔

صفر خالق الله كل نفس فكتب حياتها وموتها ومصيباتها ورتقاها وارتقاها
 صفر اس کے لئے ہر جان کو یہ لکھا اور اس کی عمر اور موت اور مصیبتیں اور اس کی دوزی نگہدین اس کو احد اور غیبت
 عن ابی ہریرۃ عن اعدی الطیرۃ ولاہامۃ ولا صفر فی ساجد الاول رواہ احمد بن ابی
 ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ تیاری کا لکھا اور نہ بدشگونی اور نہ اچلی خوش اور نہ صفر کی پہچان کوئی بیاری لکھی ہو اس لئے اور اس
 مابت الطیرانی فی البکیر عن ابن عباس عن اعدی لاہامۃ ولا صفر ولا لجل الممطر
 اچھے اور طیرانی سے کہیں ابن عباس سے روایت کیا ہے نہ صفر کی اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور نہ بار اور نہ شون والا
 علی الصبح ولیل المصیبتین فی لیلہ ذاک قال الانادی رواہ الیہم عن
 نہ صبح و نہ شون والے کے پاس نہ صبح کو نہ صبح و نہ شون لکھا ہے اور نہ صبح کو نہ صبح و نہ شون لکھا ہے اور نہ صبح کو نہ صبح و نہ شون لکھا ہے
 ابی ہریرۃ عن اعدی لاہامۃ ولا صفر اتقوا المجدوم کہ انتقوا المجدوم ولا
 روایت کیا ہے نہ تیاری کا لکھا ہے اور نہ اچلی خوش اور نہ صفر اور نہ کوئی سے نہچنے کو جس سے تم نہیں سے پہنچے ہو نہ تیاری کا لکھا ہے
 ولاہامۃ ولا غول ولا صفر رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ عن ثعلب بن یزید الخانی
 اور نہ اچلی خوش اور نہ صفر اس کو ابن جریر نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ثعلب بن یزید خانی سے روایت ہے
 قال سمعت علیاً یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صفر ولاہامۃ ولا بعة
 وہ کہتا ہے علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ صفر اور نہ اچلی خوش اور نہ کوئی بیاری
 سقیم صبحی قلت سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم سمعہ ذی وصر
 پہلے صبح کو بیاری میں لکھا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی نہ لکھا اور نہ صبح کو
 عینہ رواہ ابن جریر صحیحہ واذا فرغنا من سوق الاحادیث جان نشرہ فی
 دیکھا کہ ابن جریر نے روایت کیا ہے اور صحیح بنا ہے اور جب ہم حدیثیں بیان کریں تو وہ وقت آیا کہ ہم وہ بیان شروع کریں
 نبیان ما قالوا فی امراد صفر فنقول ان لا یثیر فی النہایۃ ہو شریعہ العرب
 کہ وہ فرماتے ہیں کہ وہ بیان کرتے ہیں وہ ہم کہتے ہیں ابن اثیر نے یہ بیان لکھا ہے صفر عرب کے گمان میں
 حیمۃ فی البطن تصیب الانسان اذا جاء ونوزیہ وانہا تعد فالبطل الاسلام
 پیش کے اندر سانپ کا نا ہی انسان کو قتل کی حالت میں کالتا ہی اور ستا نا ہی اور یہی مرض میں تھانے کا سوا اس کو ہلاک کر دیتا ہے
 الکفر فی شرح البخاری ہو یفتی حیمۃ فی البطن اعتقد انہا تعد من الجرب
 کہ ان بخاری کی شرح میں ہے صفر حیمۃ کے اندر سانپ ہوتا ہے عرب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خائش سے زیادہ تھانے کا سوا اس کو ہلاک کر دیتا ہے
 وفی الطبی شرح مشکوٰۃ زعموا انہا تعد اذا جاء وما یوجد عند الجوع من الالم
 اور طبیب مشکوٰۃ کی شرح میں ہے کہ وہ سانپ قتل کی حالت میں کالتا ہی اور یہی مرض میں تھانے کا سوا اس کو ہلاک کر دیتا ہے

ما فی ہذا
 صفر
 حیمۃ
 صفر
 حیمۃ
 صفر
 حیمۃ

للقاضی عیاض العدوی ما كانت يعتقد الجاهلیة من تعدد اداء
 الداء الى من یجوز ویل اصبغه من لیس به داء ففاه الشرع وقوله صدق
 علیه السلام لا عدوی یحتمل النبی عن قول ذلک اعتقاده او النفع لحقیقة
 ذلک كما قال لا یعد شیء شیئا وقوله فمن اعدک الاول وکلهم امنهم هو
 من الشرع الهام جمعه هامة وهو طائر كانت العرب تزعج اعظام لمیت
 تصیر هامة فتطیر وكانوا یقولون ان القتل یخرج من هامة ای من الامة
 هامة ولا یرال یقول سقونی سقونی حتی یقتل قاتله وفي النہایة الهامة
 فی السرا اسم طائر وهو المراد فی الحیث وذلک انهم كانوا یتشاءمون بها
 وهي من طیر اللیل وقیل هو البومة وقیل كانت العرب تزعج ان روح
 القتیل الذی لا یدر ان یثارة تصیر هامة فیقول سقونی فاذا ادرك
 بئارة طارت وقیل كانوا یزعجون اعظام لمیت وقیل وحدث تصیر
 هامة فتطیر ویسمونه الصدق ففاه الاسلام وهاهم عنده قال الطیبه
 الهامة اسم یتشاءم به الناس وكانت العرب تزعج ان اعظام لمیت
 امره اسم من یكول اسكو فاحسن یحتمل من اورعب کے لوگ یہ کھا کرتے تھے کہ مردہ کی

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

واحد الانواع وهي ثمانية وعشرون نجما منزل تسقط في الغرب
 انما كان واحد هو اور بعد اثنا عشر سنه من
 ثلاثه عشر ليلة منزله مع طلوع الفجر في طلوع اخرى مقابلها في قضا
 تير معون رات کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل دُوب جاتی ہے اور دوسری منزل کے مقابل کی منزل آتی ہے
 هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب ترعى ان مع
 بعد اثنا عشر سنه اور اثنا عشر سال کو پورا نہا جاتے ہیں اور عرب کہا کرتے تھے کہ ایک منزل کے
 سقوط المنزل وطلوع نظيرها يكون مطرا فينسبون المطر الى المنزل
 دُوبنے اور اسکے مقابل کے ٹپکنے سے مینہ برستا ہے سو عرب مینہ کو منزل کی طرف نسبت کرتے تھے
 ويقولون مطرا بنوء كذا وانما سمي نوء لانه اذا سقط الساقط منها
 اور عرب کہا کرتے تھے غلے منزل کے سبب سے مینہ برسا اور نورا سوسطے نام ہو گیا کہ جب دُوبنے والی منزل
 بالمغرب ناء الطالع بالشرق ينوء نوعا اي تحق في طلوع وقيل ان النوع هو
 مغرب میں دُوبتی ہے تو ٹپکنے والی منزل مشرق میں نکلتی ہے اور کہتے ہیں نوء نوا یعنی کھڑا ہوا اور کھڑا ہوا کوئی کھڑا ہونے کی نوع
 الغروب هو من الاضداد قال ابو عبيد لم يسمع في النوا انه السقوط الا في
 دُوب کے ہیں اور میں سنت کے معنی میں کہ میں نے ابو عبيد کو کہا کہ نوا کے معنی غروب کے سوا کسی موضع کے نہیں آتی ہیں
 هذا الموضع وانما غلط النبي صلى الله عليه وسلم امر ان نوا لان العرب
 نہیں آتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انوار کے باب میں عرفہ کی تفسیر فرمائی ہے کہ جو کچھ کوئی
 كانت تنسب المطر اليها فاما من جعل المطر من فعل الله عز وجل اراد
 مینہ کو اسکی طرف نسبت کرتے تھے اور جو شخص مینہ کو نوا کی طرف سے جانتا ہے اور اس میں عبارت
 يقول مطرا بنوء كذا اي في وقت كذا وهو هذا النوع الفلاني فان ذلك
 سنہ بنا ہو کر اسے پھر مراد لیتا ہے کہ نوا کے وقت مینہ برسا کہ وہ نوا کی منزل ہے تو اب یہہہ ہر سنہ
 جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقى فنادى بالعباس
 جائز ہے اور کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے مینہ مانگا
 استسقا کا قصد کیا عباس بن عبد المطلب سے
 ان عبد المطلب لم يبق من نوء التراف فقال ان العلماء هما يزعمون انما نعر
 پکار کر ہو چھا شریکی منزل میں سے کھنڈ دن باقی ہے میں انہوں سے جواب دے گا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے انہوں سے
 في الامم سبعا بعد وقومها فما مضت تلك السنة حتى غبت للناس
 ستر کے بعد افق کے کنارہ پر سات مرتبہ آیا ہے پھر وہ سال گزرے گا یا کہ لوگوں پر مینہ برسا

سنہ بنا ہو کر اسے پھر مراد لیتا ہے کہ نوا کے وقت مینہ برسا کہ وہ نوا کی منزل ہے تو اب یہہہ ہر سنہ
 جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقى فنادى بالعباس
 جائز ہے اور کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے مینہ مانگا
 استسقا کا قصد کیا عباس بن عبد المطلب سے
 ان عبد المطلب لم يبق من نوء التراف فقال ان العلماء هما يزعمون انما نعر
 پکار کر ہو چھا شریکی منزل میں سے کھنڈ دن باقی ہے میں انہوں سے جواب دے گا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے انہوں سے
 في الامم سبعا بعد وقومها فما مضت تلك السنة حتى غبت للناس
 ستر کے بعد افق کے کنارہ پر سات مرتبہ آیا ہے پھر وہ سال گزرے گا یا کہ لوگوں پر مینہ برسا

قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان شيء في المرء جبر والفسوس والمراؤف قال فانكر ان يكون

نہی مئی آمد عجب دسم نے فرما! اگر کوئی بچہ سنا ہو تو کھانہ پڑاؤ رکھو نہ توں شاعر نے بڑی بڑی دیکھ کر ہنسا ہے

يكون من ذلك من النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما أشد المنفعة والفيض وإياه فادكران

کون ایسی مملکت ہوگی جس میں عیسائیوں کو یہ حق ہو کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کر دے۔

يكون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الرسل في شدة

یوں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک نیا دین بنایا اور ان کو اس میں داخل کیا۔

فوق

وَقَدْ نَفَسْتُ مِنْهَا شَيْءًا فَارْتَمَى بِهَا زَادُهَا مِنْهَا

برہمہ دین کی نسبت چھبہ شکاک و عیب کو لگا کر جو مذکورہ مذہبان یا مذاہب کو اس کا جوچ پرستہ قرار دیا گیا ہے۔

تقادة عن الحسن بن علي بن فضال عن عمار بن محمد عن

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔

تذکرہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الربيع في المرأة والفرس والدار

تاسیخ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَضْلُ غُضَّافٍ شَدِيدٌ وَقَالَتُ مَا لَمْ تَقُلْ كَانَ رَأْسُ الْهَامِ وَتَمَّ الْوَرْدُ

عاشقانه بنیادینہ غزل، عشاق کی توجہ پر مرکوز ہے۔

هذا هو الكتاب الذي كتبه في سنة ١٠٩٩ هـ في شهر ربيع الثاني

هذا رواه ابن جرير عن ابن عمار بن ابي العباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

اگر تھے تو ان کو ایسی چیزیں دے کر کہ وہ ان کو دیکھ کر ہنس کر کہیں کہ یہ تو بے فائدہ ہے۔

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

[illegible]

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان - بخش خطبه و کتب خطی - شماره ثبت ۱۳۸۵ - شماره قفسه ۱۳۸۵ - شماره ثبت ۱۳۸۵ - شماره قفسه ۱۳۸۵

حکیم و سادات ذلت بیشتار و استغفار از اهل بیت و اولاد و از شیعیان

میں نے اس سے ہم میں بڑائی کوئی اور قسم سے مرقع ہو گیا۔ آپ کا نام انا شکریہ اللہ یا بقیہ حدود اودہ جبر استمر

آه ابن جریر اعلان ایجاد است فیه الذی است کثیر من اوفیاء ذی

وَأَمَّا بَشَرٌ مِّثْلُكَ فَزِلَعٌ ذَلِيلٌ مُسْتَضْعَفٌ لِّأَهْلِ الْبَيْتِ يُؤْتَى سَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْفُسٍ كَآلِ الْفُلْجِ بِالنَّجْمِ

[illegible]

أيه بسني رايد ويهم من بعض نعم تاييد الطيرة والنهي عن سيئة مقادير

کچھ تو ذرا بھی نہیں دیکھتا۔ اسے کہہ کر اس نے کہا: "اے خداوندی، یہاں سے باہر نکلتے ہو تو اسے کہہ دو کہ میں اس کے پاس ہوں۔"

الملقاء من بعض ما بثته في العراق الذي كان في سنة ١٩٤١

تاریخ اور مضمون حدیث

من الجمل والمائل المغمية المعبوبة وقد دال الفرقه الاولى على الثمانية
 ویدارچہ اور نئی ہونی کشتی سے بچے ہیں اور نہر قد اول سے نہر قد ثانی کی

فلاستلزم بالحدوثين ان النى فيهما انما جاء شفقة على مباشر

الامرین فتصیب حلة و نفیسه او مائة فی بله فیہ قتلان امر و
 شہادت کرا ہو ہے کہ

حق قال اری لقول الثاني ولم التأويلين لما فيه من التوفيق بين
 برخی چو کتابی که در سراسر اوست و در حق همین ستم (یعنی تأویل) هیچ گونه کی نیست آن حدیثی که در بعضی است

الحادیث الواردة فيه ثمن القول لا في فضله تعطيل الأصول
جوہر بابین آئی ہیں جوہر بشک یہاں قول اصول لمبیہ کو بجا۔

طبیعی و له یزد الشرح بتعظیمها بل ورد بانباتها والعبارة به على وجه

لا یناقض اصول التوحید و لا یناقض القول بحدیث الودیع الذی ذکرنا

وَأَمَّا السُّبُلُ الْأُولَى فَالْمُتَابَعَةُ الْمُسَوِّقَةُ عَلَيْهَا وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُ زَيْنَ الشَّامِ وَأَشْرَفَ حُجَّوْمِهِمْ
وَمِنْ أَوْلَادِهِ أَسْتَدُّ لَالِ جَوَانِ فَرَاغِي سَمِعْتُ بِهِ جَوَاسِيسَ سَيِّئَةٍ مُتَعَلِّقِينَ مِنْ حَيْثُ مَنَعُوا كُنْزَ الْأَرْبَابِ الْأَكْثَرِ وَأَعْيَانِهِمْ

۱۱. انویز ما هو و مارویز ما هو ما؟ و بین ما و بین ما؟

یہ مایہ و عنہ ایمان کثیر ویدل علی شہادتہ ما ذکرنا قبلہ صلی
 علیہ وسلم اور بارگاہ کس فرائض کی بہت روایت ہے کہ حضرت علیؓ

ایک سیم الجینم البایع قد یایسنا الز فارجم و قوله صلا الله علیہ

عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى فوضهم في القصور فقالوا يا رسول الله

وَكَلَامُهُ سُبُلٌ إِلَى التَّوْفِيقِ دِينِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

قوله لا عدي ولا عدي يطبعه ولكن بقضاء الله تعالى واجزاء

کہ جبہ قول لاعدوی بیعتی عرومی بالظہن میثرتین سجدہ ولیکن اسد لغائی کی کذا علم سے اور موافق اجراء

العادة فانهذا في عن ايراد المرض على المحر وقال في من الميز وموقيل

تادمہ کے ہوا، اسی سہیو اسے تعرض کے جانے سے منع پر منع فرمایا اور فرمایا کہ مجھ و دوست بہر حال کوئی تفتیش نہیں کریں گے، نہ

ان مستنیر من احدى قال لتوريشتي قد اختلف العلماء في قول

لو بخندوم سے گزارا عددی مین سے مستثنیٰ چار اور توہم پستی کہتا ہے کہ علماء مین لاعدوی کی تاویل مین

لا عذر فيهم من يقول ان المراد من تقى لك وأبطاله على ايدى

یہ اختلاف ہی ہے جس سے مراد حدوسی کی نفی اور ابطال ہے جسے چاہیے کہ ظاہر

أيضا ظهر الحديث والقرآن المسوقة على العرفي هم الأكثرون ومنهم

حدیث اور علمی کے تحفظات قرآن و اہل بیت کی عزت پر اور بیت پرین و بیت پرین

من يرى انه يريد ابطالها فقد قال صلعم وفسر من المجزوم فصار من

ملک پر یہ خیال ہے کہ عدوی کا ابطال مراد وہ ہیں جن کی ایک حضرت صلح نامے فرمایا کہ جو دوسم سے ایسا بھلاک جیسا دوسرے سے

لا سدر قال لا يوردن ذو عاهة على مصر وانما اراد بذلك انما كان

مکن ہی اور یہہ فرمایا کہ اہل حق سیدہ صحیح پر جانے اس سے یہی سنی مراد ہے جو

باعتقاد اصحاب الطبيعة وانهو كانوا يرون ان العمل المجدد هو موت

یہ منہ کے بند سے اعجاز و کرم سے ہے کیونکہ وہ لوگ پہلے جہاد سے پہلے کہ مسجد کی بیماریاں مٹا دیں اور پہلے

زمیالہ فاعلہم بقولہ ہذا ان لیس لا مر علی فانیو ہیون بل فومنتاق

و اما کمال این فعل را بعد از وی می بینیم که در این کلام آمده است و در این کلام

الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلاً على وحدانيته، وان كان له ما يشاء من خلق عظيم.

اس کے لئے ان کے لئے

یہی طرف اشارہ ہے یعنی اگر تم پرہیز خانہ بنو گے اس کا سبب صرف بدروی ہی ہے

1961年12月15日

ایک دفعہ اعلیٰ الاولٰ بین بقولہ وقرآن میں ایسا دور و بظولہ لایا کرتا تھے کہ کچھ نہیں تو پہلے کو کس نے جاری رکھا دیا اور اس قول میں مجھ میں سے جہاں اور اس قول سے آفت رسیدہ

[illegible]

یہاں پر اس کا بیان ہے کہ اس نے اپنے لیے ایک عورت کا نام لیا اور اس کے لیے ایک عورت کا نام لیا۔

المريض بالمرض سبباً لا علته مرضه ثم قد يتخلف ذلك عن سبب كما
 في غير من الأسباب كذا جمع بينهما ابن الصلاح تبعاً لغيره والاول في
 الجمع بينهما ان يقال ان نفي صلا الله عليه وسلم العدوى باق عليه
 وقد صرح قوله صلا الله عليه وسلم لا بعدا لشيء شئاً وقوله فمن عدك الاول
 يعني ان الله سبحانه وتعالى ابتداء ذلك في الثاني كما ابتداء في الاول
 واما الامر بالفرار من الجوزوم فمن باب شد الذل العرثا لا تنفع للشخص
 الذي يجالطه شيء من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداء العدوى
 المنفية فيظن ان ذلك بسبب مخالطة فيقتصد صحة العدة وكيفية
 في كسبه فانه يتجنب مقتضى الهادة والله اعلم وهذا كذا في التفسير في الام
 وقال في انقل عنه في حاشية ريد عليه اكل النبي صلى الله عليه وسلم
 مع جزم حيث كان يعلم ان لا يصب شيء الا باذنه وكان امنان
 زيق في مثل هذا الظن لو اصابه حكمه ولا امر ليس الا لمن لا يجد
 نفسه صدق اليقين ويتوهم ان تحل له نفسه لشيء لو اصابته شقة
 ل من صدق يقين نفسه بان اصابه حكمه ولا امر ليس الا لمن لا يجد

المرضى بالمرض سبباً لا علته مرضه
 ثم قد يتخلف ذلك عن سبب كما
 في غير من الأسباب كذا جمع بينهما
 ابن الصلاح تبعاً لغيره والاول في
 الجمع بينهما ان يقال ان نفي صلا
 الله عليه وسلم العدوى باق عليه
 وقد صرح قوله صلا الله عليه وسلم
 لا بعدا لشيء شئاً وقوله فمن عدك
 الاول يعني ان الله سبحانه وتعالى
 ابتداء ذلك في الثاني كما ابتداء
 في الاول واما الامر بالفرار من
 الجوزوم فمن باب شد الذل العرثا
 لا تنفع للشخص الذي يجالطه شيء
 من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداء
 العدوى المنفية فيظن ان ذلك بسبب
 مخالطة فيقتصد صحة العدة وكيفية
 في كسبه فانه يتجنب مقتضى الهادة
 والله اعلم وهذا كذا في التفسير
 في الام وقال في انقل عنه في حاشية
 ريد عليه اكل النبي صلى الله عليه
 وسلم مع جزم حيث كان يعلم ان لا
 يصب شيء الا باذنه وكان امنان
 زيق في مثل هذا الظن لو اصابه
 حكمه ولا امر ليس الا لمن لا يجد
 نفسه صدق اليقين ويتوهم ان تحل
 له نفسه لشيء لو اصابته شقة
 ل من صدق يقين نفسه بان اصابه
 حكمه ولا امر ليس الا لمن لا يجد

هذا الوجه بين الاول التوقي من اسباب التلف وبالثاني التوكل

اس وجہ کے ساتھ پہلی حدیث سے تلف کے سبب سے استوار ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث سے توکل کا وجہ سبب

علم الله في مشاركة الاسباب ليثبت بالاول لتعرض الاسباب وهو

مشارکت کے بعد ہر توکل ظاہر ہوتا ہے تاکہ اول حدیث سے سبب سے احتراز ثابت ہو سکے اور یہ توکل

سنة وبالثاني ترك الاسباب وهو حالة وقال الطبري في حديث رواه

سنت ہے اور دوسری حدیث سے اسباب کا ترک اور یہ ایک حالت ہے اور طبری اس حدیث میں جو روایت ہے

عن ابن الشريد كان في وقت تعذيب جعل مجزوم فادرس اليه النبي صلى الله

عنه روایت کی ہے کہ تعذیب کے قاعدہ میں ایک شخص مجزوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم ان قد بلغناك فارجم ثم اذ مسلم هذا ارشاد الى رخصة من

اس کو کہہ کر دیا کہ تم کو پہنچا دیتا ہوں تم کو لیاہا جاؤ گا کہ تم کو ستم نہ دے دیتا کیسا کہ تم کو پہنچا دیتا ہوں

النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن له درجة التوكل ان يراعى الاسباب

کی طرف سے نصحت کا ارشاد ہے کہ تم کو ستم نہ دے دیتا کیسا کہ تم کو لیاہا جاؤ گا کہ تم کو ستم نہ دے دیتا

فان لكل شيء من الموجودات خاصية واثر او دعيا فيه لئلا يجرل

ایک ہر چیز کے نام کے خاصیت اور اثر ہوتا ہے کہ اس کو لے کر اس کے اثر سے اس کو لے کر اس کے اثر سے

وعلا وقال البغوي قيل الجذام ذورايمة تستقم من اسال مستمرو

کہا ہے اور البغوی نے کہا ہے اور کہہ دیا تو کہہ کہ جذام میں ایک ہوا ہوتی ہے اس کو بیکار کر دیتا ہے جو حق کی نیکی اور

مواكلته ومضاجعته وليس من الاعتد و قبل من باب اطباء يضر

بناؤ گھانا اور ساجد ہونا بہت اختیار کرے اور عروسی کے ستم سے نہیں بچ سکتا ہے ہر چہ کہ ناگوار

ياكل ما يثاقوشم ما يكره والمقام في مقام لا يوافق هو الا وكان باذن

غلام یعنی عروسی کی کھانا کھانے سے اور باکرہ لگنے سے اور ہر مکان میں ہے جس کے ہوا تو اس کو لے کر اس کو لے کر

الله تعالى ما هم بضارين به من احد الا باذن الله وقال المشيخ

اسے تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ بچا نہیں دیتے کسی کا بغیر اذن اللہ کے اور شیخ امام

الامام الحافظ بن حجر العسقلاني في شرح نخبه الفكر وجه الجمع

حافظ بن حجر عسقلانی نے نخبہ فکر کی شرح میں کہا ہے

بينهما ان هذه الامراض لا تعد بطبعها لكن الله تعالى جعل في الطاعة

اور یہ ہے کہ یہ امراض بطبع میں نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے طاعت میں

تذکرہ نمبر ۶۳ صفحہ ۶۳

الاحادیث ومن الله التوفيق وإنه كانت قریش فی جبل تبشیر بن ضیق
 متعارف ہے اور توفیق اللہ ہی سے ہے روایت کو سننے میں کہ قریش سخت کمال اور بڑی عقلی بین
 عظیمہ فاما حملت به صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرت الارض حملت الایمان
 قبل ان یسے بعد جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے قرآن پڑھا تو زمین سرسبز ہو گئی اور درخت سبز ہو گئے
 وانا هم الویجھ من کل جانب فسمیت تلك السنة التي حمل فیہا رسول اللہ
 اور انکو ہر طرف سے خراجی آتی شروع ہوئی سو اس سال کا نام حسین سول ہند صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سنة الفتح والابتہاج وفي حديث ابن السخی از ائمتہ
 علیہم السلام کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر داخل ہوا تو اس سال کو ابتہاج کہتے ہیں کہ اس سال
 كانت تحارث انما التت وانا بن النائمة والبقظة حين حملت به صلی اللہ علیہ وسلم
 کہا کرتے تھے کہ جب اسکو آئندہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر داخل ہوا تو اس سال کو ابتہاج کہتے ہیں کہ اس سال
 لها انک حملت بسید هذه الامة وقالت يا شعرت بان حملت به ولا وجدت
 بیشک جبکہ اس وقت کے سردار کاحل ہے اور وہ ہمیں ہے جبکہ اس سال کی خبر ہمیں تھی اور نہ اسکا کچھ بوجھ
 له ثقلا ولا وضحاکم اتجار النساء الا انکم رفعت حمضہ فقل جاء فی بعض
 معلوم ہوتا تھا اور نہ اسکا کچھ بوجھ تھا کہ عورتوں کو ہمیں ہوا تو اس سال کو ابتہاج کہتے ہیں کہ اس سال
 الاحادیث مرفوعا انه قال صلی اللہ علیہ وسلم حملت بولای کا ثقل وامل
 مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ایمان کو میرے بطن سے بولای کا ثقل وامل
 النساء وجعلت ثقیلک الی وجعلت الی ثقیل فاجعلن ان ای ات فی مناکم
 حل رہا اور اسے اپنے بہنوں سے اس بوجھ کا جو بولای کا ثقل وامل کہنا شروع کیا پھر میری مان بے خواب میں دیکھا کہ
 ان الذی فی بطنی انور الیہ و فیہ ان امہ علیہ الصلوۃ والسلام
 اس کے پیش میں جو ہے سو نور ہے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی ان کو
 وجعلت الی ثقیل فی حملہ و فی سائر الاحادیث انھا لم یحمل ثقیلا و یحمل الی ثقیل
 اپنے حل میں جو بوجھ معلوم ہوا اور نہ تمام احادیث میں ہے کہ انکو بوجھ نہ معلوم ہوا ان دونوں میں کا
 ابو نعیم بینہما بان الثقل کان فی ابتداء علوقہا به والخفة عند استمرار
 ابو نعیم نے یہ فرمایا ہے کہ ابتداء علوقہا به اور علوقہا میں تو ثقل تھا اور علوقہا میں خفت تھی
 الحمل بها فیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف وعن
 سوان دونوں حالت ہے عادی مشہور سے برخلاف تھا اور انکو

عظیمہ فاما حملت به صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرت الارض حملت الایمان
 قبل ان یسے بعد جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے قرآن پڑھا تو زمین سرسبز ہو گئی اور درخت سبز ہو گئے
 وانا هم الویجھ من کل جانب فسمیت تلك السنة التي حمل فیہا رسول اللہ
 اور انکو ہر طرف سے خراجی آتی شروع ہوئی سو اس سال کا نام حسین سول ہند صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سنة الفتح والابتہاج وفي حديث ابن السخی از ائمتہ
 علیہم السلام کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر داخل ہوا تو اس سال کو ابتہاج کہتے ہیں کہ اس سال
 كانت تحارث انما التت وانا بن النائمة والبقظة حين حملت به صلی اللہ علیہ وسلم
 کہا کرتے تھے کہ جب اسکو آئندہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر داخل ہوا تو اس سال کو ابتہاج کہتے ہیں کہ اس سال
 لها انک حملت بسید هذه الامة وقالت يا شعرت بان حملت به ولا وجدت
 بیشک جبکہ اس وقت کے سردار کاحل ہے اور وہ ہمیں ہے جبکہ اس سال کی خبر ہمیں تھی اور نہ اسکا کچھ بوجھ
 له ثقلا ولا وضحاکم اتجار النساء الا انکم رفعت حمضہ فقل جاء فی بعض
 معلوم ہوتا تھا اور نہ اسکا کچھ بوجھ تھا کہ عورتوں کو ہمیں ہوا تو اس سال کو ابتہاج کہتے ہیں کہ اس سال
 الاحادیث مرفوعا انه قال صلی اللہ علیہ وسلم حملت بولای کا ثقل وامل
 مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ایمان کو میرے بطن سے بولای کا ثقل وامل
 النساء وجعلت ثقیلک الی وجعلت الی ثقیل فاجعلن ان ای ات فی مناکم
 حل رہا اور اسے اپنے بہنوں سے اس بوجھ کا جو بولای کا ثقل وامل کہنا شروع کیا پھر میری مان بے خواب میں دیکھا کہ
 ان الذی فی بطنی انور الیہ و فیہ ان امہ علیہ الصلوۃ والسلام
 اس کے پیش میں جو ہے سو نور ہے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی ان کو
 وجعلت الی ثقیل فی حملہ و فی سائر الاحادیث انھا لم یحمل ثقیلا و یحمل الی ثقیل
 اپنے حل میں جو بوجھ معلوم ہوا اور نہ تمام احادیث میں ہے کہ انکو بوجھ نہ معلوم ہوا ان دونوں میں کا
 ابو نعیم بینہما بان الثقل کان فی ابتداء علوقہا به والخفة عند استمرار
 ابو نعیم نے یہ فرمایا ہے کہ ابتداء علوقہا به اور علوقہا میں تو ثقل تھا اور علوقہا میں خفت تھی
 الحمل بها فیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف وعن
 سوان دونوں حالت ہے عادی مشہور سے برخلاف تھا اور انکو

علیہ اخل من الخیر من الوقوع فی بحر الشک الخجہ جازاہ اللہ تعالیٰ عن امتہ خیر
 کے وہ لوگ اور اس ناست کے وہ لوگ کہ شرک نفی کی دریا میں نہ جاؤ جبکہ ہندوئی ہنکوئی ایش کی طرف سے بھی ہی
 الخیر واعطاء الوسیلة والفضیلة واللواء وصلی اللہ علیہ وسلم وشرف
 خداداد سے اور وسیلہ اور فضیلت اور لواء عطا کرے صلوات اللہ علیہ وسلم اور شرف کرے
 وکرم هذا کلامہ وحیث ختم بالصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام
 اور کرم کرے یہ شیخ کی تقریر سے اور جب کہ آئینہ نبی کی صلوة پر کلام ختم کیا تب ہی کلام
 ختمنا بالکلام واللہ اعلم
 درود ختم کیا واللہ اعلم

شہر الربیع الاول

واولی واحق ما یدکر فیہ ذکر مولدہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم وما
 اور اس میں جو ذکر ہو جسے تو اولی اور سزاوار کہین حضرت کی پیدائش اور وفات کا ذکر ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور جو
 یتبعہ من الاحکام وشعہ بذکر رؤیتہ علی الصلوۃ والسلام فی المنام
 احکام اس کے متعلق ہیں اور ہم اس حدیث کو حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کے ذکر پر تمام کر رہے ہیں
 فقیہ بابان البای الاول فی مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سو ابین و بابین پیرا باب حضرت علیہ السلام و مسلم کی پیدائش میں ہے
 اعلم فیما لیس الصادق ائیل اللہ بنور المیقین ونور قلبک بذکر سید المرسلین
 اے نبی صادق خدا تجھ کو یقین کے نور سے تاجید اور تیرے دل کو سید المرسلین کی یاد سے نور کرے
 صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین انہ لما جلت منہ رسول
 درود خدا کا ان پر اور سلام ان کی آل اور تمام اہل بیت پر جو نبیوں کے کہ جب حضرت آدم کو رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ظہر بجلاہ عجائب وحکایم جادہ غرائب ذکر کتب وکتب
 علیہ وسلم میں آئے تو اس عمل کے سبب عجیب عجیب ظاہر ہوئے اور تاویلات پر جو کچھ آج تک روایت
 السیر ووردت بہ الاخبار وشخراقتصرنا منہ ما یعرف بہ اصل القضية
 ذکر ہیں اور حدیثوں میں آئی ہیں اور جتنے آئین سے اس پر تصدیق کیا ہے میں اہل حال معلوم ہو جائے
 واور دنامن الاخبار ماورد وصح من الطریق المتعارف بہ فی مروایہ
 اور حدیثوں میں سے ہم وہی لائے ہیں جو صحیح مروی ہے اس سے اس طرح جو احادیث کی روایت ہیں

لہ یہ سزاوار ہے
 دوست اور وہ بھی
 بیس آن زینت جونا
 پیرا باب
 غیاب ازنی ازانی
 غائب فیض
 در حدیث
 ما را بگویم
 ابیات صحیح
 جو سبب
 دوست
 صادق است

صلی اللہ علیہ وسلم فظنبت الیہ فاذا هو ساجد قد رفع اصبع الی السماء
 یحییٰ اعد علیہ وسلم کہ جانا پھونچے جو نہ کو دیکھا ہوا ہے اور میں تھا اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے
 کالمترع المبتدئ ثم رایت سحابة بیضاء قد قبلت من السماء حتی
 جیسا کہ فی عازینہ روایت ہے پھر یہ ایک سفید ابرو دیکھا کہ آسمان کی طرف سے آیا یہ ان تک کہ
 غشیته فغیبتہ عن قسمت منادیانادی طوفوا بہ مشارق
 شہ کہ دیکھا کہ یہاں پھر یہی لڑکے سے غائب ہو گیا پھر یہی لڑکے کو شہ کہ چار لڑکے اسکو زمین کی مشارق
 الارض ومغاربہا وادخلواہ الیہا لیرفعواہ باسمہ ولغته وصورته
 اور مغارب میں پھر اڑا اور اسکو دریا میں داخل کرو تاکہ وہ اسکو نام سے اور لغت سے اور صورت سے پہچان
 ویعلموا انہ سمی فیہ الماحی لا یبقی شی من الشریک الا محی فی زمانہم
 اور جان لیں کہ انکا نام احمی ہے شریک میں سے کچھ باقی نہیں رہیگا اور انکے زمانہ میں ہی سب شے جادیاں پھر
 تجلیت عنہ فی سرع وقت وروی محمد بن سعد عن من حدیث جماعہ
 جلدی ہے وہ ابراہیم سے روایت کیا اور محمد بن سعد نے ایک جماعت کی حدیث میں بھی روایت کیا اور
 منهم عطاء وابن عباس ان زامنہ تبت کلمات لما فصل من قسطن
 ابن عباس سے روایت ہے میں نے ان سے روایت کیا کہ ان کے وقت میں جب وہ جیسے جدا ہوئے ایسی ہی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج معہا نوراًضاء لہ فابز الشریک والمذنب
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم انجس سے ایسا نور نکلا کہ شریک اور مذنب کا پیر سب دھنسا گیا پھر
 وقم الی الارض متخذا علی ید یدہ ثم اخل فی حوض من التراب فقبض ہا ورفع
 اس طرح میں ہوا نکلا کہ واقع ہوئے پھر نبی کی ایک ٹھنی نکلا اور ایسا مسر
 الی السماء وروا الطبرانی انما وقم الی الارض فقبض ہا ورفع اصابع ید
 آسمان کی طرف اٹھا اور طبرانی روایت کرتا ہے کہ حضرت صلوات علیہ نے اپنے دو انگلیاں جدا کیے تھیں
 مشیراً بالسمایۃ والارض لہا وانخرج احمی البزار والطبرانی والحاکم
 انگشت شہادت سے سبحان ہدیٰ ہدیٰ وایک ٹھنی نکلا اور ایسا نور نکلا اور طبرانی اور حاکم
 والیم فی عن لعرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عربی سے عرباض بن ساریہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قال لعرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا میں نے اسکا ہندہ اور ساریہ کا ختم کو میرا لایا تھا اور شہ کہ میں نبی میں نے جو ہے ہے اور میں ایک ٹھنی نکلا اور

یہ روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو انگلیاں جدا کیے تھیں
 اور ان سے ایک نور نکلا کہ شریک اور مذنب کا پیر سب دھنسا گیا پھر
 یہ روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو انگلیاں جدا کیے تھیں
 اور ان سے ایک نور نکلا کہ شریک اور مذنب کا پیر سب دھنسا گیا پھر

ابن زکریا یحیی بن عائذ بن عبد اللہ بن علی بن اسماعیل بن جابر امہ تسعہ اشہر
یحیی بن عائذ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ علیہ السلام اپنی ان کے پیش میں آپ نے فرمایا ہے
کہ لا تشکوا وجعا ولا مغمضا ولا رجعا ولا ما یضر من ذوات الجن من
آمنہ کو نہ تو درد کی شکایت تھی اور نہ ناخوشی اور نہ کبھی اور نہ وہ حال جو عامہ کو ہوتا ہے کہ
النساء وکانت تقول ان الله فارایت من حمل هو اخف منه ولا اعظم ریک
پیش آیا ہے اور یہ کہہ کر رہے تھے اس کی تشریح کوئی حل نہ ہے زیادہ ہلکا دیکھا اور نہ اس سے بڑھتا ہے
منہ ولما تم لها من حمل یا شهر ان توفی عبد الله وقيل توفی وهو في
پڑا ہوا اور جب اس کے غسل پر وہ پہنچے گزرے تو عبد اللہ سے وفات پائی اور کوئی کتاب پر وفات جب کوئی آ
المض والراحم المشهور هو الاولات فوطی مکتہ راجعا من المدینہ
حضرت عید بن جابر اور عاصب اور شہور پہلی روایت ہے کہ کہے کہ راکتہ میں مدینہ سے لوٹتے ہوئے مر گیا اور
دفن بالابواء وروی ابن نعیم من حدیث ابن عباس قال کاننا
ابوہ میں دفن ہوا اور ابن نعیم ابن عباس کی حدیث میں ہے روایت ہے کہ کہتا ہے کہ آئندہ
تجارت وتقول تانی تعین من حملی ستہ الشہر فی المنام وقال
روایت کرتی اور کہتی تھی کہ میرے پاس جب میرے حمل پر چڑھتے ہوئے گزر گئے خواب میں کہنا آیا اور کہنا
یا امنۃ انک قل حملت بخیر العلمین فاذا اولدتہ فہی محمد واکہ
آئندہ بیشک چکو خیر العالمین کا حمل رہا ہے جب تو کو جن سے تو اسکا نام محمد رکھنا اور پوتا حال
شانک قالت ثم ما اخذنی ما یاخذ النساء و ذکر عجب ما راہ
پتہ رکھنا کہتی تھی پھر جب پڑا وہ حال ہوا جو مرد نکاح ہوتا ہے اور اسے عجیب عجیب حالت ہو دیکھتے تھے ہزار
من الطيور البیض منقرها من الزمرد واخفتم ہا من الیاقوت رہ
یعنی سفید رنگ پرندہ لگے جو زمرد کی اور لکھو بازو یاقوت کے اور مرد
ونساء فی لہوی بایں نعیم ابارق من فضۃ کشف اللہ عن بصری فہا
اور عورتیں ہوا میں آؤں لہوی آنکھ لکھو نعیم چاندی کے چھائل تو اللہ تعالیٰ نے میری نگاہ پر پردہ اٹھا دیا پھر
مشارق الارض ومغارہا وایت ثلثۃ اعلام مضربات علم بالامۃ
مشرق اور مغرب دیکھ لی اور تین نیزے گرے ہوئے دیکھے ایک نیزہ مشرق میں
وعلم المغرب وعلم اعلیٰ ظہر الکعبۃ فاخذنی الخاض فوضعتہ
اور ایک نیزہ مغرب میں اور ایک نیزہ کعبہ کی چھت پر پس بہر وقت چمکودہ روزہ شروع ہوا اور دیکھتے تھے

نکاح حضرت زکریا
سہ
ابوہ میں دفن ہوا
اس سے بڑھتا ہے
کہہ کر رہے تھے
مدینہ سے لوٹتے ہوئے
دفن بالابواء
ابوہ میں دفن ہوا
ابن نعیم ابن عباس
کی حدیث میں ہے
کہتا ہے کہ آئندہ
تجارت وتقول
تانی تعین من
حملی ستہ الشہر
فی المنام وقال
روایت کرتی
اور کہتی تھی
کہ میرے پاس
جب میرے حمل
پر چڑھتے ہوئے
گزر گئے خواب
میں کہنا آیا
اور کہنا
یا امنۃ انک
قل حملت بخیر
العلمین فاذا
اولدتہ فہی
محمد واکہ
آئندہ بیشک
چکو خیر
العالمین کا
حمل رہا ہے
جب تو کو جن
سے تو اسکا
نام محمد
رکھنا اور
پوتا حال
شانک قالت
ثم ما اخذنی
ما یاخذ
النساء و ذکر
عجب ما راہ
پتہ رکھنا
کہتی تھی
پھر جب
پڑا وہ حال
ہوا جو مرد
نکاح ہوتا
ہے اور اسے
عجیب عجیب
حالت ہو
دیکھتے تھے
ہزار
من الطيور
البیض منقر
ہا من الزمرد
واخفتم ہا
من الیاقوت
رہ
یعنی سفید
رنگ پرندہ
لگے جو
زمرد کی
اور لکھو
بازو
یاقوت کے
اور مرد
ونساء فی
لہوی بایں
نعیم ابارق
من فضۃ
کشف اللہ
عن بصری
فہا
اور عورتیں
ہوا میں
آؤں لہوی
آنکھ
لکھو
نعیم
چاندی کے
چھائل
تو اللہ
تعالیٰ نے
میری
نگاہ
پر پردہ
اٹھا دیا
پھر
مشارق
الارض
ومغارہا
وایت
ثلثۃ
اعلام
مضربات
علم بالامۃ
مشرق
اور مغرب
دیکھ لی
اور تین
نیزے
گرے
ہوئے
دیکھے
ایک
نیزہ
مشرق
میں
وعلم
المغرب
وعلم
اعلیٰ
ظہر
الکعبۃ
فاخذنی
الخاض
فوضعتہ
اور ایک
نیزہ
مغرب
میں
اور ایک
نیزہ
کعبہ
کی
چھت
پر
پس
بہر
وقت
چمکودہ
روزہ
شروع
ہوا
اور
دیکھتے
تھے

الحوزی الاتفاق علیہ وکذا اختلف ايضا في اي يوم من الشهر فقيلا
 کہر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے اور ایسا ہی بعد بھی اختلاف ہو کہ چھٹے دن ہی یا پہلے کوئی کہتا ہو کہ
 انه غير معين وانما ولد يوم الاثنين من الاربعة الاول من غير تعيين والجمع
 وہ تاریخ متعین نہیں بتا رہی ہے کہ ربیع الاول میں پیر کے دن کسی تاریخ میں پیدا ہوئے اور مجہور علماء
 علی انه يوم معين منه فقبل اليك من قبلنا من وقيل لثمان خلت
 اس پر جن کے تاریخ متعین ہو سکو لیکن کہتا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ اور کوئی کہتا ہو کہ تاریخ
 من قال الشيخ قطب الدين القسطلاني وهو اختيار اكثر اهل العلم
 شیخ قطب الدین قسطلانی کہتا ہے کہ اس شہر اہل حدیث سے یہی تاریخ اختیار کی ہے۔
 ونقل عن ابن عباس عن جابر بن مطعم وهو اختيار اكثر من له معرفة
 اور ابن عباس اور جابر بن مطعم سے نقل ہو کہ یہ تاریخ ان کے پیش نظر قرار دی ہے کہ اس حال کی
 بهذا الشأن واختاره الحميدي في نسخة ابن حزم وحكي القضاة في
 وانفرد ابن حزم اور حمیدی اور اسکی سہ ماہی ابن حزم سے بھی اختیار کیا ہے اور قضاہ کی
 عيون المعارف لجامع اهل السير عليه ورواه الزهرى عن محمد بن حبان
 عیون المعارف میں اہل تاریخ کا جملہ ہی پر بیان کیا ہے اور یہی زہری سے محمد بن حبان سے
 بن مطعم وكان عارفا بالنسب ايام الفتح وقد قيل له من قبل انك قد
 روایت کیا ہے اور محمد شہب سے اور عجب کہ حالات کا اندازہ ہو کہ کوئی تاریخ یا تاریخ متعین نہ ہو
 المشهور وعليه عمل اهل مكة في زيارة قبره ورواه احمد بن حنبل
 مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل موضع مولیٰ حبیبہ علیہ السلام کی زیارت کر سہ ماہی میں
 في هذا الوقت قال الطبيب الفقيه اعداه ولد يوم الاثنين الثاني عشر
 اس وقت ہی پر ہے طبی کہتا ہے کہ یہ اتفاق کیا ہے کہ حضرت امام پیر کے دن ربیع الاول کی بارہویں تاریخ
 الاول انتهى في قوله اتفقوا النظر في هذه مما ذكرنا واختلف ايضا
 پہلا ہو۔ مے انتہی اور طبی جو اتفاق کا نقل ہے جن نظریوں سے اسے اوپر کے کہ یہ معلوم ہوتا ہے وہ سب قویٰ ہوتے ہیں
 في الوقت الذي ولد فيه والمشهور انه يوم الاثنين ومن فتاة الانصاف
 بھی اختلاف ہے اور مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن پیدا ہوئے فتادہ لہجاری سے روایت ہے کہ
 انه صلى الله عليه وسلم من غصبا لم يوم الاثنين قال في ذلك يوم
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے پیر کے دن کے روزہ کو پوچھا شہر آیا پیر ۵۵ دن سے

لما خاضع
 من قبل
 ابن حزم
 في

فیکم اهل البيت بثلاث خصال نعرفه فقد اتوا علی بن منهان انه طاهر
 ثم من ملک اهل بیت میں فصلت پر ہو چکا میں جانتا ہوں ہونہ انہیں فصلتوں پر پہنچا ہوا ہے کہ ان کا ستارہ
 نجم الباریۃ وانه ولد الیوم وان اسمہ محمد بن اسماء ابو جعفر بن النبی
 شب کوشتہ میں طالع ہوا اور وہ آج پیدا ہوا اور یہ کہ اس کا نام محمد ہے اس کا ابو جعفر بن ابی شیبہ ہے اور یہ کہ اس کا
 ولخرج ابو نعیم فی الدلائل بسندہ فیہ ضعف قیل کان مولد علیہ
 اور ابو نعیم نے انکو دلائل میں ایسی سند سے نقل کیا ہے کہ ان میں ضعف ہے اور کوئی کہتا ہے جو کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ و
 الصلوٰۃ والسلام عند طلوع الفجر وهو ثلثة اشیخ صغار تنزلها القمر
 السلام کی پیدائش فجر کے طلوع کی وقت ہے اور عصر سے تین چار سال پہلے چلے آئے ہیں جن میں قرآن نازل ہوا ہے
 وهو مولد النبی ز و وافق ذلک من الشہور ندیسان وولدہ برج الحمل
 اور نبیوں کی پیدائش کا یہی وقت ہے جو اور اسکے مطابق ترکی میں ہوتا ہے ندیسان تھا اور یہ برج حمل
 وكان لعشرین مضت منه وقیل ولد لیلایا ماض من عندہ فی عایشہ
 اور اس میں عیسٰی میں سے بیسویں تاریخ تھی اور کوئی کہتا ہے جو رات کی وقت پیدا ہوا ہے کہ عایشہ کی بیٹ کوئی ہے
 قال الشیخ بدر الدین النیرکشی فی صیغہ ان ولادته علیہ الصلوٰۃ والسلام
 شیخ بدر الدین نے لکھا ہے اور صحیح ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کی پیدائش
 كانت فارقا لاقامام روی من تہ الذی فیہ فیہ ابن دحیۃ
 دن میں تھی کہتا ہے اور وہ جو ستارہ و ناکار نامروی ہو اسے اس کا ابن دحیہ ہے کہ دیا ہے
 لا قضائہ لیلایا قال ہذا لایصل ان یكون تساملا فان زمان
 یہ کہ یہ تو رات کو ہوتا ہے کہتا ہے اور یہ علت ہے کہ نہیں ہو سکتی کیونکہ نبوت کے
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویموزا لیلایا فیہ فیہ ابن دحیۃ قال العبد
 وقت طاری ہوا ہی کرتے ہیں اور جائز ہے کہ ستارہ دن کو توشتہ آئیں انہی عبد الصغیر
 الضعیف یمحتمل ان یكون سقوط الذی فی لیلایا فی لیلایا
 کہتا ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ستارہ دن کا توشتہ آئیں رات کو ہوا ہو سکتی ہے کہ پیدائش
 والا ضافۃ فی قولہ لم سقطت الذی لم او نزلت الشہب فی لیلایا
 اور کہنے اس قول کی افہام کہ ستارہ ٹوٹا اور شہب آئے اسے حضرت حبیب اللہ
 مولد صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی ثم اذا قلنا انه ولد لیلایا فقلنا
 علیہ السلام کی پیدائش کی رات کی طرف اسی اشارہ ہے جو پیدائش کے بعد حضرت صلوات اللہ علیہ کے لئے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

شہر اہل و عیال کے فوائف ذاک شہر رمضان و قد فیہم من لیاض
 مع حضرت صاحبزادہ کے مکان پر رہا تھا
 غلام رمضان میں اتفاقاً پیدا
 اور مولیٰ

الكتبان كان في الحراء فسمعهم ذات ليلة فسمعهم يسلموا على الله

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا لَّنَبْتَ لَكَ فَخْرًا ۚ وَلَقَدْ يَكُونُ بِكَ فَخْرًا مَّنْ قَبْلَ هَٰذَا لَوْلَا أَنَّ مَلَكًا غَوِيًّا هَرَبًا ۚ

کے لئے اسکو جن کی جمعیت خیال کی سو میں جلد ہی سے بخیر چہنکے کا جس آباغہ ہی کے لئے جو چاہے

ما فتئت انك فاجبرتها فقلت يا ابا عبد الله ما جبرها عليه من غير حجة الا انك

فانا جبرئیل علی الشّمسین صباحاً و یلاً و فی کلّ وقت من اوقات الیوم
 آمین

الرابعة لاية الشراء و يروى خامسة ولايت وقد افسدنا في ذلك

چونکہ زمین شنبہ صراج کو اور پانچویں دفعہ کی پوری رعایت اور ثابت نہیں کی اور چھٹی کی تحقیق میں

بدر سال که پادشاه از خدا اکاشیکه شد و از سر این بین و چون بین و چون بین و چون بین

انہ کا انصاف اور ہرگز وایا کہ ان کو دیکھتے ہیں تو وہ شہساز پیدا
آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: غسل ہوا اور غسل ہوئے کہ یہ ہے یہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ

منه ان ماء زمزم افضل اطهر من ماء الجنة والاغصان ونبوت

دریہرم جنت کے پانی سے غسل اور ایسے چھوٹے بچہ جس کی عمر ایک سال تک ہو وہ بھی اس میں داخل ہوتا ہے۔

آپ کے قلم سے لکھا ہوا ہے کہ میں حضرت امام غزالیؒ کی کتاب "ایمان و ایمان" کے بارے میں
 انا امام غزالیؒ کی کتاب "ایمان و ایمان" کے بارے میں

ایمان علیہم السلام ورجعتہم بآبادۃ الارض فی حیات النصار و فی السعیدۃ الاموات
کے واسطے کہ ہو اس وقت جو اچھا ہے یہاں پہلے کہ نابودت اور سکونہ کی خبر میں آیا ہے کہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ابن عباسؓ فی مواہب اللدنیۃ ولما بلغ صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین
ابن عباس سے کہتے ہیں اسکو سنو کیا یہ مواہب لدنیہ میں آیا ہی ہے اور جب حضرت نے یہ عید کو سلم چار برس
 سنیز وقیل خمساً وقیل ستاً وقیل سبعاً وقیل تسعاً وقیل اثنتی عشر سنة
کے ہونے اور کوئی کہتا چوبیس برس کے اور کوئی کہتا پندرہ برس کے اور کوئی کہتا آٹھ برس کے اور کوئی کہتا تین برس کے
 وشہرا وعشرة ايام مات امه بالابواء وقیل بالحجون وفي القامو
ایک ماہینہ اور دس برس ان کے ہونے تو ابوہریرہؓ میں حضرت کی والدہ مر گئیں اور کوئی کہتا چوبیس برس کے اور کوئی کہتا تین برس کے
 ودارنا بعة بكة فيه مدفون منة أم النبي صلى الله عليه وسلم واخرج
اور دارنا بعة بكة میں آئی من ائمنہ ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن ہے اور ابن جریر
 ابن سعد عن ابن عباس لما بلغ صلی اللہ علیہ وسلم ست سنین خرجت
ابن عباس سے نقل کرتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو انکی والدہ صاحبہ
 امہ الى اخوالہ بنی عدی بن نجار کثیف ثقیلہ کو مدینہ یمن میں پھر کہہ کی طرف لیکر بلشیں
 فلما كانت بالابواء توفيت قد روى ان امته امنت به صلی اللہ
جب ابوہریرہؓ آئیں تو مر گئیں اور یہ کہہ روایت ہے کہ امہ مر گئے کے بعد حضرت
 علیہ وسلم بعد موتہا فصری الطبرانی بسندہ عن عائشة رضی اللہ عنہا
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں سو طبرانی اپنی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجون کثیراً حزناً فاقام به ما شاء الله
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جحون میں رنجیدہ اور ملول پہنچے پھر ان جنتی کہشت ابیروہی یعنی
 عز وجل ثم رجع مسرراً قال سألت ریحی عز وجل فاجاب انی فامنت
مکرم سے پھر خوش ہوئے ہوسے مراجعت کی فرمایا اپنے ابوہریرہؓ نے انکی مدینہ کی طرف لے گئے اور وہ ایمان لائیں
 ثم رجعاً وروى ابو حفص بن شاهين في كتابه النافخ والنسوخ
پھر انکو شادیا اور ابو حفص بن شاہین نے اپنی کتاب ناسخ والنسوخ میں ایسا ہی روایت کیا ہے
 نحوه وكذا روى من احاديث عائشة ايضاً اجاء ابو به صلی اللہ علیہ
یہی حدیثیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مان باب
 وسلم حتى منابه او رده السهيلي في كتاب الخطيب قال السهيلي اني
رہا ہوں کہانکہ خطیب بلش کی اسکو سہیلی نے اور ایسے ہی خطیب سہیلی کہتا ہے کہ سہیلی روایت کے

سہ
 جحون میں پھر کہہ کی طرف لے گئے
 بلشیں
 مدینہ یمن میں
 پھر کہہ کی طرف لے گئے
 بلشیں

ابراہیم وزر اس معیل ضیضہ معیل غنصر مصر وجعلنا حصنہ
 ذرست میں اور اس میں پیش کی اولاد اور اس کی نسل اور فرستے خدا ان میں جو ایک اور جو اپنے گھر کا
 بیتہ و سوادین حرمہ جعل لنا بیتا محججا و حرمنا امانا وجعلنا
 نجیان اور اپنے حرم کا خودت گزارنا یا اور ہمارے واسطے حج کرنا گھر اور اس کا مقام مقرر کیا اور ہمارے
 الحکام علی الناس شیخ ابن اخی ہذا محمد بن عبد اللہ لا یوزن برجل
 لوگوں پر حاکم کر دیا جس سے یہ محمد بن عبد اللہ بن ابی ہاشم کسی شخص کے ساتھ وزن میں برابر نہیں کیا جاتا
 الاربع بنان مکان فی المال قل فان المال ظل نرایل وامر حائل
 گھر اپنے غائب ہو جاتا جو اور اگرچہ مال میں گنت سے بیشک مال مایہ و ایلنے والا ہے اور امر حائل ہے
 وفجر من عرفتم قرابتہ وقد خطت خدیجۃ بنت خویلد وبذلہا
 اور محمد بنی قرابت کو تم جانتے ہو اور اس سے خدیجہ بنت خویلد سے شادی کی ہے
 من الصداق ما عجلہ واجلہ من مالی کذا وهو واللہ بعد ہذا لہ
 اور اس کا ہر قوت کا اور دیر کا میرے مال میں سے اتنا اور کیا ہے اور اللہ کی قسم تم کو اس کی
 بناء عظیمہ و خطیر جسیم ولما بلغ اربعین سنۃ قیل و اربعین یوما
 بیا و ثریں ہے اور اس کا جسم عظیم تھا اور یہاں تک کہ چالیس برس تک پہنچے اور کوئی کتھا ہو اور چالیس دن کے
 وقیل عشرا یام وقیل ثلثین یومۃ الاثنین لیسبع عشرۃ سنۃ ثلثین
 اور کوئی کہتا ہے ان کے اور کوئی کہتا ہے دو مہینے کے پیر کے دن
 شہر رمضان وقیل اربع وعشرین لیلة وقال ابن عبد البر یوم
 شہرین تارخ اور کوئی کہتا ہے جو بیسویں تا بیسویں
 الاثنین لثمان من الربیع الاول سنۃ اھل و اربعین من الفیل البتہ
 دن ربیع الاول کی اٹھویں تاریخ ماوراء جیسلم سے سن ۱۱۱۱ تا ۱۱۱۲ میں
 اللہ رحمۃ للعالمین ورسولا الی كافة الثقلاء اجمعین فہم قد رآ
 انکو عالم کی رحمت کے واسطے بعوث اور تمام جن و انسان کی طرف رسول بھیجا جن عالم کے لوگوں کی ہر قدر ربیع
 واعلی ذکرہ فی العالمین فاقام بمکہ ثلاث عشرۃ سنۃ ثم امر بالہجرۃ
 اور ذکر طہر کر دیا پھر کہ بین تیرہ برس میں ہجرت کر دیا پھر مدینہ منورہ
 الی بلدیۃ المطہرۃ فاقام بها عشرۃ سنین فجاہد فی سبیل اللہ
 کی طرف ہجرت کا حکم ہوا پھر مدینہ منورہ میں دس برس رہا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بخصمهم اللذين لا يريدون علواً في الارض لا فساداً والعاقبة للمتقين
 اور ہم ان لوگوں کو کہ جسے تم کو بھیجے جو زمین میں بڑائی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور آخرت کی خوبی پر یقین رکھتے ہو
 وقال ليس في جهنم مثوى للمتكبرين قلنا يا رسول الله صلى الله عليه
 اور فرمایا ہے کیا وہ جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے مجھے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم متي اجمالك قال في الفراق المتقلب الى الله والمختلما
 وسلم تم کبھی اجماع کیلئے نہیں ہوتا اور اس فرق میں اللہ کی طرف اور جنت الہی کی طرف
 والمسيرة المنتهى الى السرفق الاعلى والكاس لا وفي والحوض
 اور مسافرۃ ومنتہی کی طرف اور سرفق الاعلیٰ کی طرف اور چمکنے والا کون اور حوض
 والعيش الهني قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من يغسل قال
 اور عیش ہنسی کی طرف اور عیش کی طرف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کون دیکھا ہے کہ غسل کرے
 رجال اهل الاذى قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيم نفسك
 اور جو لوگ مرد و زن و بچہ کی طرف سے کسی کو گھنہ کھینچے گا وہ
 قال في ثياب هذه ازشتهم وفي ثياب صراوحلة يانية قلنا يا رسول
 فرمایا اگر تم چاہو تو میرے انہیں پہن دوں میں اس کے پیر وں میں یا یا یا جاؤں میں چھینے کو کیا یا رسول
 الله من يعلع ليما بكينا وبكى فقال قلنا سرحكم الله وذاكر الله
 اور اس کے ہاتھ سے غار جہاں نہ کون چھالے اور تم کو شکر و اس کی بے ہوشی سے بھرنا یا میری فکر خدا رحمت کرے وہ نہ کہ تم کو کیلئے
 نبيناكم خيرا اذ انتم غسلة وني وكفنته وني فضعوني على راي
 اور بھی خیر اور میرے جب تم کو غسل دے گا اور کفن کرے گا تو مجھ کو میرے اس تختہ پر
 هذا على شفير قري في بتي هذا ثم اخرجوا عن سعة فان اول من
 میرے اس گھر میں میری قبر کے کنارہ پر رکھ دینا پھر میرے پاس سے آگے نکلتے باہر چلے جانا کہ پہلے پہلے چھ
 يعلع على جميع في غسلة جبرئيل ثم اسرافيل ثم ملك الموت ثم جبرئيل
 میری نماز پڑھنا تو میرا جبریل اور میکائیل پھر اسرافیل پھر مالک الموت تمام فرشتوں کا شکر
 من الملائكة باجمعهم ثم ادخلوا على فوجا فوجا فوجا على رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان کے کہے کہ پڑھنا میرے پاس فرقی فرقی آنا اور میری نماز پڑھنا اور اچھی طرح سلام پہنچانی
 ولا تودوني بتركه ولا زينة ولا بتق بالصلوة على رجال اهل البيت
 اور تم کو نہ پسند کرنا اور نہ زینت کی امان دینا اور نہ میری نماز پڑھنے والے اہل بیت کے مرد و زن کو نہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

الحادیة عشر وكان ابتداء مرضه في بيت سيمونة وقيل في بيت
تخت تاره مین اور مرض کی ابتدا سیمون کے گھر میں اور کوئی کہتا ہے زینب کے گھر میں
 جحش وقيل في مكانة رفاهي المذبح تنهز في ذكر الخطا بان ابتداء يوم
جحش کے گھر میں اور کوئی کہتا ہے رسوا۔ رومی ہونہوں کے گھر میں اور دھالی نے بیان کیا ہے کہ مرض کی ابتدا پیر کے
 الاثنى عشر وقيل السبت وقيل الاربعاء قاله لهما كرو حكة في روضة قمار
دع جوی اور کوئی کہتا ہے شنبہ کے روز اور کوئی کہتا ہے بدھ کے دن یہاں کہہ کہ قول ہے اور روضہ میں دھول کو زمین
 وفي خلاف قيل اربعة عشر قيل اثني عشر يوما وعليه الاكثرون
اور مرض کی مدت میں اختلاف ہے کوئی چار دن کہتا ہے اور کوئی بارہ دن کہتا ہے اور اکثر علماء اسی پر ہیں
 وقيل عشرة ووبه جزم سليمان التيمي وقد جزم وهو اصل الثقات بان
اور کوئی دس دن کہتا ہے اور سليمان التيمي اسی کا یقین کرتا ہے اور یہ بھی یقین کیا ہے کہ ان کا روز ثلثہ میں سے ہے۔ جحش
 ابتداء مرضه يوم السبت لثاني والعشرين من صفر ما تبقوا الاثني
مرض کی ابتدا شنبہ کے دن ۱۱ صفر کی باسیسویں تاریخ ہوئی اور پیر کے دن
 ليلتنا دخلت من الربيع الاول وفي الاكثفاء ولما أقفل رسول الله
ربیع الاول کی دوسری تاریخ وفات پائی اور اکتفا میں یہم نہ اور جب رسول احمد تیسرے اور
 الله عليه وسلم من حجة الوداع أقام بالمدنية بقية ذي الحجة وشهر
بیتہ وسلم حجۃ الوداع سے پھر گئے اور مدینہ منورہ ذی الحجہ کے باقی دن اور ماہ محرم
 وصفه من علي الناس ويصنف أسامة بن زيد إلى الشام وأمره أن
اور ماہ صفر پورے اور لوگوں کو تنبیہ کی اور اسامہ بن زید کو مدینہ کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ
 أبو طخيل تخيم البلقاء والداروم من أرض قيس فقامت بالناس
فلسطين کی سرحد زمین سے بچا اور داروم کے حدود تک اور قیس بن ابا لکھ کے گھر کا بیان
 وأوعب مع أسامة المهاجرين الأولين وكان آخر بحث بعث رسول
جنگ ۱۱ اور اسامہ کے ساتھ مهاجرین اولین جس جمع کر لیے اور یہ آخری لشکر ہے کہ رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 صلى الله عليه وسلم فبينما هم على ذلك ابتدأ صلوات الله وسلامه
علیہ وسلم نے روانہ کیا پس لوگ تو اس سے دانگی میں تھے کہ رسول احمد صلوات اللہ علیہ وسلم کو
 عليه بشكواه الذي قبضه الله تعالى فيه إلى ما رآه من رحمة
اور مرض شروع ہوا جس میں انکی آمد نفسانی سے ملے آراہ کے موافق رحمت اور رحمت کی طرف

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البقیہ فوجدنی وانا اجد صلاۃ فی راسی وانا
 اقول ان اساءه فقال بل انا والله با عایشۃ اقول ان اساءه قالت کان
 یہ سلیمتی رسول اللہ بالانراح علی تجتہم منه فقال ہما ضرک لوموت
 قبلی فقہت علیک کفتک وصلیت علیک ودفنتک فقلت اللہ
 من اخذک لیوم فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بہ
 وجہہ وہو یدرع علیہ مائۃ حیلۃ شتر بہ وہو فی ریحۃ یدہ یوقد فی
 لساءہ یستاذنہن فی ان یمرض فی بیۃ فاذن لہ فشیخ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یشریز رجلین من اہلہ اسئلہما اللہ فملن لہما
 ورجل اخری اصحابہ لہما یمنیہ قدر ماہ حیلۃ فملن لہما فملن لہما
 ان الرجل الآخر هو علی بن ابی طالب الشہداء اخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ورجلہما واشتد لہ وجعہا و فی ریحۃ یدہ یوقد فی لساءہ فملن لہما
 یلیت الیسیر استخرجی بہ عیالہ فی کساء فدخل علی یحییٰ والنبی
 فخرجوا من الدار فخرجوا من الدار فخرجوا من الدار فخرجوا من الدار

یہ سلیمتی رسول اللہ بالانراح علی تجتہم منه فقال ہما ضرک لوموت
 قبلی فقہت علیک کفتک وصلیت علیک ودفنتک فقلت اللہ
 من اخذک لیوم فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بہ
 وجہہ وہو یدرع علیہ مائۃ حیلۃ شتر بہ وہو فی ریحۃ یدہ یوقد فی
 لساءہ یستاذنہن فی ان یمرض فی بیۃ فاذن لہ فشیخ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یشریز رجلین من اہلہ اسئلہما اللہ فملن لہما
 ورجل اخری اصحابہ لہما یمنیہ قدر ماہ حیلۃ فملن لہما فملن لہما
 ان الرجل الآخر هو علی بن ابی طالب الشہداء اخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ورجلہما واشتد لہ وجعہا و فی ریحۃ یدہ یوقد فی لساءہ فملن لہما
 یلیت الیسیر استخرجی بہ عیالہ فی کساء فدخل علی یحییٰ والنبی
 فخرجوا من الدار فخرجوا من الدار فخرجوا من الدار فخرجوا من الدار

امريدك ونحوها ان يكون بك ذات الجنب فقال انها من الشيطان ولم

کہا تھا کہ وہ جو کہ شاید آج کا کوئی مریض نہ ہو فرمایا ذات الحجبہ شیطانی کہ وہ اس سے ہوتا ہے اور

يَكُنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْطُرُهَا عَلَاقًا لَهَا مِنْ دُونِ الْبُحَارِ إِنَّ هَذَا عَمَلُ الْنِّسَاءِ لَا

۱۱۔ زوہل نے فراتہا بنیاد کو تیرا ویرسلط بنھن کھاؤ نہیہ کہ نہا کشیدھاں اُسکا کہ کھاؤ سکا پر یہ دور نون کا کام ستھ گھر

يَقُولُ فِي الْبَيْتِ الْأَوَّلِ لَا تَحْصِيَانِ عَنْهُ لَتَمَازِلُ قُلُوبُكُمْ

میں کہہ رہا تھا کہ اس کے گرد و لگایا جاوے گا کہ اس کے دل کو انکو نشانہ نہیں ہو سوسے کو دوا ہوگی

والتوبة منه كانت صالحة رزق الله العبد العاصي

وہاں پہنچ کر وہاں کے لوگوں نے اسے دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو گئے۔

[illegible]

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَخَالِدًا

[illegible]

د افغانستان اسلامي امارت

۱۷۔ اے اللہ! میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ میری زندگی میں سے میری ساری برائیوں کو مٹا دے اور میری ساری برائیوں کو میری زندگی سے مٹا دے۔

لا بد من ان يكون المفسر على ما يليه

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حال ہو گیا اور ریسہ سر کوٹھنے لگے۔ شیخہ عرض کیا کہ ہم عین اسے کوئی ادویہ کرنا تو اس کا پتہ نہیں ہے۔ کہ جس سے

وقال بن القيم رحمه الله عليه في إنباء الخلق من قوله

پس فرمایا: "یہ لوگوں پر شہادت دینا کہ ان کی زبان سے زیادہ"

فما كان الا ان الله له ما درجته وخطه عنى بالخطيب وقت التمراريت

بنیاد بنیادی بر مگر اندر مقامی آیکه سبب به رسوخ کا و درجه بلند اورا سکین خطاه را و انکر ویشا کردو علی شمه کنونی ایا که

احادیثی که در این باب از ائمه و روایان آمده است و در این باب

نیا دود خسته بواجو اور دروازه باز بگویند که ای کاش که تو بی گری می خواستی که

من يشك المحقق في السراج - تشديد في الانبياء في اقتراح علمنا السلام كما

چونکہ جہاں پر نہیں جھڑکتا وہاں میرا ایک اور اہم کام ہے۔ میرے زیادہ سے زیادہ وقت ملازمین کو توجہ دینا اور ان کے کاموں پر عمل پیرا ہونا ہے۔

رضاءة لنا الامم عز عبد الله نرضى به ورضوا له خلد الله في الدنيا والآخرة

[illegible]

فقال ان قد اشتكى الى الاستطير ان ادور يدعكن فاذا فلان
 کہلایا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور مجھ پر میں اتنی طاقت نہیں کہ تم میں دورہ کروں پس تم کو اجازت دے دو
 عند عائشة فكت اوضيه ولم اوض احد قبله وروى ان رسول الله
 عائشہ کے پاس ہوں پھر میری مرضت کو وضو کر لیا کرتا اور میرے کپڑے آپ سے پہنے کرتا یہ روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلى الله عليه وسلم كان يتمال في مرضه اين ناخذ اريد يوم عائشة
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں کھڑے تھے کہ میں کل بھان ہوں گا مقصود عائشہ کا وہ تھا
 فاذا له انزواجه يكون حيث يشاء وكان في بيت عائشة حتمات
 سو حضرت کے انزواج سے یہ اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں وہاں رہا شہدائے کفر سے تھے یہاں تک کہ انہیں کچھ کھڑے نہ
 في بيتها وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يحل في ثوب يطاف
 وفات پائی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باریکی کا پتہ تھا کہ ان کے ہاں جو انزواج پہناتے کہ
 به على نسائه وهو يرض يقسم بلهن قالت عائشة نعم ادي به
 کہ اگر ان کے ہاں کچھ تھے اور انہیں قسم پوری کرتے تھے عائشہ وہ کہتی ہیں کہ میرا بچا مرض خداست
 وبعده وهو في ذلك يد فر على نسائه حتى اجتمعن رسول الله صلى الله
 پور تھا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہی انزواج پر وہ رہ گئے تھے یہاں تک کہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عليه وسلم في بيت يهوى فلما راوا ما به اجتمعن راي اهل البيت ان يلدوه
 کی خدمت میں میرے کچھ جمع ہو میں جب انہوں نے آج کا بڑا دن دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے آپ کو دعا پڑھائیں
 ونحو فوا ان يكون به ذات الجن ففعلوا وفي رواية عن عائشة قالت
 اور یہ کہ وہ یہ کہ شاید آپ کو فحش اجنبی ہو سوسو ہو گیا اور ایک روایت میں عائشہ سے یہ ہے وہ کہتی ہیں کہ
 كانت ياخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الخاصرة فاخذته بيها وانغمى
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کو کھینچ لیا کرتے تھے سو ایک روز سینہ کھڑی اور آپ پر ایسی غشی
 عليه حتى ظننا انه هلك فلما دنا ثم فرج عن النبي صلى الله عليه وسلم وق
 جاری ہوئی کہ چہ یہ گمان کیا کہ ہلاک ہو گئے سو چہ وہ پائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود کھینچنے لگی اور وہ
 له فقال من صنع له هذا فبينه فاعتلزلنا العباس فاقمنا جميع من
 ہاں تھے آپ نے فرمایا میرے ساتھ یہ کہنے غشی کی ہے سو وہ فوراً کھینچ اور عباس کو ہلاک کیا اور چہ کہتے ہو وقت
 في البيت العباس سببا ولم يكن له في ذلك رأي فقالوا عمك العباس
 کہ میری بہن نے مجھ کو سبب قرار دیا کہ اس پر کوئی غشی نہ ہو اور کہہ دیا کہ وہ آپ کے چچا عباس سے تھے

وہم الاول
 ذکر شہر
 عائشہ کے پاس ہوں
 پھر میری مرضت کو
 وضو کر لیا کرتا
 اور میرے کپڑے
 آپ سے پہنے کرتا
 یہ روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اپنے مرض
 میں کھڑے تھے کہ
 میں کل بھان ہوں
 گا مقصود عائشہ کا
 وہ تھا
 سو حضرت کے
 انزواج سے یہ
 اجازت دیدی کہ
 جہاں چاہیں وہاں
 رہا شہدائے کفر
 سے تھے یہاں تک
 کہ انہیں کچھ
 کھڑے نہ
 کیا کہ ہلاک ہو
 گئے سو چہ وہ
 پائی پھر نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خود بخود
 کھینچنے لگی
 اور وہ
 ہاں تھے آپ
 نے فرمایا
 میرے ساتھ
 یہ کہنے
 غشی کی ہے
 سو وہ فوراً
 کھینچ اور
 عباس کو
 ہلاک کیا
 اور چہ کہتے
 ہو وقت
 میری بہن
 نے مجھ کو
 سبب قرار
 دیا کہ اس
 پر کوئی
 غشی نہ ہو
 اور کہہ دیا
 کہ وہ آپ
 کے چچا
 عباس سے
 تھے

وقال يا فاطمة ما هذه الضيقة قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ضيقة
 بهجاء فاطمة برسه كيا غرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو یہ مسلمان
 المسلمون فقدرك في عابدا ابن عباس فانك عليهم ما وخرج الى المسجد
 انہ وہا کرتے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا یا ان دنوں ہر سہارا رکھا یا وہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے
 وصلى ثم قال يا معشر المسلمين انتم في وديع الله وكلف وادله طيفتي
 اور پھر فرمادی پھر فرمایا اے مسلمانوں تم خدا کی رحمت اور اس کی برکت کا گریز نہ کرو
 عليكم تقوى الله وحفظ طاعته فانصافوا الدنيا وعن عائشة رضي
 اور اس کی طاعت کی حفاظت سے میرا خلیفہ رہو کیونکہ میں اب دنیا کو چھوڑ دے والا ہوں اور اللہ کی عطا کردہ برکت
 قالت لما نقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلاة فقال
 کہنی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہوسکتے تو بلال آتا کہ کہ اسے اطلاع دے تاکہ اسے اپنے وقت پر
 مروا ابابكر فليصل يا لئاسق قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابابكر
 ابو بکر سے کہو کہ تو گون کو نماز پڑھاوے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ابو بکر
 رجل سيف وانه متى يقوم مقامك لا يسمع لئاسق فلو امرت عمر فقال مروا
 مرد غیر تحمل ہو اور جب وہ آجی جگہ لے کر آو تو گون تک آواز نہ پھونکا سکے گا آجی کو فرماؤ کہ ابابکر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 ابابكر فليصل يا لئاسق قلت فقلت لحفصة قولي فقالت حفصة
 ابو بکر سے کہو کہ اگر نماز پڑھاوے عاتقہ کی ہوتی ہیں چوتھی حفصہ سے کہہ دو عرض کر تب حفصہ نے عرض کیا
 يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابابكر رجل سيف وانه متى يقوم
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ایک مرد جنگجو اور وہ جب آپ کی جگہ
 مقامك لا يسمع لئاسق فلو امرت عمر فقال انكن صواحب يوسف مروا
 کھڑا ہو گا تو گون کو نہ سننا سکے گا کاش کہ آجی عمر کو کہہ دیجئے کہ جب عمر کی آواز نہ ہو تب تک صواحب ناموس ابو بکر سے
 ابابكر فليصل يا لئاسق فلو امرت ابابكر فليصل فادخل الصلوة وسجل النبي
 کہو کہ تو گون کو نماز پڑھاوے راوی کہتا ہے میں ابو بکر سے کہہ دیا جب ابو بکر نے نماز شروع کی تو نبی
 صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة فقامت ادى بنز مجازين وسجله
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس میں خفت معلوم ہوئی تب کھڑے ہوئے وہ صحابہ کرام کے ساتھ چلے گئے اور آپ کی
 يخطان في الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابو بكر حشر ذهب
 عجم مبارک میں آئے کہتے تھے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے جب ابو بکر نے آہستہ پائی تو پیچھے ہٹ گئے

لے ایک لایہ
 اقل و از کم ایک لایہ
 لے ایمان آگاہ
 دان ۱۳ شہ
 سیف وانه مرد
 نہ پڑھاوے
 لے یہاں
 میں انہیں آوا
 جان نبی
 منہ صبا
 منہ اس کے
 صبا و اس کے
 وین آواز
 وین آواز
 وین آواز

خلف عبد الرحمن بن عوف في سفر كذا عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عن ابيه انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فمروا بذي النضير فمروا بذي النضير
 روايت كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 بحاجة فاقاموا الصلوة ونزلهم عبد الرحمن بن عوف في النبي صلى الله عليه وسلم
 شريف كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 خلفواته الذي قال في كذا عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 الصفوة وعن المغيرة بن شعبه انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 صفوة من كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عن ثوبان قال المغيرة فمكث رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغزاة
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 فمكثت معه اداة قبل الفجر فلما رجع اخذت اشرقي على يديه من الاداة
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 فحسب لي ربه ووجهه وعليه جنة من صوف فذهب به عن ذراعيه
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 فضايق كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 ذراعيه ثم سجدنا جميعا وعلى العمامة ثم هويت لا ترع عني فقال
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 دعمه فاني دخلته ما طاهرين فمسير عليهما وفي رواية عن المغيرة
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم نسيت قال بل انت نسيت بهما
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

مسلم بن عبد الرحمن بن عوف
 عن ابيه انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر
 روايت كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 بحاجة فاقاموا الصلوة ونزلهم عبد الرحمن بن عوف في النبي صلى الله عليه وسلم
 شريف كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عبد الرحمن بن عوف عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 خلفواته الذي قال في كذا عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 الصفوة وعن المغيرة بن شعبه انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 صفوة من كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عن ثوبان قال المغيرة فمكث رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغزاة
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 فمكثت معه اداة قبل الفجر فلما رجع اخذت اشرقي على يديه من الاداة
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 فحسب لي ربه ووجهه وعليه جنة من صوف فذهب به عن ذراعيه
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 فضايق كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 ذراعيه ثم سجدنا جميعا وعلى العمامة ثم هويت لا ترع عني فقال
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 دعمه فاني دخلته ما طاهرين فمسير عليهما وفي رواية عن المغيرة
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم نسيت قال بل انت نسيت بهما
 كذا في كذا من ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

ورسوله لربنا و ما وقع في مرضه ان صلى الله عليه وسلم اشتد وجعه
 اور جس کے رسول نے جاوے وہیں کے واسطے اپنے کرا اور حضرت علیؓ اور علیہ السلام کی واقعات میں حضرت علیؓ کی عبارت کے دن
 یوم الخمیس فاراد ان یکتب کتابا فقال العبد الرحمن بن ابی بکر انی
 آپ کے مرض نے سختی کی تھی ہمارا، کہ کیا اگر تیرے لئے نہیں ہے سو عبد الرحمن بن ابی بکر جو جسے فرمایا کہ مجھ کو کوئی کتاب لکھا
 بکتف ولوح اکتب لی بکسر کتابا لا یختلف علیہ فلما ذهب عبد الرحمن
 حضرت علیؓ ہی یا تھی لاری کہ میں ابوبکر کے واسطے لکھو کہ میں نے فرمایا تھا کہ جب عبد الرحمن
 یقول قال لا اله الا الله وال محمدون ان یختلف علیہ یا ابوبکر عن ابن عباس
 کہ اگر ابوبکر یہ تو فرمایا خدا اور میں انکار کرتے ہیں کہ اسے ابوبکر نے پھر اختلاف فرمایا کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ
 لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال منهم عمر بن الخطاب
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت نہایت قریب آیا اور حضرت عمرؓ کو بہت کچھ افسوس تھا کہ میں نے
 قال النبی صلی الله علیه وسلم هل اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدا فقال عمر ان
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسا شے لکھ دوں کہ تم کو گمراہ نہ ہو پس عمرؓ نے کہا ہاں
 رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غلب علی الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب الله واختلف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ تھا اور تمہارے پاس قرآن ہے اور ہم کو کتاب اللہ کا کافی ہے اسلئے حدیث
 اهل البيت فاختصوا منهم من یقول قد اکتب لکم رسول الله
 اختلاف اور خصوصیت کرنے لگے بعض نے وہ کہہ سکتے تھے لوح لے آؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی الله علیه وسلم کتابا لا تضلوا بعدا ومنهم من یقول ما یقول عمر
 علیہ السلام تھا جسے واسطے ایسا نہ تھا کہ میں پھر تم کو گمراہ نہ کر سکے اور بعض نے کہا کہ ان لوگوں کی بات کو نہ لیتے تھے
 فلما کثر اللغو والاختلاف قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قوما
 جب غلو اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ
 فكان ابن عباس یقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلی
 پھر ابن عباسؓ کو کہا کہ یہ حق ہے بیشک مصیبت سنی مصیبت تھی جو کہ زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الله علیه وسلم وین ان یکتب لهم ذلک لکتب من اختلافهم ولعظم
 علیہ وسلم اور آئے اس نے شے لکھ دینے میں حامل ہو سکے یعنی ان لوگوں کا اختلاف اور شور غل
 سر راه البخاری ومما وقع في مرضه كان له سبعة دنانیر فأتوا فی
 اس کے بخاری نے روایت کیا ہے اور میں نے اس کے واقعات میں سے یہ سچ لکھ دیا کہ اس کے پاس سات سو دنانیر تھے

میں ابوبکر سے روایت ہے کہ
 عثمان بن عفان و غیرہ
 اسے لکھنے
 حضرت عمرؓ نے فرمایا
 کہ میں نے فرمایا
 کہ میں نے فرمایا

اسمعه انه لا يموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والاخرة فسمعت رسول الله
 صلی الله علیه وسلم فی اخر مرضه یقول مع الذین انجحت علیهم من النبوة
 والصلی یقین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا فظننت ان
 خیر وفی رواية مع الشریفة الاعلی فی الجنة مع الذین انعم الله علیهم من
 النبیین والصلحین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا وسمی
 وقهر فی مرضه استعمال السؤال قبل موته روى عن عائشة انها كانت
 تقول ن من نعم الله علی ن رسول الله صلی الله علیه وسلم توفي فی بیت
 ووفی یوش بیز سحر وکفری وفی رواية بیز حاققتی وذاقتی ان
 الله عز وجل جمع رفیق رقیقه عند موته وقد خل علی عبد الرحمن بن
 ابی بکر وسید سوال وانا مستندة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرائد
 ینظر الیه فعرفت انه یحمل السؤال فقلت انک فاشار بالراع
 ان نعمتنا ولته فاشتر علیه فقلت لئنک فاشار بالسراج
 فلینته فاحذ فامره ویزید به رکوة او علیت بدخل یدیه فی الماء

صلی الله علیه وسلم
 الشهداء والشهداء
 من الذین انعم الله علیهم
 طیف بیز حاققتی وذاقتی
 ان الله عز وجل جمع رفیق رقیقه
 عند موته وقد خل علی عبد الرحمن بن ابی بکر
 وسید سوال وانا مستندة رسول الله صلی الله علیه وسلم
 فرائد ینظر الیه فعرفت انه یحمل السؤال فقلت انک فاشار بالراع
 ان نعمتنا ولته فاشتر علیه فقلت لئنک فاشار بالسراج فلینته فاحذ فامره ویزید به رکوة او علیت بدخل یدیه فی الماء

بسم الله الرحمن الرحیم

رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فلقبها رجل فقال كيف صير رسول

منہرہ اور علیہ وسلم کے پاس سے درمیں کی حالت میں باہر نکلے پس کتبہ کوئی شخص دلائے تو چایا ابو بکر بن رسول اللہ

اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أبا الحسن فقال صبيروا فقال لعباس عليه

میلے اور تھیلے کو کھانچ کر نکالا ہے۔ جواب دیا اچھے ہیں پھر عباس نے اس کے غلیظہ سے کہہ

انت بعد ثلاث عتبر العصاة ثم خلا به فقال انه يحتمل الى ان يعرف

تو جین روز کے بعد گھنٹہ ہوتا ہے پھر آگ ہو کر آگ سے کہا میرے خیال میں ایسا ہی کہ میں عبدالمطلب

وَجاءَ نبي عبد المطلب عند الموت الخائفان لا يقوى رسول الله

کی اولاد کے بشیر کو موت کے وقت پہنچا تھا مرنے اور چھوڑنے پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه السلام وجهي اذهب بنا اليه فلنساله فانك هذا امر

اسی بیماری سے نجات پانے میں سو گھنٹے کی محنت کے بعد کہ ہم آبد سے پوچھیں کہ کیا اس بیماری

الينا فعلمنا ذلك وان لا يكن الينا امرنا ان نستوصي بما خيرا فقال
 يا بني قد علمنا ذلك وان لا يكن الينا امرنا ان نستوصي بما خيرا فقال

ہوئے تو ہم اسکو سلام کر لیں اور اگر ہماری طرف سے جو کچھ دینا چاہیے وہیت لارین سے ہی ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

کتابخانه مجلس شورای اسلامی

لا اسالها اياه ابدا و مما جرى في مرضه نزول جبريل عليه السلام

میں اور میری بیوی نے جو کچھ کھا اور پھر کمرے کی طرف لوٹ گئے۔

ثَلَاثَةٌ أَرْبَعٌ خَمْسَةٌ بِرِسَالَةٍ مِنْ اللَّهِ يَعْزِلُ عَنْهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْكُمْ وَلَوْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَخْشَى اللَّهَ يَأْتَخِذُ بِالْبَاقِينَ أَتَلْفِكُمْ أَتَقْتُلُونَ قُلْ إِنَّمَا أَعِزُّهُمُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الْبَاقِي

فصل اول در بیان احوال و حال

فی یوم السبت الاحد الامتنان واستیدان ملک الموت علیہ السلام
اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو چار اور فلک الموت کی پوراگی یعنی پیر کے دن تھی

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لِهَذَا إِنَّكَ أَلَمْتَ الْغَافِلِينَ

رسول علی ہرگز ان جلیس میں الی البی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 اور ہر جلیس کے واسطے یہ کہ جس میں علی علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزیرت میں

الذين كفوا عن الذنوب بعد ذلك ولم يأت أحدا منهم بغتة فإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

الذی جبرئیل فقال اللہ بآک ولعلی یسکب السید فی یوم
 حسین یوحیات الی کسبہ اور جو کسبہ کیا اسد مبارک
 تمنا کی اس کسبہ ملازم ہو گیا ہے اور پرچہ پاس ہے

أَكْفِيَتْكُمْ لِقَاءَ الْإِخْوَةِ فِي مَجْعَدَاتِ أَمْرِ اللَّهِ وَفِي عَصْرِ الرِّوَايَاتِ أَحَدِي

یہ سب کچھ دیکھ کر اسی وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تم کو جو حکم دیا تھا اس پر عمل کیا تو میرے لئے یہ سب چیزیں آسان ہو گئیں۔

حين حضر الموت الصلوة وما ملك اي انكم حين جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیه السلام یغفر عن ذنوبهم وایضا بنی ساند وروایان استاذان
علیه السلام که بنی ساند وایضا بنی ساند وروایان استاذان

عَلَيْهِ مَالُ الْمَوْتِ عَنْدَ بَرِئِيلَ فَقَالَ جِيرِئِيلُ يَا اِسْمٰهَ هَذَا مَالُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ

عَلَيْكَ لَوْ يَسْتَاذِنُ عِلْمِي كَانَ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاذِنُ عِلْمِي بِكَ
 اے کسی آدمی پر آپ سے پہلے اجازت نہ لینے کی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت لینے کی

قال ثذرن له فدخل ملك الموت فوقه فيزيه به ثم قال يا رسول الله

یا احمد از الله اسماعیلی الیل و امروان اطریک فی محل ما من و ان
یا احمد اسم تعالی نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ کو علم ایسا بھیجا ہے جو ان لوگوں کو فائدہ دے سکے اور ان کو

امرتیوں اقض نفس قبضہ ہاوان امرتوں ان ترہا ترکھا قال
خداوند کہ آپ کی روح پاکہ قبض کر دیں قبض کر دیں آدم اگر آپ فرمائیں چہ روادوں تو چہ روادوں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ارتفع لیام الموت قال یراک موتی از اطمینان
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے رب الموت کیا تو مجھے دیکھتا ہے

فی کلّیّات مرئیّی جبرئیل علیہ السلام ان الله قد یشتا الیہ قال
 کہ جو کہو سوئی کروں جب جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو لاشعریٰ پہنچائے گا

فامر به انک الموت و ما عرفت به ان خبرين عايداً و سارها بيا رسول الله
 لمع لک الموت و هکذا خبريک که چنانچه جبرئيل عليه السلام بے غرض و بکيايا رسول الله

ہلکے ہو گئے اور ان کے لئے کوئی اور تدبیر نہ تھی۔

علیہ وسلم وحی لا ینفاد قالت عاتکہ ما روی رسول اللہ ﷺ

پین سکر و سکر ہائی وائی لیرا دیویدیا ایچین

نہایت الملک دھشت الناس کی پری عن غیر احد من الصحابة و طائفت فرشتوں کی شیعہ پندہ پری تو نام لگ کہ پشوش تھیر ہو گئے چنانچہ کئی کئی روایت ہی اور ان کے حقوق

وہی ہے جس نے ان کو پکارتا ہے
وہی ہے جس نے ان کو پکارتا ہے

۴۰۰

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

فانصرت لى

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

اسقط الکسوف من قال انیز ونصفا کانه اعتر علی حدیث فی الاکیل
 اسے کسوف کہنا اور چھینے اسٹھ اور چھینے کے ہر کسی کو یا اس اور بیت پر لک گیا ہو جو تحلیل میں ہو رہے
 وفیه کلام یکن نبی الاحاش نصف عمر اخیه الذی قبلہ وقب
 اور آئین لکھو ہے کوئی نبی نہیں گزرا ہے ہر اپنے بھائی پیچھے نبی کی آمد ہی عس جیسا ہے اور بیشک
 حبیب علیہ السلام خمساً وعشرین سنہ ومائة ومن قال احکوا اثین
 حبیب علیہ السلام ایک سو پچیس برس جیسے تھے اور چھینے اسٹھ یا اسٹھ برس کے ہیں
 فشاؤ لہ یتیقن کل ذلک انما نشأ من الاختلاف فی مقامہ بمکة بعد
 مٹو گو شک واقع ہوا یقینی نہیں کہتا ہوا یہ تمام اقوال اس ہی اختلاف پر بنی ہے کہ مہم کے بعد مکہ میں
 البعثة واللہ اعلم کذا فی سیرۃ مغطای ذکر وقت وفاتہ
 کتنا ہے واللہ اعلم یہ ہر سیرت مغلطائی میں ہے ذکر حضرت مسلم کی وفات کے وقت کا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم الاثنين بلا خلاف نصف لہ ہا لاثی عشرۃ لیلۃ
 حضرت مسلم پر کے دن بلا خلاف دو پندرہ راتیں
 من الربیع الاول سنة احد عشر من الهجرة ضعی فی مثل الوقت الذی
 گیارہ ہجری کی بارہویں تاریخ چاشت کے وقت جیسے وقت مدینہ میں داخل ہوئے تھے
 دخل فیہ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ولما صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين واستند
 وفات پائی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کے دن بیارہویں اور پیر کے
 یوم الاثنين وخرج مهاجراً من مکة الى المدينة یوم الاثنين ودخل
 دن نبوت ہوئی اور پیر کے دن کرے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور پیر کے دن مدینہ میں
 المدينة یوم الاثنين وفعی یوم الاثنين وقبض یوم الاثنين وقبض
 داخل ہوئے اور ہجرت اسود کو ہر کے دن آٹھایا اور پیر کے دن وفات پائی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کساء علیہ قال ابو بردۃ اخرجت المنا عایشۃ کساء
 علیہ علیہ وسلم کی وفات پانچ بیوند و خندہ میں ہوئی ابو بردہ کہتا ہے عایشہ سے ہٹو کپڑا بیوند لگا ہوا
 علیہ وسلم فی کساء علیہ قال ابو بردۃ اخرجت المنا عایشۃ کساء
 اور نبوی انار نکال کر دکھائی پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقت کپڑا بیوند لگا پائی
 وفي الاکنفاء ولما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وارتفعت الستة

مسلم بن عبد الله
 ۱۱۸
 ربیع الاول
 ۱۱۸

انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ اہم الناس زاول من الناس ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا مجھے ساجد اگر کوئی شخص یا کوئی
 اللہ منہ اصیب بمرضۃ فلیمن بمصیبتی فی غیر المصیبتی
 کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو چاہے کہ میں اس مصیبت میں جو دوسرے سے وہ مجھ سے بڑی ہو
 تصیب لغیری فان احدا من امتی انصاب بمصیبت بعدک اشد علیہ
 میری مصیبت کی نفرت کرے کہ نہ میری است میں سے کوئی شخص میرے بعد بڑی مصیبت میں مبتلا ہو میری مصیبت
 من مصیبتی ذکر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سخت تر ہو ذکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اور جب
 فشر الناس من یجالی بکرم وجمعہم اللہ وہما اہتم بہ اصحابہ بعد
 لوگ ابو بکرؓ کی بیعت سے فارغ ہوئے اور اہل بیت انکو استغاث کر رہے تھے کہ جبکہ اصحابؓ حضرت علیؓ سے
 موتہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقرأ الامر علی ابی بکرؓ اقبلوا علی تجیز
 علیؓ کی موت کے بعد اہتمام کیا تھا فارغ ہوئے اور خلافت ابو بکرؓ پر بیکری تو جی سے
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاشتغال بہ روی نہ سئل ابن عباسؓ کیف
 علیؓ کو تسلیم کی تجیز و تکفین اور اس کا بار پر متوجہ ہوئے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباسؓ سے یہ پوچھا کہ آپ
 کا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب لعلباسؓ کلمۃ من تری
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو بکرؓ پہنایا کہ تھا جواب دیا کہ عباسؓ نے اپنا سر پارہہ یعنی
 یانۃ صفا و فہات سنة فینا و فی کثیر من صالحی الناس ثم
 اذن لرجال من بے ہاشم قعدوا بین الحیطان والکلت ثم دخل العباسؓ
 بنی ہاشم کے مکان کو جو کلاہ اور دیواروں کے بیچ میں بیٹھے تھے اجازت دی پھر عباسؓ کلاہ میں
 الکلتہ و دعا علیہما الفضل ابوسفیان بن الحارث واثامۃ بن زید
 و اخریچے اور علیؓ رحمہ اور فضل رحمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور اثامہ بن زید کو بلایا
 فلما اجتمعوا فی الکلتہ القی علیہم بالنعاس علی من وراء الکلتہ فی البیت
 جب یہ سب لوگ کے اندر جمع ہو گئے تو ان سب پر اور ان پر جو کلاہ سے باہر کمر میں تھے قند طاری ہو گئی
 فناداہم نادۃ انتہوا بہ وہو یقول لا تغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تب انکو کسی چار سے دس لے آواز دی کہ وہ ہو اختیار ہو گئے اور وہ یہ کہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موت پہنچاؤ

کہ انہم غازی
 گردن ۱۲۷
 علیہ السلام
 ابو بکرؓ کی بیعت
 علیؓ کی بیعت
 شرف خرابا
 خرابا
 علیؓ کی بیعت
 شرف خرابا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارادوا غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمختلفا
 کہیں ہیں حبیب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق اختلاف کیا اور کہا کہ تم میں سے

قیام فقہاء و اولیاء اللہ مآثر مری انجمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انجمن

موتنا اور غسلہ وعلی ثیابہ فلما اختلفوا فی اللہ علیہم النور حتی

ما کہہ رہا تھا کہ لاؤ ذقنہ فصل ۷ و کلام متکامل مناجاة البيت
 انہیں جو شخص غلام اسکی شادی میں پرستی اور کسی کہنے والے نے گھر کے گوشہ میں بتائے کہ

لا يدرى من هو ان اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعلى آله فقاموا الى
 كبري صلي الله عليه وسلم كوكب من سميت ليلته في يومه ورسول الله

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَامٌ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

ملاء فوق القصر ويدل كونه بالقصر في اهل البهتقي في دلائل النبوة و
عبراني ثوريتي اور نبی سے ملے جاتے تھے اس کے بعد ہی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا قول واستقبلت من امری ما استقبلت ما غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانساءہ ویروی عن غیر واحد من الذین توکلوا

عسکری علیہ السلام ابن عمہ علی بن ابی طالب و عمہ العباس بن عبد المطلب

ابناء الفضل وفتح وحياساكنة بن زيار ومولا ششقران ولما اجتمع القوم

فَإِذَا رَأَوْا تَنَزَّلَ الْمَلَائِكَةَ وَتُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ

لاضار احمد بن عوف بن الخضره وكان يذايع على ابن ابي طالب

کورن ۱۱
 کورن ۱۲
 کورن ۱۳
 کورن ۱۴
 کورن ۱۵
 کورن ۱۶
 کورن ۱۷
 کورن ۱۸
 کورن ۱۹
 کورن ۲۰
 کورن ۲۱
 کورن ۲۲
 کورن ۲۳
 کورن ۲۴
 کورن ۲۵
 کورن ۲۶
 کورن ۲۷
 کورن ۲۸
 کورن ۲۹
 کورن ۳۰
 کورن ۳۱
 کورن ۳۲
 کورن ۳۳
 کورن ۳۴
 کورن ۳۵
 کورن ۳۶
 کورن ۳۷
 کورن ۳۸
 کورن ۳۹
 کورن ۴۰
 کورن ۴۱
 کورن ۴۲
 کورن ۴۳
 کورن ۴۴
 کورن ۴۵
 کورن ۴۶
 کورن ۴۷
 کورن ۴۸
 کورن ۴۹
 کورن ۵۰
 کورن ۵۱
 کورن ۵۲
 کورن ۵۳
 کورن ۵۴
 کورن ۵۵
 کورن ۵۶
 کورن ۵۷
 کورن ۵۸
 کورن ۵۹
 کورن ۶۰
 کورن ۶۱
 کورن ۶۲
 کورن ۶۳
 کورن ۶۴
 کورن ۶۵
 کورن ۶۶
 کورن ۶۷
 کورن ۶۸
 کورن ۶۹
 کورن ۷۰
 کورن ۷۱
 کورن ۷۲
 کورن ۷۳
 کورن ۷۴
 کورن ۷۵
 کورن ۷۶
 کورن ۷۷
 کورن ۷۸
 کورن ۷۹
 کورن ۸۰
 کورن ۸۱
 کورن ۸۲
 کورن ۸۳
 کورن ۸۴
 کورن ۸۵
 کورن ۸۶
 کورن ۸۷
 کورن ۸۸
 کورن ۸۹
 کورن ۹۰
 کورن ۹۱
 کورن ۹۲
 کورن ۹۳
 کورن ۹۴
 کورن ۹۵
 کورن ۹۶
 کورن ۹۷
 کورن ۹۸
 کورن ۹۹
 کورن ۱۰۰

ابو یوسف عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثین
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 وبرد بخرانی و سحر عایشہ انہی قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثین
 بخرانی چادے اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 انہی ابی بن ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثین
 ابی بن ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 ولا عامۃ قالت خنت علی ابی بکر فی مرضہ ثم نظرت الی توبہ علیہ
 اور نہ عامہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ابی بکر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں دیکھا اور میں نے توبہ علیہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا
 کان یمرض فیہ بہ شعث من زعفران قال اغسلوا ثوبی ہذا وزیدا
 وہ بیمار تھا کہ اس کے سر پر زعفران کے پتوں سے بھرا ہوا کپڑا تھا اور اس نے فرمایا کہ اسے دھو اور اسے زید بن ابی بکر کے سر پر ڈالو
 علیہ ثوبین فکفونی فیہما قلت ہذا خلق قال ان احی اثنین بلین
 اور میں نے اس کے سر پر دو کپڑے ڈالے اور میں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 من المیت انما هو المیت من الیاری وفي موطا ما روٰ عن عبد اللہ
 میت کی حالت میں ہے اور اس کا کفن الیاری میں ہے اور موطا میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 مالک ابن انس عن کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثین ثوبا و ثوبا
 مالک ابن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 و یرواہ ابی داؤد فی ثلاثۃ اواب بخرانیہ وفي الاکلیل کفن
 ابی داؤد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 فی سبعۃ اواب بخرانیہ بایانہ لیس فی ثلثین ثوبا ولا عامۃ محسوبا
 ابی داؤد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 وفي حدیث ترقی بہ یزید بن ابی زیاد وہو فی مرضہ ثم نظرت الی توبہ علیہ
 ابی زیاد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 وقیل عبدک کذا فی حدیث منہما فی وفي حدیث عمر بن الخطاب
 اور کہا کہ عبدک کذا فی حدیث منہما فی وفي حدیث عمر بن الخطاب
 قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثین ثوبا و ثوبا
 عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک

ابو یوسف عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثین
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 وبرد بخرانی و سحر عایشہ انہی قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثین
 بخرانی چادے اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 انہی ابی بن ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثین
 ابی بن ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 ولا عامۃ قالت خنت علی ابی بکر فی مرضہ ثم نظرت الی توبہ علیہ
 اور نہ عامہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ابی بکر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں دیکھا اور میں نے توبہ علیہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا
 کان یمرض فیہ بہ شعث من زعفران قال اغسلوا ثوبی ہذا وزیدا
 وہ بیمار تھا کہ اس کے سر پر زعفران کے پتوں سے بھرا ہوا کپڑا تھا اور اس نے فرمایا کہ اسے دھو اور اسے زید بن ابی بکر کے سر پر ڈالو
 علیہ ثوبین فکفونی فیہما قلت ہذا خلق قال ان احی اثنین بلین
 اور میں نے اس کے سر پر دو کپڑے ڈالے اور میں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 من المیت انما هو المیت من الیاری وفي موطا ما روٰ عن عبد اللہ
 میت کی حالت میں ہے اور اس کا کفن الیاری میں ہے اور موطا میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 مالک ابن انس عن کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثین ثوبا و ثوبا
 مالک ابن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 و یرواہ ابی داؤد فی ثلاثۃ اواب بخرانیہ وفي الاکلیل کفن
 ابی داؤد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 فی سبعۃ اواب بخرانیہ بایانہ لیس فی ثلثین ثوبا ولا عامۃ محسوبا
 ابی داؤد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 وفي حدیث ترقی بہ یزید بن ابی زیاد وہو فی مرضہ ثم نظرت الی توبہ علیہ
 ابی زیاد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک
 وقیل عبدک کذا فی حدیث منہما فی وفي حدیث عمر بن الخطاب
 اور کہا کہ عبدک کذا فی حدیث منہما فی وفي حدیث عمر بن الخطاب
 قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثین ثوبا و ثوبا
 عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑے چادے اور ایک

وعائشة وابن عمر جابر بن عبد الله بن مغفل في تكفير النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تکفیر کے باب میں متواتر

علیہ وسلم ثلثة اثواب لیس فیہا قیصر ولا عمامة وعن عبد الله بن عمر بن

عمر بن الخطاب ان ابن عمر بن الخطاب قال ان من قتل فیہ ثلثة اثواب لیس فیہا قیصر ولا عمامة

عقیل عن ابن عمر عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کفر فی

عقیل بن حنفیہ سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر کے باب میں متواتر

لثلاثة اثواب وی هذا الحدیث احمد فی مسندہ و ذکر ابن جریر

کفر فی ثلثة اثواب اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور ابن جریر نے اس حدیث کو اس میں

الوهم فیہ من ابن عقیل ومن بعدہ وقد اختلف فی معنی قولہ لیس

ابن عقیل سے یا اس کے بعد کسی اور سے وہم واقع ہوا ہے اور اس کے معنی میں لیس یہاں قیصر

فیہا قیصر ولا عمامة فالصیران معناه انه لیس الکفر قیصر ولا عمامة

ولا عمامة اختلاف ہے جس میں ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ قیصر ہرگز نہیں ہوتا اور نہ عمامہ تھا

اصلا والذی ان ابن معناه انه کفر فی ثلثة اثواب عن عبد الله بن عمر

اور دوسرے یہ بھی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں علاحدہ تھیں اور عمامہ نہ تھے

والعمامة قال المشیخ علی الدین ابن دقین العبد الاول اظهر فی

کفر فی ثلثة اثواب شیخ علی الدین ابن دقین العبد الاول کہتا ہے کہ

المراد و ذکر النور فی شرح صحیح مسلم ان الاول قال مراد العلماء

علماء ہیں اور نہ وہی صحیح مسلم کی شرح میں ذکر کرتا ہے بلکہ اول صفحہ کے چوتھے صاف ہیں

وقال هو المراد بالثبوت لیس فیہ ظاہر الحدیث وقال الثانی ضعف

اور کہتا ہے کہ حدیث اب یہ ہے جس کا ظاہر حدیث تھا مگر اسے اور کہتا ہے کہ وہ بھی صحیح نہیں

فلم یثبت انه صلی اللہ علیہ وسلم کفر فی قیصر ولا عمامة انتهى قالوا

سو نہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفر میں تھے اور عمامہ نہ تھا انتہی کہتے ہیں کہ

ویترتب علی ہذا الاختلاف فی تفسیر الحدیث باختلاف فہم فی انه

ہر ہی اختلاف پر جو اس حدیث کی تفسیر میں واقع ہوا ہے یہاں اختلاف ہوتا ہے کہ

اصل الیجب ان یکون فی الکفر قیصر ولا عمامة ام لا فاختلوا

صلی اللہ علیہ وسلم
فی ثلثة اثواب
لیس فیہا قیصر
ولا عمامة
فانہ لیس فیہا قیصر
ولا عمامة

صلی اللہ علیہ وسلم وروی ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلافوا

علیہ وسلم کے واسطے نہایت کیا اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں یہ باب
فی موضع دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ اریا المدینۃ فی البقیع او القدر
موضع دفن حضرت علیہ وسلم کے متعلق فقہاء کو میں فرق ہے یا مدینہ یا بقیع کے اندر یا جس میں

حتی قال ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وسلم یقول لم یقدر فی الا
یہا نہ کہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کے لئے بقیع کو مقرر کیا

حیث یہوت فی روایۃ ما قبض اللہ نبیا الا فی موضع الذی یحب
جس جگہ جہاں نبی خدا کا قبضہ ہو گا وہی جگہ ہی کہ روایات میں دی گئی ہے اور وہ جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ان یدفینہ فی اخرہ وافرأشہ واحفرہ الہ تحت فراش وزل فی قبرہ
اور اس جگہ دفن ہو گا حضرت کے بعد کہ چاہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قبر کو دیا اور حضرت علیہ وسلم کی قبر میں

علی بن ابی طالب العباس والفضل وقیم ابناء العباس وکان قثم اخی
علی بن ابی طالب اور عباس بن علی اور فضل بن عباس کے دو بیٹے تھے اور قثم بن علی بن ابی طالب

الناس عذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخر من لدن قبرہ واما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں کسی نے کہا کہ حضرت کی قبر میں کچھ چیزیں رکھی گئی تھیں اور وہ

قصۃ الغریق و طرح خاتمہ فی القبر و تزولہ فیہ لاخر اجاہ فہو
غریق کا قصہ اور خاتم کا پتھر جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو کھانا کھانے کے واسطے رکھا ہے اور یہ چیزیں

واللہ اعلم وشفقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال ورس
اور اللہ اعلم اور شفران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن خنیس العلی بن ابی طالب یا علی النشد لعلہ حفظنا من رسول اللہ
ابن خنیس رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب سے کہا کہ اے علی بن ابی طالب! ہمیں اپنے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل من القوم وکانوا خمسة و فی روایۃ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان میں سے ایک آدمی تھا جو قوم کے ساتھ تھا اور وہ ایک آدمی تھا

عن علی نزل فحفرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اعمد عقیل
علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر میں وہ عقیل علی اور عباس بن علی اور عقیل بن ابی طالب

المطالب واسامۃ بن زید وابن عوف و ابن عوف بن عوف و ابن عوف
ابن طالب اور اسامہ بن زید اور ابن عوف اور ابن عوف بن عوف اور ابن عوف بن عوف

ابن طالب اور اسامہ بن زید اور ابن عوف اور ابن عوف بن عوف اور ابن عوف بن عوف

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں یہ باب
فی موضع دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ اریا المدینۃ فی البقیع او القدر
موضع دفن حضرت علیہ وسلم کے متعلق فقہاء کو میں فرق ہے یا مدینہ یا بقیع کے اندر یا جس میں

لم یزل الناس یقولون فسالوا ابن مسعود فانه ان یسألوا علیاً فقال
 تو نہ توں کو یہ بعد ہم نہیں تھا کہ کیا بڑھین؟ انہوں نے ابن مسعود سے پوچھا انہوں نے کہے کہ ابھی میں نے پوچھا تو تم نے کہا کہ
 انہم قولوا ان الله وملكه یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علی
 یہ بڑھو بیشک انہوں نے کہے کہ فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اسے ایمان والو درود بھیجو اس پر
 و صلوا علی النبی الیہ السلام و صلوا علی اللہ و صلوا علی اللہ الیہ السلام و صلوا علی
 اور سلام بھیجو نبی پر سلام تم حاضرین یا انہی پر کہ رہے یا حاضر ہوئے یا دور و آری کہے کہ یہ اللہ کی تمنا ہے کہ یہ اللہ کے لئے
 المقربین و النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین و ما سئلک عنہ شیئ
 فرشتہ سے کہ انہوں نے کہے کہ اللہ سے فرشتوں کے اور پیروں کے اور علی کے اور اس کی جو کچھ سے پوچھا کہ یہ اللہ کے لئے ہے
 یا ایہا الذین امنوا صلوا علی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین و صلوا علی اللہ و صلوا علی
 اللہ پر درود و سلام کہ محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین اور مسلمانوں کے سوا اور فرشتوں کے
 المقربین و رسول رب العالمین الشاہد البشیر الداعی الیہا بذکر الاسماء
 پیشوا اور رب العالمین کے رسول پر جو حاضر و غایب ہوتے ہیں و اللہ کے حکم سے تیرے طرف سے سلام و دعا جاری
 النبی علیہ السلام ذکرہ الشیخین ابن الدین المرغی فی کتاب تحقیق النہج
 مستحسن اور اس پر سلام ہے اسکو شیخین ابن الدین مرغی نے اپنی کتاب تحقیق النہج میں ذکر کیا ہے
 ذکرہ فی کیفیۃ قارئین صلی اللہ علیہ وسلم
 ذکر حضرت کے درون کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریبی کیفیت
 کان فی المدینۃ حضاران احدہما یلین و الاخر لا یلین دعا اللہ علیہما
 مدینہ میں دو شخص تھے ان کے کہنا تو کھد بایا کرتا تھا اور دوسرا کھد نہیں جاتا تھا اس لئے
 رجلان فقال لیزہب احدکم الی ابی عبد اللہ بن الجراح و ہو کان
 دو آدمی بلائے اور کہا تم میں سے ایک تو ابو عبد اللہ بن جراح کے پاس جاے یہ وہ آدمی کہ
 ابی عبد اللہ لاهل مکہ و لیزہب اخر الی ابی عبد اللہ بن الجراح و ہو کان یلی
 ابی عبد اللہ کے لئے گور گور کرتا تھا اور دوسرا وہ شاعر لاهل انصاری کے پاس جاے اور یہ مدینہ والی
 لاهل المدینۃ ثم قال لہما من اللہ عز و جل و صلوات فزہبا فلہم فیہ
 کہنے کے کھد بایا کرتا تھا اور دوسرا کہنے کے لہما من اللہ عز و جل و صلوات فزہبا فلہم فیہ
 ابی عبد اللہ ابی عبد اللہ و وجد صاحبہ فی صلی اللہ علیہ وسلم
 ابو عبد اللہ کے آگے کھد بایا کرتا تھا اور ابو عبد اللہ کے آگے کھد بایا کرتا تھا

صلوات اللہ علیہ
 و علی آلہ
 و صحبہ
 و سلم
 علیہم
 السلام

تولوا کفنا ولا اول الصبر وقد کان شقران حیز وضع رسول اللہ ﷺ
 جعفر بن ابی طالب کو اپنے ہاتھ سے چھو اور جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسی کو چھو کر قبر میں
 علیہ السلام فی حفرۃ اخذ قطیفة فخرانیۃ سجد اصابھا ابوہم غیر و کان
 اتار دیا اور بخراں سے رخ رنگ جو غیر کی راہ میں آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اسے
 رسول اللہ ﷺ علیہ السلام یلبسہا و یغیر شہا فطر جہا تمیزہ فذہبنا مہرہ
 علیہ السلام اس کو اور دوسرے تھمتے اور چھماہتے تھے شقران نے ایک حفرہ میں اس کے تیل بھاری اور اس کو حفرہ میں
 فی قابرہ فقال اللہ لا یلبسہا احد بعد الیوم و یوم فی قبر اللہ یقال تسع
 یزید من کرد یا اور کہا اس کی تم کو آج تک نہ ہو کون اور وہ سکتا ہے اور حضرت شقران نے قبر میں اس کی تیل بھاری اور اس کو حفرہ میں
 لبنات قبل فیما فرغوا عن وضع اللبنات اخرجوا القطیفة قال ابو عمر
 شقران نے قبر میں اس کے تیل بھاری اور اس کو حفرہ میں
 ولما کہ قال انوی وقد فعل لشفاعہ و جمیع اصحابہ و غیرہم من العلماء
 قول ہے کہ انوی کو شہداء کے شافعین اور اسی کے اصحاب و غیرہ علمائے صاف کہا کہ اس کے
 علی کرامۃ وضع قطیفة او شجرۃ لک تحت المیت فی القبر وقد فعل البقیۃ
 قطیفة وغیرہ کا میت کے تیل بھاری اور اس کو حفرہ میں اور شہداء کے علمائے صاف کہا کہ اس کے
 من اہل کرامۃ فقال لا یاس بذلک لہذا لک بیت و الصواب کرامۃ ذلک
 ایک ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے اس کا کبر و شہداء کے شافعین اور اسی کے اصحاب و غیرہ علمائے صاف کہا کہ اس کے
 كما قال ابوہم و اجابوا عن هذا الحدیث بان شقران انفرج بفعل ذلک
 چنانچہ چھوڑا علمائے شہداء کے شافعین اور اسی کے اصحاب و غیرہ علمائے صاف کہا کہ اس کے
 ولم یوافقہ احد من الصحابة و اتما فعلہ شقران لما ذکرناہ عنہ من
 اور علمائے شہداء کے شافعین اور اسی کے اصحاب و غیرہ علمائے صاف کہا کہ اس کے
 کرامۃ ان یلبسہا احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی وقد فعلہا
 یہ بات ختم کی کہ اس کو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور نہ کرے انتہی اور شہداء کے شافعین اور اسی کے
 اخرجت یعنی القطیفة من القبر لما فرغوا من وضع لبنات التسع لذلک
 چادر جب نہ دینے لگا چکے تو قبر میں سے نکالی
 سیرۃ مغلطای شہداء والذاب علی الحد و جعل قبرہ مستویا و فی
 سیرت مغلطای میں ہے کہ حضرت شہداء کی حد پر سیرت دیکھا دی اور قبر کو مستوی بنایا اور

لے قطیفة
 علی مہرہ و شجر
 شہداء کے شافعین
 بن ہلال بن ابراہیم
 انصاری و ابن ابی
 ربیعہ بن ابی
 جعفر
 شہداء کے شافعین
 بن ہلال بن ابراہیم
 انصاری و ابن ابی
 ربیعہ بن ابی
 جعفر

صلی اللہ علیہ وسلم التراب نفرد باخر اجدہ النخاری وزاد الطیرانی یا ابتاہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو اسکا صرف بخاری کے نقش کیا ہی اور طیرانی نے بتایا ہی اسے اپ
 من بامہ ما اذناہ وقد عاشت فاطمہ و بعد صلی اللہ علیہ وسلم ستہ اشہر
 کہنے رشتہ خیم پاس ہو گیا اور فاطمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ بیٹے یعنی
 فاطمہ کت تک المدة ویحق لها مثل ذلک روى عن النضر قال سرت
 سواس رت میں کہیں بیٹے نہیں اور ان کو بھی ملز اور تھا اور اس حد سے روایت ہی کہتا ہے کہ میں
 علی باب عائشہ رضی اللہ عنہا و كانت تدب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر گیا وہ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روتی تھیں
 یمن لا یستقیم من خبز الشعیر یا من اختار الحصر علی السیر
 لے وہ نبی کو جو کہی روئی سے بیٹ نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ نبی کو بریکوشت پر پھینک دیا
 یا من لم یلم الیل طہ من خوف علی باب الشعیر وعن عائشہ رضی اللہ
 لے وہ نبی کو تمام ملا کہ نبی بہترین ملک کو دینے کے آگے خدا کے ڈر سے غر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 عنہا ان ابابکر رضی اللہ عنہ دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاته فوضہ فہ
 روایت ہو کہ ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات کے بعد آئے پس اپنا منہ تو حضرت کے
 ابن عیینہ ووضہ یدہ علی صدغیہ فقال انبیاء وانبیاء الاول
 دون انکھن مکتب میں رکھ دیا وہ دون انکھن پر پر کہ یہ پھر کہا ہے نبی کے قتل کے
 صفیاء و فی روایۃ قالت لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع
 صوفی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ کہتی تھیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابوبکر
 ابوبکر رضی اللہ عنہ علیہ ورفہ لکھیا اب وکتف التوب من وبعہ فاسترحم
 لکے اور نبی کے پاس گئے اور پر وہ اٹھایا اور حضرت کے چہرہ پر سے کڑا لیا اور ان کے داناں ابوبکر اور نبی
 فقال مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رسول من قبل ابوبکر
 پھر کہا اللہ کے قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت کے سر پر عات کے طرف گئے
 فقال انبیاء ثم حد رفہ وقبل جہتہ ثم رفع رأسہ فقال اخلوا
 پس کہا ہے نبی پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا ہے میں
 ثم حد رفہ وقبل جہتہ فقال اصفیاء ثم حد رفہ وقبل جہتہ
 پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی اور کہا ہے صوفی پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی

عائشہ رضی اللہ عنہا
 ابوبکر رضی اللہ عنہ
 حضرت کے سر پر
 در بیعت ابابکر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابوبکر رضی اللہ عنہ
 حضرت کے سر پر
 در بیعت ابابکر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم سجد بالثوب ثم خرج وذكرا ابو العباس القصاب في شرح حاله
 بصر كبريت سے ڈھانک دیا پھر بیٹھ گئے اور ابو العباس قصاب ^{بہو البوصیری کی شرح میں یہ}
 البوصیری نے کہا انا حق عمر بن الخطاب موتہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول
 ذکر کرتا ہے کہ جب عمر بن الخطاب کو ابو بکر صدیق کے کہنے سے حضرت ^{سیدہ امہ علیہ وسلم}
 ابی بکر الصديق ورجع الى قوله قال هو بيكي بالي انت وامی يا رسول
 کی موت کا بہت ہو گیا اور قتل خالی کی طرف جمع کیا تو روئے ہوئے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد كانت جثث تخطف للناس عليه فلما
 میرے ان باپ، تمہر قربان ^{بیشک ہستون} جس سے گھر کا آپ خطبہ سنانے لگے پھر جب تک
 كثروا الخبز منبر اتسمعهم فحن الجزع بفراقك حتى جعلت يدك عليه
 بہت ہو گئے تو آپ نے منبر پر آیا تاکہ ان کو خطبہ سنانا شروع نہ کریں اور ان کی ہڈیوں کا درد نہ لگے پھر ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اے اللہ
 فسكن فامناك ولي بالخيز عليك حين فارقهم بالي انت وامی
 تسلی ہوئی تو آپ کی اُمت تو آپ پر روئے کی مزار پر تھی جب آپ اس سے جا رہے تھے میرے ان باپ تمہر قربان
 يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله وجل
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے
 طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول فقد اطاع الله بالي انت وامی
 کہہ رہے تھے تمہاری اطاعت کو اپنی اطاعت سمجھاؤ پھر یہ کہ جو مجھے رسول اللہ کی اطاعت کی ہے وہ اللہ کی اطاعت کی ہے
 يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله وجل
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے کہ جو میرے قربان
 اخر الانبياء وذكر في ولهم فقال الله تعالى لقم اخذنا من النبيين
 سے پیغمبر پرینا اور آپ کا ذکر کرتے ہوئے اول کیا سو اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک جیسے نبیوں سے اٹھا
 ميتا قهم ومنك ومن نوح بالي انت وامی يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 اقرار لیا اللہ پیغمبر اور نوح سے میرے ہاں باپ پیغمبر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اهل النار يودون ان يكونوا
 وسلم بیشک آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے کہ وہ ناری لوگ یہ آرزو کرتے ہیں کہ ہاشم کہ وہ
 اطاعوا وهم يذات طاعتهم يذون يقولون يا ليتنا اطعنا الله اطعنا
 آپ کی اطاعت کرتے حالانکہ وہ طاعت نامیں پیغمبر سے ہو گئے کیونکہ انہیں ہم آدمی کی اطاعت کرتے اور رسول کی

لہذا ہذا شرح
 "سلفہ خیرین" کا
 نسخہ دار محمد
 علی بن محمد

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سالت ابابکر بعد وفات رسول اللہ صلی

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے

اللہ علیہ وسلم میراثہ من تریکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبیث

ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ میں اور حد تک اور دین کے

وفدک و صدقۃ بالمدینۃ فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وہ وفات میں سے اپنی میراث مانگی سو ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا نورث ما ترکناہ صدقۃ فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمۃ

وہ سلم نے فرمایا جو میراث نہیں ہے ہمارا ترکہ صدقہ ہے سو ابو بکر نے اس سے انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ

رضو اللہ عنہا شیفا فوجت فاطمۃ رضو اللہ تعالیٰ عنہا علی ابی بکر فی

عنها کہ بکر میراث دے دے پس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات سے ابو بکر کو برا بھلا کہیں

ذلک فہجرتہ فلم تر ا حتی توفیت فلم توفیت دفنہا زوجہا علی بن

اور اس سے ملنا چھوڑ دیا سو فاطمہ ہی زمین چھوڑ کر وفات پائی جبکہ اس نے وفات پائی تو ان کے شوہر علی بن ابی طالب

اب طالب لید اولم یوذن لہا ابابکر و صلے علیہا علیہا و کان لہ

نے رات کی بیک وقت ان کو دفن کیا اور ابو بکر کو اس کی خبر نہ تھی اور علی نے اپنے غارت پر بھی اور فاطمہ نے اس کی زندگی

من الناس چھتہ حیوۃ فاطمۃ فلم توفیت لہم تکر علی و جوع

میں علی کو کوئی مین و جاہت حاصل نہ تھی سب فاطمہ کو وفات ہوئی تو علی نے ان کو گناہ کے منہ

الناس فی التمس مصالحتہ الی بکر و وہبا بیتہ ولم یکن باہر تالک الا

اپنے سے پھر سے اپنے سو ابو بکر سے مصالحتہ اور تالک بیتہ کی اور علی نے ان کو بیوی لاکھ بیوی نہیں

فما یعہ بعد کذا فی الصیحۃ یزور فی الیہ یقر عن النبی ان ابابکر

سو ہر بات کے جو بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور یہ بھی ہے روایت ہے کہ ابو بکر نے

عاد فاطمۃ رضو اللہ عنہا فی رضہا فقال علی ہذا ابو بکر یتناذ

فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عداوت کو کہنے پس علی نے یہ فائز سے کہا یہ ابو بکر تیرے پاس کی

علیک قالت اتحملن اذن لہ قال نعم فاذنت لہ قد خل علیہا

اجازت مانگتے ہیں فاطمہ نے کہا مجھ کو جو کہہ کہ ان کو دے دوں علی نے کہا ان کو فائز سے ان کو اجازت دے دی تھ ابو بکر کو

فرضاہا حتی رضیت کذا فی الوفاء و فی لیاض النضرۃ للحب

پھر ان کو ملایا یہاں تک کہ میں رضی رہا و فائز سے اور حب طبری کے ریاض انصرہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابوبکر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری میراث مانگی ہے میں نے کہا کہ یہ میراث نہیں ہے ہمارا ترکہ صدقہ ہے سو ابوبکر نے اس سے انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شیفا فوجت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات سے ابو بکر کو برا بھلا کہیں ذلک فہجرتہ فلم تر ا حتی توفیت فلم توفیت دفنہا زوجہا علی بن اب طالب لید اولم یوذن لہا ابابکر و صلے علیہا علیہا و کان لہ من الناس چھتہ حیوۃ فاطمۃ فلم توفیت لہم تکر علی و جوع الناس فی التمس مصالحتہ الی بکر و وہبا بیتہ ولم یکن باہر تالک الا اپنے سے پھر سے اپنے سو ابو بکر سے مصالحتہ اور تالک بیتہ کی اور علی نے ان کو بیوی لاکھ بیوی نہیں فما یعہ بعد کذا فی الصیحۃ یزور فی الیہ یقر عن النبی ان ابابکر سو ہر بات کے جو بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور یہ بھی ہے روایت ہے کہ ابو بکر نے عاد فاطمۃ رضو اللہ عنہا فی رضہا فقال علی ہذا ابو بکر یتناذ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عداوت کو کہنے پس علی نے یہ فائز سے کہا یہ ابو بکر تیرے پاس کی علیک قالت اتحملن اذن لہ قال نعم فاذنت لہ قد خل علیہا اجازت مانگتے ہیں فاطمہ نے کہا مجھ کو جو کہہ کہ ان کو دے دوں علی نے کہا ان کو فائز سے ان کو اجازت دے دی تھ ابو بکر کو فرضاہا حتی رضیت کذا فی الوفاء و فی لیاض النضرۃ للحب پھر ان کو ملایا یہاں تک کہ میں رضی رہا و فائز سے اور حب طبری کے ریاض انصرہ

موتہ درہا ولا دینار ولا عبد ولا شیء الا بغلۃ البیضاء وسلاحہ
دوسرا اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ اور کچھ سوار چرخ سفید تھے اور اپنے ہتھیار
 وارضاً جملہا صدقۃ و فی خلاصۃ السیر ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور کچھ زمین جو صدقہ کر رکھی تھی اور خلاصۃ السیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یوم مات ثوبی حبرۃ و ازار عمانیا و ثوبین صحی بر بنو قریصا
رسول کے چہرے انوفات ہائی تو وہ چادر ہائی اور ایک تہ بند عالی اور دو کپڑے صحاری اور ایک تیش
 صحیاریا و قریصا سکولیا و حبة عینہ و قمیصا و کساء ابیض
صحاری اور ایک تیش سولی اور ایک جینہ یعنی اور ایک کھل جاشید وار اور لباس سفید
 و قلا نس صغارا لاطیۃ ثلاثا و ازار اربعاً و ازار اطولہ خمسۃ اشبار و ملحقۃ
اور تین پانچا چھٹی چھٹی ٹوپی ان سر سے لگی ہر تین اور تہ بند طول میں پانچ ہشت کا اور چادر و رسی
 مؤتسۃ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشرا لانبیاء
میں رہ گئی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ
 لانورث ما ترکناہ صدقۃ و قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یقسم وری
وراثت نہیں کسی جاتی ہم جو ترکہ چھوڑتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث
 دینار اما ترکت بعد نفقۃ نسائی و مؤتۃ عیالی فی و صدقۃ عزلی
دینار نہیں بائیکے میں حقد بعد نفقۃ اپنی ازواج اور خرچ عیال کے چھوڑا پر سودہ صدقہ ہے اور میرے
 ہریرۃ و قال جاءت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت ہی کہتا ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ابو بکر
 الی ابی بکر عنہ فقالت من یرثک قال ولدی و اہلہ فقالت مالی
کے پاس آئیں یہ چھوڑا وارث کون ہی جواب دیا میری اولاد اور اہل تنہا فاطمہ نے کہا مجھے کیا ہمارا
 لارث ابی فقال ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اپنے آپ کی وارث کون ہوتی تباہ کہ بڑھ کر کہانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی فرماتے تھے
 لانورث و لکنی اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعول
ہمارے وارث نہیں ہوتے پر میں اسکا بار بردار ہوں جسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار برداری کرتے تھے
 و انفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ عن
اور میں خرچ دوں گا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے

لہذا ان بنی میں
 انہوں نے اسکا وارث
 کیا ہے کہ بڑھ کر
 کہانہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہی فرماتے
 تھے

الطبری دخل بوبکر علی فاطمة فاعتذرا لیهما وکلمها فرضیت عنہن
میں بوبکر ابو بکر نے فاطمہ کے پاس گئے اور فاطمہ نے انہیں کلمہ پڑھنے کی اجازت دی اور انہیں راضی ہو گئیں اور انہیں

الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمة غضبت علی ابی بکر ففطمہم ابو بکر علی
روایت ہے کہ ابی بکر نے فاطمہ سے سختی کی اور انہیں پھرتا ہوا دیکھا اور انہیں پھرتا ہوا دیکھا اور انہیں پھرتا ہوا دیکھا

فاطمة حتی قلم علی باہما فی یوم وشارتہ قال لا ابرح مکانی حتی ترضی
فاطمہ نے قلم لیا اور انہیں باہم فی یوم وشارتہ قال لا ابرح مکانی حتی ترضی

علی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدر نہ علیہ علیہ فاقدم علیہا
علی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدر نہ علیہ علیہ فاقدم علیہا

الترضی فرضیت علیہ انصرہ ابن النہان فی الموافقة وقل ختم علی
الترضی فرضیت علیہ انصرہ ابن النہان فی الموافقة وقل ختم علی

والعباس فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عہد عمر قال عمر لفاطمة والیر
والعباس فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عہد عمر قال عمر لفاطمة والیر

وعبدالرحمن بن عوف وسمی الذیشان ثم الله الله ختم رسول الله علی
وعبدالرحمن بن عوف وسمی الذیشان ثم الله الله ختم رسول الله علی

نعم ذکر زیارة قبر الشریف علی ساکنہ النبیہ
نعم ذکر زیارة قبر الشریف علی ساکنہ النبیہ

والسلام زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم القری فی الہاتف المکی
والسلام زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم القری فی الہاتف المکی

المدنی ابی لقاسم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن ہاشم خاتم
المدنی ابی لقاسم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن ہاشم خاتم

الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین من ذریۃ
الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین من ذریۃ

مستحبۃ من اوکد المستحبات افضل القربات قریۃ من الواجب
مستحبۃ من اوکد المستحبات افضل القربات قریۃ من الواجب

الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الجعفرين الاشراف
الجعفرين الاشراف

حیدر الخطیر ولا یقبلہا فان ذلک وامثالہ من صنہ لہما ہما یزولین
 خفیرو کی دیوار پر نہ رکھے اور نہ ٹھکانو چہ کیونکہ یہ دیوار سے انہد جاہلوں کے کردار ہیں اور
 من سیرۃ السلف الصالحین بل یدافع علی قتل ثلاثہ اذ عرج اور ایجہ
 صلحا و پیشین کے یہ ہر کا شہسین ہیں بلکہ دیوار سے قریب ہیں یا جاہل کے قاتل کے کہ انہو
 ثم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الصدیق والفاروق
 پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب اور عمر فاروقؓ اور حضرت
 ولیقل مجتہد و قلی و عصف و سكون جوارح السلام علیک
 اور ول کی توجہ اور آواز کی پستی اور اعصاب کے قرار کے ساتھ یہ کچھ غیر سلام ہے
 یا سید المرسلان السلام علیک یا من اتہم النبیز السلام علیک یا قائد
 لہم مرسلین کے پیغمبر سلام لے نبیوں کے ختم کر کے واسے خبر سلام لے غرض
 العز المجہولان السلام علیک یا من ارسلہ اللہ رحمة للعالمین السلام
 کے پہلنے والے پیغمبر سلام لے وہ نبی جبکہ اللہ تعالیٰ نے خلق کر کے بھیجا ہے وہاں سلام
 علیک یا اہل بیتک وازواجک واطفالک یا جمیعین اسلام علیک
 پیغمبر اور خاندانی اہل بیت پر اور ان کے زوجہ بچہ اور اولاد پر سلام لے یہ سب سلام
 ایہا الذی فرجہ اللہ وبرکاتہ اشمہ ان لا الہ الا اللہ واشہد انک
 لہ نبی صلیم اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں گو ازی ویتا ہوں کہ تم کو کوئی سب سے بڑا ہو گا اور تم کوئی خدا نہیں
 عدا ورسولہ وامینہ ونبیرتہ من خلقہ واشہد انک بلغہ السع
 انک بندہ اور کسے رسول اور کسے امیر حق میں مگر وہ بڑا ہو گا اور ازی دین ہوں کہ اسے نبی کی تائید
 وادیتہ الامانۃ ونصبتہ الامۃ وجاهلت فی سبیل اللہ فی جہادہ
 اور امانت کو ادا کیا اور اسے ایک خیر خواہی کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق اور ایسا
 وعبت ربک حتی تالیا الیقین فی ذالک اللہ عنایا رسول اللہ افضل
 اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ تھکے اور فاقہ ہوئی سو جبکہ اللہ تعالیٰ جاری طرقت یا رسول اللہؐ پر ہے جو کہ
 ماجزی ندیا عن امتہ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی اسیدنا
 کہ جس کی اگلی ہمت کی تھی کہ تھکے اور فاقہ ہوئی سو جبکہ اللہ تعالیٰ جاری طرقت یا رسول اللہؐ پر ہے جو کہ
 فیل کما صلیت علی ابراہیم وعلی ابراہیم علی آلہما السلام وبارک
 آل پر ہے کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور اس کے گھرانے کی آل پر عالم کے لوگوں میں اور برکت کر

لے خفیرو کی دیوار پر نہ رکھے اور نہ ٹھکانو چہ کیونکہ یہ دیوار سے انہد جاہلوں کے کردار ہیں اور
 من سیرۃ السلف الصالحین بل یدافع علی قتل ثلاثہ اذ عرج اور ایجہ
 صلحا و پیشین کے یہ ہر کا شہسین ہیں بلکہ دیوار سے قریب ہیں یا جاہل کے قاتل کے کہ انہو
 ثم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الصدیق والفاروق
 پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب اور عمر فاروقؓ اور حضرت
 ولیقل مجتہد و قلی و عصف و سكون جوارح السلام علیک
 اور ول کی توجہ اور آواز کی پستی اور اعصاب کے قرار کے ساتھ یہ کچھ غیر سلام ہے
 یا سید المرسلان السلام علیک یا من اتہم النبیز السلام علیک یا قائد
 لہم مرسلین کے پیغمبر سلام لے نبیوں کے ختم کر کے واسے خبر سلام لے غرض
 العز المجہولان السلام علیک یا من ارسلہ اللہ رحمة للعالمین السلام
 کے پہلنے والے پیغمبر سلام لے وہ نبی جبکہ اللہ تعالیٰ نے خلق کر کے بھیجا ہے وہاں سلام
 علیک یا اہل بیتک وازواجک واطفالک یا جمیعین اسلام علیک
 پیغمبر اور خاندانی اہل بیت پر اور ان کے زوجہ بچہ اور اولاد پر سلام لے یہ سب سلام
 ایہا الذی فرجہ اللہ وبرکاتہ اشمہ ان لا الہ الا اللہ واشہد انک
 لہ نبی صلیم اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں گو ازی ویتا ہوں کہ تم کو کوئی سب سے بڑا ہو گا اور تم کوئی خدا نہیں
 عدا ورسولہ وامینہ ونبیرتہ من خلقہ واشہد انک بلغہ السع
 انک بندہ اور کسے رسول اور کسے امیر حق میں مگر وہ بڑا ہو گا اور ازی دین ہوں کہ اسے نبی کی تائید
 وادیتہ الامانۃ ونصبتہ الامۃ وجاهلت فی سبیل اللہ فی جہادہ
 اور امانت کو ادا کیا اور اسے ایک خیر خواہی کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق اور ایسا
 وعبت ربک حتی تالیا الیقین فی ذالک اللہ عنایا رسول اللہ افضل
 اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ تھکے اور فاقہ ہوئی سو جبکہ اللہ تعالیٰ جاری طرقت یا رسول اللہؐ پر ہے جو کہ
 ماجزی ندیا عن امتہ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی اسیدنا
 کہ جس کی اگلی ہمت کی تھی کہ تھکے اور فاقہ ہوئی سو جبکہ اللہ تعالیٰ جاری طرقت یا رسول اللہؐ پر ہے جو کہ
 فیل کما صلیت علی ابراہیم وعلی ابراہیم علی آلہما السلام وبارک
 آل پر ہے کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور اس کے گھرانے کی آل پر عالم کے لوگوں میں اور برکت کر

وقایہ من النار واما ناس العذاب وسوء الحساب یستحب ان
 یغتسل لدخول المذینة الطاهرة ویلبس الخشب الباه وانظم بالیتطیب
 ویتصدق بما اتیسر خرید خالصا قائل بسم الله وعلى صله رسول الله
 صلی الله علیه وسلم رباً دخل من صدقاً واخرج من صدقاً
 واجعل له من ذلك سلطانا نصیرا فاذا وصل باب المسجد فلیقدم
 رجلاه الیمنی ودخوله قائل اللهم اغفر ذنوبی وافقر لی بواب جنتک
 وفضلك ولیقصدا لمرضة الشریفة المقدسة وهی ما بین منبره
 وقبره من المسجد الی حی وضه من ریاض الجنة فی صلی تحیتہ الیہ
 فی مصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تیسر الا فی غیره من الرضه
 الشریفة وفی المسجد خارج الصلوة والتراویح کلام دین العلماء وسای
 اتمام النعمه علیه یقبول یا رب انی القبر الشریف ویقف عند راسه
 مستقبل ویكون وقوفه مستلماً للقبلة ولا یضم یدیه علی
 راسه

صلیہ وعلیہ وسلم
 ۱۵۴
 ربیع الاول
 ذی القعدة
 ۱۵۴
 ربیع الاول
 ذی القعدة
 ۱۵۴

ادب الخرج الى المدينة وسلاطین طرقها وادب خود را و زیارتیه

صلى الله عليه وسلم واداب الاقامة بهذه البلدة الطيبة بالتفصيل
مفترت على الهداية وكم في زيارته في اداب اسباب شهر من شهر في شهر ١٠

والتكميل في تاريخ المدينة المنورة من قبل القلوب التي ياربها الحي
 بوري بوري تاريخ مدينة من جلتها من القلوب التي ياربها الحي

فلطلب منه ولينتهي الرسالة بذكره في بيته صلى الله عليه وسلم

عليه وسلام في المنام وفيها من الكلام والله الموفق للامام

بيد ازمة المرام ذكر في الواهب اللدنية ان من خصائص النبي صلى

اللہ علیہ وسلم ان من رآه فی المناظر فقد اہل حقاً فان الشیطان

لا يقتل به ففرأية قتادة عنك من راني في ليلنا وفقد اي

الحق وله ايضا من علي بن ابي طالب من راني في اهلنا فقد مراني

انه لا ينبغي للشيطان ان يثبته في في سره الى ان يذبحه

البیاری فان الشیطان لا یبکوئی ای لایکون کوئی فیرن

المضاف اوصل المضاف اليه، بالفعل في حديث الجوفاء

الخيارى لا يترأى بي ومعناه لا يستطعم ان يقتل بـ يعنى

100

100

12

پیشہ ورانہ

23

10/10/19

علی سیدنا محمد وعلی اسیدنا محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی الیہم
 ہمارے بیشہ اعظم پر اور سیدنا محمد کی آل پر بیشہ برکت کی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کے آل پر
 انکے حمید مجید اللہم انک قلت وقول الحق ولو انهم اذ ظلموا
 بیشک تودوا لا یترکوا الہی تو نے فرمایا ہر اور تیرا کہا برحق ہے اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا
 انفسہم جاؤں فاستغفر اللہ واستغفر لہم الرسول لوجلہ اللہ
 برا کیا تھا آگے تیرے پاس پھر اس سے بخشو گے اور رسول انکو بخشو گے تو اس کو پا گئے
 تو یا رحیم اللہم قل معنا قولک واطعنا امرک وقصدنا نبیک
 معاف کر دے لاہم ان الہی بخشو فرمایا دوسرا اور مجھے تیرا حکم مانا اور تیرے نبی کے ان حاضر سے
 مستشفعین بہ الیک من ذنوبنا اللہم فقب علینا واسعدنا باریک
 یہ ہمارے گناہوں کی تیرے گناہ شفاعت کریں الہی اس کو تو پھر رحمت سے رجوع اور رسول کی
 وادخلنا فی شفاعتہ وقل جنناک یا رسول اللہ ظالمنا انفسنا
 زیارت سے ہو کر سناؤ تیرا کئی شفاعت میں ہو کر اس کی بارگاہ میں کہ ہم نے اپنے اس حاضر کو الہی جانوں پر ظلم کر کے
 مستغفرین لذنوبنا وقد ساء الیک باللہ بالشر ورف الرحیم فاستغفر من
 اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے اور بیشک اس سے تیرا نام روزِ عظیم رکھا ہو سو میں غصہ کی
 جاءک ظالمنا انفسنا معارفنا بذبہ تابا الیہ وقل نشاہد الایمان
 جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوا آیا جو شفاعت کے واسطے حاضر
 بعضهم و ذکر وہا فی رسائل المناسل اللہم یا خیر من دفت فی
 مجھ میں اور انھوں نے اس کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شہر کے بہترین لوگوں کی زبان میں
 القاع اعظم فیما لب من طیبہن القاع والا کثر نفسہ القتل لقیں
 ہوا میری حق برقی میں تو پھر انھیں خوشبو سے زمین اور پشتہ دیکھ ہو گئی تو میری جان اس قبر پر قربان ہے
 انت ساکنہ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم انت الشفیع الذی
 جہنم میں ساکن ہو کر انہی میں پارسائی ہے اور انہی میں سداوت اور کرم ہے تو وہ شفاعت کے واسطے ہو چکی
 ترجی شفاعتہ عندہ الصراط اذا ما زلت لقدم ویدعولنفسہ
 شفاعت کی امید ہے کہ صراط پر جس وقت قدم ڈالنے لگیں گے تو اور اپنے واسطے اور اپنے
 ولوالدیہ ولزادہ ولزادہ لعلہم فی حضرۃ مستجاب قد ذکرنا
 ان ہر ایک واسطے ہو جائے وہ دعا مانگے کیونکہ دعا آپ کے سامنے مقبول ہوتی ہے اور یہ دعا

صلہ جانوں پر کرنا
 گناہوں کی شفاعت
 صلہ جانوں پر کرنا
 زمین پر شفاعت
 صلہ جانوں پر کرنا
 اپنے گناہوں کی شفاعت
 رافضیوں کی شفاعت
 زمین پر شفاعت
 شفاعت
 رافضیوں کی شفاعت
 زمین پر شفاعت

من سمع منه بعد الاختلاف والله اعلم قال لقاضی ابوبکر بن النعمان رؤیت
 بن تومر بن اخلاطس کے بعد شمس و احمد اسلم قاضی ابوبکر بن العربی کہتا ہے کہ حضرت
 علیہ السلام نے یہ صفتیں معلومہ پر دیکھیں اور ان کی حقیقت سے اور غیر
 علی غیر صفتیں اور ان کے امثال ان الصواب ان الانبیاء لا یغایر الارض
 صفتیں معلومہ پر دیکھنا مثال کا اور کہ جو کہ صحیح اور درست ہے جو کہ انہیں ہم نام کو دیتے ہیں انہیں ہم
 فیكون درالذات الکبریٰ حقیقۃ وادراک الصفات درالامثال
 پس ذات شریفہ کا دیکھنا تو حقیقی ہے اور صفات کا دیکھنا مثال کا دیکھنا ہے
 وقال القاضی عیاض یحتمل ان یكون المراد بقوله فقد الى او فقد
 اور قاضی عیاض کہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت اس کے ارشاد فقہ مد سانی یا فقہ
 رای الحق ان من رآه على صورته المعروفة في حياته كانت روياء حقا
 رای الحق سے یہ مراد ہو کہ جسے حضرت عامر کا اس صورت معلوم ہو رہا ہو حضرت کا نگاہ میں تو ان کا کیا ہوگا
 ومن رآه على غير صورته كانت روياء تاويل انتهى وتعقد للنسوة
 اور جس نے اور صورت پر دیکھا تو یہ دیکھنا تاویل کا ہے اسام ہوا اور اس کے بعد نووی
 فقال هذا ضعف والیہ انہ براہ حقیقۃ اسواء كانت علی صفة المعروف
 کہتا ہے کہ یہ قول ضعیف ہے صحیح ہے کہ حضرت کا دیکھنا حقیقی ہے براہ صفت معلومہ پر ہو
 او غیرہا انتویح تعقده شیئہ الاسلام ان یحکم الاستقلال فی فقال لم
 راہ صفت پر ہوا انتویح اس کے چھوٹے شیخ الاسلام ابن جمہر نے فرمایا کہتا ہے کہ قاضی
 یظہر لی من کلام القاضی ما ینافی ذلک بل ظاہر قوله انہ براہ حقیقۃ
 کہ کلام میں ظہر کر رہا ہے کہ علم نہیں ہوئی کہ اگر گمانی ہو بلکہ اس کے قول سے یہی ظاہر ہے کہ دونوں حالتیں
 فی الحالین لکن فی الاول یكون الروایة لا یمتاج الى تعبیر الثانی
 حقیقی دیکھنا ہی برائے فرق ہے کہ پہلی حالت میں خواب ایسا ہے کہ تعبیر کا محتاج نہیں اور دوسری
 مما یمتاج الى تعبیر ویلزم من قول من قال ان لا یكون رؤیتہ
 حالت میں تعبیر کا محتاج ہے اور اس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ حضرت کا خواب میں تعبیر
 الا على صورته المعروفة ان من رآه على غير صفة یكون روياء من
 عرف صورت مسدود ہے اور یہ ہے کہ جس نے حضرت کو اور حضرت پر دیکھا تو ان کا خواب

یہ نصیب
 حال شکر و توفیق
 فیہ بیان خواب
 کہان و خبر داران
 انوار ان و خبر

علا وقد یكون لما خالف ذلك تعبير متعلق بالرائی كما قال بعض العلماء
 پیر ہی کی ہوا و کچھ ہی اسکے برخلاف کوئی تعبیر نہ ہوتی ہی جو دیکھنے والے کے حال سے متعلق ہو کہ پیر ہی کو تعبیر بعض
 التعبير ان من راه شيوخا فهو غاية سلم ومن راه شابا فهو غاية حرب
 کہتے ہیں کہ جسے آپ کو بوڑھا دیکھا تو یہ نہایت سلامتی کی تعبیر ہے اور جسے آپ کو جوان دیکھا تو یہ راہی کی تعبیر ہے
 وقال ابو سعيد احمد بن محمد بن نصر من رای نبيا على حاله وهيبته
 اور ابو سعید احمد بن محمد بن نصر کہتا ہے جسے ہمارے نبیؐ کو اس کے حال اور ہیبت پر دیکھا
 فذلك دليل على صلاح الرائي وكما ان جاهه وظفره على مزاجه الا
 تو یہ دیکھنے والے کی درستگی حال اور ترقی جاہ اور دشمنوں پر تخیل کی دلیل ہے
 ومن راه متغيرا لجاله كالمسما ثم فذلك دليل على سوء حال الرائي وقال
 اور جسے حضرت مسیحؑ کو مثلاً متغیر حال قرار دیا تو یہ دیکھنے والے کی بد حالی کی دلیل ہے اور جہاں
 العارف بن ابي حمزة من راه في صورة حسنة فذلك حسن دين الرائي
 ابن ابی حمزہ کہتے ہیں جسے حضرت مسیحؑ کو بہترین صورت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خوبی ہے
 وان كان في حارجة من جوارحه شيئا او نقص فذلك الخلل في
 اور اگر حضرت مسیحؑ کے عطا شدہ لباس میں سے کسی عذر میں عیب یا نقصان ہو تو یہ دیکھنے والے میں
 الرائي من جهة الدين قال هذا هو الحق وقد جرب ذلك فوجد على
 دین کی طرف سے کچھ خلل نہ ہو کہتا ہے ہی حق الہام ہے اور بیشک اسکا امتحان ہوا تو ای حق پر
 الا ما وثق به فيحصل الفائدة الكبرى في رواية حتى يتبين للرأي
 پایا اور حضرتؑ کو خوب دیکھنے سے برا فائدہ حال ہوا تو یہی پایا تاکہ کہہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ
 هل عند من خلل ولا لانه عليه الصلوة والسلام نوراني مثل المراتة
 آیا میرے اندر کوئی خلل ہے یا نہیں کیونکہ حضرتؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نورانی مثل المراتہ
 الصقيلة ما كان في لناظر اليها من حسن وغيره تصورها في
 نورانی ہیں آئینہ دیکھنے والے میں جو حسن و قبح ہوتا ہے سو ہی آئینہ میں ہوتا ہے اسکی
 ذاتها على احسن حال نقص فيها وكذا ان يقال في كلامه عليه الصلوة
 ذات میں اچھی طرح ہے کہ درست نظر آتا ہے اور اسے پوری حضرتؑ کی نورانی کلام میں
 والسلام في انوارانه بعض على سنته فما وافقها فهو حق وما
 اگر کوئی کلام کو حضرتؑ کی سنت سے متطابقت میں دیکھے تو وہ حق ہے اور اگر کوئی کلام کو حضرتؑ کی سنت سے

خلاصہ الزین
 ۱۲ ع ۱۲
 عقائد جلاء ۱۱۷
 ملاحظہ فرمائیے
 گوشت و شیرین ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

البقرة لا يقتل الشيطان بي ووقته عند الاسعید فقد انى في
 من بجاشيطان ميري وبقول من قد سكتا اور اس شیطانی کی روایت میں سیرانی کی جگہ فقہ رانی سے
 البقرة بدل قوله سیرانی مثله عند ابن ماجه وحيي الترمذی
 ایتہ ہے اور ایسے ہی ابن ماجہ کی روایت میں ہے اور اسی کو ترمذی سے ابن مسعود کی
 من حديث ابن مسعود واختلافوا في تفسير قوله فسیرانی في
 حديث سے تفسیر کیا ہے اور علامہ کو سیرانی سے البقرة کی تفسیر میں
 البقرة فقال بن بطل يرين قوله فسیرانی في البقرة تصديق
 اختلاف ہے سو ابن بطل کہتا ہے سیرانی فی البقرة سے مراد ہے کہ بیداری میں اکیس
 تلك الرؤيا في البقرة وصحتها وخروجها على الحق وليس المراد ان
 خواب کی تصدیق اور برحق ہونا مسامع ہو جاوے گا اور یہ مراد نہیں ہے کہ وہ
 براه في الاخرة لان سیراه يوم القيامة في البقرة جميعا من اة في
 نفس آخرت میں یکجا دیکھو کہ فریب سے کہ حضرت شیخ کو قیامت کے دن بیدار ہوں گا تم کو یکجا دیکھوں گا
 النوم ومن لم يره وقال لما زرى نكان المحفوظ فكانا راني في البقرة
 خواب میں یکجا دیکھا وہ نے نہیں دیکھا اور انہی کہتا ہے اگر روایت محفوظ نکالنا سیرانی کے لئے
 معناه ظاهر انكان المحفوظ فسیرانی في البقرة احتمال ان يكون
 معنی تو ظاہر میں اور اگر روایت محفوظ تفسیر رانی کے لئے ہے تو یہ احتمال ہے کہ اپنے
 اراد اهل عصره من لم يره يجر اليه فانه اذا راه في المنام حصل
 زمانہ کے لوگ جو حضرت کے پاس ہجرت کر کے نہیں آئے مراد ہوں گی کہ ایسا شخص ہے کہ آپ خواب میں دیکھیں گے
 ذلك علامة على ان يراه بعد ذلك في البقرة واوتي الله بذلك
 تو یہ خواب اس بات کی علامت ہے کہ انہی کو بعد از ان کے کہ وہ اس کے بعد بیدار ہی میں دیکھ لیں اور ہرگز نہیں حضرت
 اليه صلى الله عليه وسلم وقيل معناه سیرانی تاويل تلك الرؤيا في
 تفسیر اہل علیہ وسلم پر وحی پہنچی ہوگی اور کہ فی کہتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ قریب ہے کہ اس خواب کی
 البقرة وصحتها واجاب لقاضي عياض باحتمال ان يكون براه
 تفسیر اور صحت سیرانی میں یکجہ اور قاضی عیاض نے یہ احتمال نکال کر جواب دیا ہے کہ اگر حضرت کو
 له في النوم على الصفة التي عرف بها ووصف عليها موصية لتكرمت
 خواب میں دیکھنا اس صفت پر جو معروف ہے اور اس سے معروف ہوں اس کے لئے آخرت میں

الحق تعالى في البقرة
 ان كان في البقرة
 ان كان في البقرة
 ان كان في البقرة

فی الآخرة وان يراه رؤية خاصة من القرب منه والشفاعة يجعلوا
 في الآخرة من رايه رؤيه خاصه من القرب منه والشفاعة يجعلوا
 الذرية ونحو ذلك من الخصوصيات قال لا يبعد ان يعاقب الله بعض
 المذنبين في القيامة بمنع رؤية النبي صلى الله عليه وسلم مدته وحمله ابن
 أبي حمزة علي محمد اخو فخر عن ابن عباس وغيره انه رأى النبي
 صلى الله عليه وسلم في النور في بعد ان استيقظ ففكر في هذا الحديث
 فدخل على بعض امهات المؤمنين لعلمها بحالته فممنونة فاخرجت له
 المرأة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فظهر فيها صورة النبي صلى
 الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة
 وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله
 فكانا راى في البقعة ثانيها ان معناه سيراي في البقعة تاويلها
 بطريق الحقيقة ثالثها انه حاصل هل عصره عن امن به قبل ان
 يراه ورابعها المراد انه يراه في المرأة التي كانت له ان امك ذلك
 قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من بعد الحاصل في خاصها ان يراه

مجلس آیتنا بیدار شدن ۱۲ ام سلمه المرأة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فظهر فيها صورة النبي صلى الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله فكانا راى في البقعة ثانيها ان معناه سيراي في البقعة تاويلها بطريق الحقيقة ثالثها انه حاصل هل عصره عن امن به قبل ان يراه ورابعها المراد انه يراه في المرأة التي كانت له ان امك ذلك قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من بعد الحاصل في خاصها ان يراه

مجلس آیتنا بیدار شدن ۱۲ ام سلمه المرأة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فظهر فيها صورة النبي صلى الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله فكانا راى في البقعة ثانيها ان معناه سيراي في البقعة تاويلها بطريق الحقيقة ثالثها انه حاصل هل عصره عن امن به قبل ان يراه ورابعها المراد انه يراه في المرأة التي كانت له ان امك ذلك قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من بعد الحاصل في خاصها ان يراه

الجمعة سبعة جمادى الاخرة من سنة تسعين وخمسمائة وهو يوم تكلم
 اخرونه جمادى الاخرى بچولی تاریخ ستم سنہ ہجری ۹۵۰ جو سنہ ۱۵۴۵ء اور وہ باتیں کہتے تھے
 فجاء شاب حسن الصورة وجلس الى الشيخ وقال السلام عليك
 کہ ایک جوان خوب صورت آگیا اور شیخ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا السلام علیک
 يا ولي الله اننا نثمر رجب جنتك هنيك وما قد مر ان يكون في
 لئے اللہ کے ولی ہیں ماہ رجب ہون میں آپ کے پاس مبارک باد دینے آیا ہوں کہ میری ذات کے لئے
 سنو عام على الناس قال فلم ير الناس في شهر رجب في ذلك الا خرافا
 لوگوں کے کوئی برائی علی اللہ مفسرین اور راوی کہتا ہوں کہ لوگوں میں ماہ رجب میں کچھ کچھ بھول گیا
 كان يوما لاجل سئل به جاء رجل كرهية المنظر فنحن ايضا عندنا فقال
 اتوار کا دن اسکا آخر ہوا تو ایک شخص جو صورت آیا اور ہم بھی اُنکے پاس موجود تھے کہہ سکا
 السلام عليك يا ولي الله اننا نثمر رجب جنتك هنيك وما قد مر ان يكون في
 السلام علیک لئے ولی اللہ کے ہیں ماہ شعبان ہون میں آپ کے پاس آیا ہوں اور ایک میرے دوست کو بھی بتا رہا تھا
 يكون فناء بفساد وغارة باحجاز وسيف بحر اسان وكان كما قال
 کہ بھلا میں تمنا ایسی دبا اور حجاز میں حملا اور با اسان میں لہو ابینی غریزی تھوڑا اور وہی ہو جو کہتا تھا
 قلت في هذه الرواية يكون عمره تسعة وتسعون ربيع الاخر وهذا هو الذي
 میں کہتا ہوں میں اس روایت کے مطابق انھما میں ہیں آخر کی تاریخ ہونا چاہئے کہ وہ تاریخ کی چیز
 ادركنا عليه بعد ان الشيعي الامام العارف لكامل الشيعي عبد الوهاب
 پہنچے اپنے پیشوا شیخ مقتدا تہا شمس کامل شیخ عبد الوهاب
 القادر على المتقاة كانه قدس سره كان يحيا في يوم عمره
 قادر ہی ہر چیز کا کہہ دے کہ با با جی بہ شیخ قدس سرہ عروس کے دن کے لئے بھی تاریخ کو
 هذا التاريخ اما اعتماد على هذه الرواية او على ما رأى من شيعي
 نگاہ رکھتا تھا یا تو اسی روایت کے اعتماد پر یا اس کے بعد کہ اسے پیر شیخ
 الشيخ الكبير على المتقى او من غير من المشايخ وقد اشتهر في ديارنا
 بزرگ علی متقی کو یا کسی اور شیخ کو دیکھتا ہو اور ہاں سے ملک میں
 هذا اليوم الحادي عشر هو المتعارف عند مشايخنا من اهل الهند
 آج کل چھاپا ہوا ہے تاریخ مشہور ہے اور بھی تاریخ آج کل اور اسکے بڑی شاخوں کے

یہ تاریخ ہجری ۹۵۰ء اور وہ باتیں کہتے تھے
 جمادى الاخرى بچولی تاریخ ستم سنہ ہجری ۹۵۰
 جو سنہ ۱۵۴۵ء اور وہ باتیں کہتے تھے
 کہ ایک جوان خوب صورت آگیا اور شیخ کے پاس بیٹھ گیا
 اور کہا السلام علیک
 لئے اللہ کے ولی ہیں ماہ رجب ہون میں آپ کے پاس مبارک باد دینے آیا ہوں کہ میری ذات کے لئے
 لوگوں کے کوئی برائی علی اللہ مفسرین اور راوی کہتا ہوں کہ لوگوں میں ماہ رجب میں کچھ کچھ بھول گیا
 اتوار کا دن اسکا آخر ہوا تو ایک شخص جو صورت آیا اور ہم بھی اُنکے پاس موجود تھے کہہ سکا
 السلام علیک لئے ولی اللہ کے ہیں ماہ شعبان ہون میں آپ کے پاس آیا ہوں اور ایک میرے دوست کو بھی بتا رہا تھا
 کہ بھلا میں تمنا ایسی دبا اور حجاز میں حملا اور با اسان میں لہو ابینی غریزی تھوڑا اور وہی ہو جو کہتا تھا
 میں کہتا ہوں میں اس روایت کے مطابق انھما میں ہیں آخر کی تاریخ ہونا چاہئے کہ وہ تاریخ کی چیز
 پہنچے اپنے پیشوا شیخ مقتدا تہا شمس کامل شیخ عبد الوهاب
 قادر ہی ہر چیز کا کہہ دے کہ با با جی بہ شیخ قدس سرہ عروس کے دن کے لئے بھی تاریخ کو
 نگاہ رکھتا تھا یا تو اسی روایت کے اعتماد پر یا اس کے بعد کہ اسے پیر شیخ
 بزرگ علی متقی کو یا کسی اور شیخ کو دیکھتا ہو اور ہاں سے ملک میں
 آج کل چھاپا ہوا ہے تاریخ مشہور ہے اور بھی تاریخ آج کل اور اسکے بڑی شاخوں کے

قلت قد سالت عز ذلك شيخنا الامام عبد الوهاب ملتقى المكفاجيا

میں کہتا ہوں یہی بات غیبت اپنے استہزاء و تشوابعہ اور اہانتوں کی ہے جو جی احمی سوانہ ہونے سے خارج کیا

ازدلك فطرق المشائخ وعاداتهم ولهم في ذلك نيات قلت كيف

اور ہر مسافر کے لئے

تعبّر ذلك اليوم دوز سائر الإنام فقال الضيفاء مسنونة على

[illegible]

بعض

هَذَا كِتَابُ الْفَتْوَى فِي مَوَاقِفِ الْإِسْلَامِ

اور اس کے لئے بغیر میں ہیں جسے مار کے پھینکا

بہارِ صوفیہ و کلامیال یوم عاشور اقبال سلسلے کے تحت

بعض صحیح کامیاب کر کے اور مجھے محرم کی دوسری تاریخ میں واپس سرحد ڈاکا سفلو کو منسلک کر دیا۔

وَبَلَدُهُ مِنْ جِهَةِ الْحَبَرِ وَصِيَّةَ لَمْرُؤٍ وَوَلَدٍ كَرِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ

اور غم و مصیبت کی رو سے بدعت ہے۔ پھر یہ کہا کہ مغرب کے شام گنج میں سے ہے۔

من مشايخ الغرب ان اليوم الذي وصلوا الى جناب البعرة و

بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ جس نے کہ وہ درگاہ الہی میں اور جنت میں پہنچے اس پر دوز

القدس يرجى فيه من الخير والبركة والنورانية اكثر واوسم

خمسید اور برگشتہ اور نو رایت کی امید اور رون کی ہنسنا بادہ تر ہدی

سَاءَ الْإِبَاهَةُ أَكْبَرُ وَمُتَابِعَاتُ قَوْمٍ رَأْسَهُ فَقَالَ لِمَ يَكُنُ قَوْمٌ مِمَّا سَلَفُوا

پھر اس وقت کہ جب اس نے اپنے دل سے یہ بات کہہ کر اپنے دل سے نکال دی تھی تو اس نے اپنے دل سے یہ بات کہہ کر اپنے دل سے نکال دی تھی

شعيرت من كواكبهم من حقيقته في التباين من واليه اذ لم

کتابخانه ملی افغانستان

١٢٨

في القاموس: ربح فلان ما له وعظمه ربحا وربحا وادام

وہاں سے پہلے ہی کہیں کہیں لڑائی ہو رہی تھی۔

مجلس شورای اسلامی
کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاریخ ثبت در کتابخانه
شماره ثبت در کتابخانه
نوع سند
موضوع سند
نام نویسنده
نام ناشر
سال انتشار

من اولاده ^{شیخ} کذا ذکر شیخنا و سیدنا السید البیاضی الوضی ^{شیخ}
 ابو الحسن السید الشیخ موسی الحسنی الجیلانی بن الشیخ الکامل ^{شیخ}
 المعارف المعظم المکرم ابی الفتح الشیخ الحامد الحسنی الجیلانی ^{شیخ}
 من وراد القادر ^{شیخ} تصنیف الخ ^{شیخ} و م الاعظم لاکرم الاجل لافتم ^{شیخ}
 ولی الله بالاتفاق الذی یقال له الخ ^{شیخ} و م الثانی والشیخ عبد القادر ^{شیخ}
 الثانی قدس روحه ^{شیخ} مما نقل فیها عن ابائه الکرام رحمۃ اللہ علیہ ^{شیخ}
 خلاصۃ المفاد ^{شیخ} و فی تاریخ المشہور المسماة ^{شیخ} عمارة الجنان ان ^{شیخ}
 وفاته ^{شیخ} فی شہر ربیع الآخر من سنة ستین و اربع مائة و ستین ^{شیخ}
 و فی یوم و ذلک اما لعدم علمہ بذلک و لاختلاف قم هنالک ^{شیخ}
 و قد یقال ان وفاته ^{شیخ} فی الیوم السابع عشر لاصلہ و الله اعلم ^{شیخ}
 فان قلت هل هذا العرف الذی شاع فی یارنا فی حفظ اعراس ^{شیخ}
 المشایخ فی ایام وقاتہم اصل فکان عندک علم بذلک فاذا ذکر ^{شیخ}
 وفاتہ ^{شیخ} و ذلک انک لم تکن تعلم انک لم تکن تعلم انک لم تکن تعلم

الشیخ
 السید
 الشیخ
 الموسی
 الحسنی
 الجیلانی
 بن
 الشیخ
 الکامل
 المعارف
 المعظم
 المکرم
 ابی
 الفتح
 الشیخ
 الحامد
 الحسنی
 الجیلانی
 من
 وراد
 القادر
 تصنیف
 الخ
 و م
 الاعظم
 لاکرم
 الاجل
 لافتم
 ولی
 الله
 بالاتفاق
 الذی
 یقال
 له
 الخ
 و م
 الثانی
 والشیخ
 عبد
 القادر
 الثانی
 قدس
 روحه
 مما
 نقل
 فیها
 عن
 ابائه
 الکرام
 رحمۃ
 اللہ
 علیہ
 خلاصۃ
 المفاد
 و فی
 تاریخ
 المشہور
 المسماة
 عمارة
 الجنان
 ان
 وفاته
 فی
 شہر
 ربیع
 الآخر
 من
 سنة
 ستین
 و
 اربع
 مائة
 و
 ستین
 و فی
 یوم
 و ذلک
 اما
 لعدم
 علمہ
 بذلک
 و لاختلاف
 قم
 هنالک
 و قد
 یقال
 ان
 وفاته
 فی
 الیوم
 السابع
 عشر
 لاصلہ
 و الله
 اعلم
 فان
 قلت
 هل
 هذا
 العرف
 الذی
 شاع
 فی
 یارنا
 فی
 حفظ
 اعراس
 المشایخ
 فی
 ایام
 وقاتہم
 اصل
 فکان
 عندک
 علم
 بذلک
 فاذا
 ذکر
 وفاتہ
 و ذلک
 انک
 لم
 تکن
 تعلم
 انک
 لم
 تکن
 تعلم
 انک
 لم
 تکن
 تعلم

سائر العیوب علی العباد فلا اصل له ولا هو معقول ان الانصاف

بندوں کے عیسویوں کا چھپاؤ اس قدر آسانی کی وجہ سے نہیں ہوا اور نہ یہ مقولہ ہم اس واسطے کہ کیفیت

جدة الستارية لا يقصد الاختصاص بهم لأن ذلك إنما هو

سستاری سے مراد وہ جو ایک لمحہ میرے ہونے کی خاطر اس کا تقاضا نہیں کرتا اس واسطے کہ میری بہن

فسترايقوال فقط والله اعلم ولم نكمل في جامع الامل منوطا

صرف اقبال ہی چننے کے ہیں اور اس کا علم اور ہر جامع الاصول میں خارج شدہ ہیں یہ ایک سیکرٹ

من الصياح الست حاشا واد في فصل جب الا انه قد ذكر في

حدیث جو ام رجب کی فضیلت میں آج ہو نہیں سکتے

جامع الکبر احادیث و فضله و فضل الیما فیہ و هو مسند

کافی حد تک رنج و غم سے بھرپور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی طبیعت اور جسم پر اس کی زندگی کی ذہنی حالت میں ایک گہرا اثر پڑا ہے۔

رحم شهر اردو و شمعان شمیری و رمضان شمرامتی رواه

رحب اللہ کا دہن ہے اور شعاع ہر دہن ہے اور رمضان میری امت کا چہرہ ہے اس کے اور انشتہ

بہ الفتۃ: الفہامی، فی ما لہ عنہ، مرسلان رحمہ

و انچه را که در این کتاب مذکور است در صورتی که در کتابهای دیگر مذکور نیست

شیخ عظیم رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی الٰہیین مکتوبوں کے مجموعہ کو ایک نیا نسخہ

وہی کہ جس نے اسے پہچان لیا تو اس نے کہا کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے۔

[illegible][illegible]

یہ کہ روزِ بارِ اکمالِ نور و شرف پر ہوا بھی کہ سیدِ مرتضیٰ و اہل بیت کا جب تک کہ وہ کافر نہ ہو اور اس کے اسم

لا مبرورون من بينكم عليه اذا كان بينكم وبينهم

اور ان کی حالت مرگب کے آگے بھی ہے

١٢٠

اور یہ کہ یہ کتابیں جو اس میں ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

عائشه و قال و جاء منسحر من جبال سحر خطير ينادي يا فلاح

دوست یا کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکا رفوہ چونکہ ہے رجب خلعت لاہینہ ہے جس میں اس تعالیٰ مسماں کو

فی شعبه ایمان وقال منکر عن سلمان الفارسی عن خشر بن
 بن سلمان فارسی روى عن روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سلمان فارسی سے منکر ہے اور خشر بن
 بن الکحل قال ایت عمر بن الخطاب یضرب اکفأ لرجال فی صوم
 سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ رجب کے روزہ کی ایت دو گون گئے انھوں میں
 یجب حتی یضربوها فی اطحا ویقول جب ما رجب ما رجب
 ایت تھے تاکہ وہ اپنے اہل گھرانے میں ڈالیں اور کہتے تھے رجب کیا ہے رجب
 شهر تعظم الجاهلیة فلما جاء الاسلام قتل رواہ ابن شمیم
 ایک مہینہ ہے کہ جاہلیت میں اس کی تعظیم ہوتی تھی جب اسلام آیا تو تعظیم چھوٹ گئی پہلے میں ابن شمیم اور ہذا میں ہے
 والطبرانی فی الاوسط وعن ابی قلابہ قال فی الجنة قصر لصر
 بنہ او وسط میں روایت کیا ہے اور ابو قلابہ سے روایت ہے کہتا ہے خشر بن جب کے روزہ وار دیکھا
 رجب رواہ ابن عساکر عن عامر بن شبل الجعفی عن قتیبہ
 ایک محل پر اسکو ابن عساکر روایت کرتا ہے عامر بن شبل جری سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا
 یحیرت انہ سمع انس بن مالک یقول فی الجنة قصر لیدخل
 بیان کرتا تھا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جنت میں ایک محل ہے کہ انہیں ہر روزہ وار دیکھا
 الاصحواہ رجب رواہ ابن شراہین فی الترغیب بان فی الجنة
 وہ جبکہ کوئی نہیں جانتا اسکو ابن شراہین نے ترغیب میں روایت کیا ہے وہ ایک جنت میں
 نعم یقال لہ رجب شریفا من اللہ والعلی من العسل من صوم
 ایک شہر ہے کہ کو رجب کہتے ہیں دو درخت زیادہ شہید اور شہید سے زیادہ شیریں جو شخص جنت میں
 یوم ما من رجب سقاہ اللہ من ذلک النہر رواہ الشیخارازی فی
 ایک دن بھی روزہ رکو گیا نہ تھا ہے اسکو شمس نے روایت کیا ہے بلوکیگا اسکو شیرازی نے اتفاق میں
 الا لقاب رواہ الیمینی فی شعبہ ایمان عن انس صوم اولی
 روایت کیا ہے اور یمنی نے شعبہ ایمان میں روایت کیا ہے انس سے روایت ہے کہ رجب کی پہلی تاریخ کا
 رجب کفارة ثلثین والثانی کفارة ستین والثالث کفارة تسین
 روزہ تین بار کسی کو کفارہ ہے اول روزہ دس مرتبہ ناسخ کا روزہ دس مرتبہ کفارہ سے دس مرتبہ ناسخ کا روزہ
 ثم کل یوم شہر رواہ ابو حیل الخلال فی فضائل رجب من
 ہر روز ایک دن کا روزہ ایک بار کفارہ ہے دس مرتبہ ناسخ کا روزہ دس مرتبہ کفارہ سے دس مرتبہ ناسخ کا روزہ

سلفی خضر
 شمیم بن جب
 جنت ہے ۱۱۰
 سلفی خضر
 کو شکی ہے خضر بن جب
 کو روزہ کا روزہ
 بلوکیگا شمیم

الحسنات فمن صام يوما من رجب وكان صام سنة ومن صام
 او چند روز تیا ہی سوچنے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا گو یا اسے برس بھر روزہ رکھے اور جسے آئین
 فيه سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام منه
 سات دن روزہ رکھے تو اس پر روزہ کے ساتوں دروازے بند ہو جائینگے اور جسے آئین آٹھ
 ثمانية ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن صام منه عشرة ايام لم
 دن روزہ رکھے اس کے واسطے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے اور جسے آئین ستر دن روزہ رکھے تو
 يسأل الله شيئا الا اعطاه ومن صام منه خمسة عشر يوما نادى
 اللہ تعالیٰ سے جو مانگا سو اللہ عطا کرے گا اور جسے آئین پندرہ دن روزہ رکھے تو آسمان
 مناد من السماء قل غفر لك ما مضى فاستأنف العمل ومن زاد زاده
 سے پکارے گا اور جو پندرہ روزہ رکھے گا وہ جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جو پندرہ روزہ رکھے گا وہ جنت کے دروازے کھل جائیں گے
 وفي رجب حمل الله نوحا في السفينة فصار رجا وامر من معه
 اور رجب میں اللہ نے نوح کو کشتی پر سوار کیا تھا سو اسے رجب کے روزہ رکھنے سے اور پندرہ روزہ رکھنے سے
 ان يصوموا فحرت بهم السفينة ستة اشهر اخر ذلك يوم عاشوراء
 کہ روزہ رکھیں سو کشتی انکو چند مہینے بھر ہی سہی مدت کے قلمی یوم عاشوراء پر ہوئے
 واهبط على الجودي فصام نوح ومن معه والوحش شكر الله عز وجل
 اور کوہ جودی پر آ کر پڑی پھر نوح سمیٹا اور اس کے ساتھیوں نے اور وحش نے اللہ عزوجل کا شکر بڑھ کر کیا
 وفي يوم عاشوراء فلق الله البحر لني اسرائيل وفي يوم عاشوراء قال الله
 اور یوم عاشوراء میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو شقوق کر دیا اور عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو
 علاءه وعلى مدينة يونس فيه ولدا ابراهيم واه الطبراني عن
 اور یونس کے شہر کی تہہ قبول کی اور عاشوراء کے دن ابراہیم کو پیدا ہونے کو طبرانی نے سعد بن
 سعد بن ابی راشد فی رجب یوم وليلة من صام ذلك اليوم
 ابی راشد سے روایت کیا ہے رجب میں ایک دن اور ایک رات سوچنے روزہ رکھے
 وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وقام مائة سنة
 اور اُن کو اسی دن جاگنا رہا تو وہ ایسا ہے کہ زمانہ میں گیس برس روزہ رکھا اور سو برس تک شب بیدار رہی کہ
 وهو ثلث بقين من رجب وفيه بعث الله تعالى محمدا واه
 اور وہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کی اور اس میں ہی میں اللہ تعالیٰ نے محمد کو مبعوث فرمایا اور کو ستر روزہ رکھے

لہ تین
 رجب
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ابن عباسؓ فی رجب لیلة یکتب للعالم فی الحسنات مائة تسعة وذلک
 ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رجب میں ایک رات جو کہ رات میں عبادت کرے اور اسے سوچے کہ مائے حسنات کچھ پائیں اور وہ
 ثلاث تھیں من رجب فمن صلی فیہ اثنی عشر رکعة یقرأ فی کل رکعة فاتحۃ الکتاب
 رات میں تیسویں رجب کی ہر چھتے اس رات میں بارہ رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے
 سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مائة مرة ویستغفر
 اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر سو دفعہ اور استغفر
 الله مائة مرة ویصلی علی النبی صلی الله علیہ وسلم مائة مرة ویدعو
 اور سو دفعہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سو دفعہ پڑھے اور اپنے واسطے
 لنفسه ما شاء من ان دنیاہ او اخرتہ ویصلی صائغافان الله تعالی
 دنیا اور آخرت کی جو چاہے سو دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ بیشک
 یشتیجہ عاءہ الا ان یدعو فی معصیة رواہ الیہیقی فی شعب الایمان
 اس کی دعا قبول کرے گا مگر اس صورت میں نہیں کہ معصیت کی حالت میں اس کو پہنچے بلکہ شعب الایمان میں ایمان
 عن ابان عن انس قال هو اضعف من الذی قبلہ عن انس بن سوا
 اور وہ انس سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ وہ اپنی پہلی حالت سے ضعیف تر ہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل جبال اللهم بارک لنا فی رجب شعبان
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ دعا پڑھتا ہے اے نبی رجب اور شعبان میں ہمیں برکت بخش
 وبلغنا رمضان رواہ ابن عساکر فی تاریخ ابن البیاض و زاد ابن عساکر و کان اذا کان
 اور رمضان تک کہ پہنچے گا کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں و ابن البیاض نے روایت کیا ہے کہ ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الجمعة قال هذه لیلة غراء ویوم الحجۃ یوم ازھر فی تنزیل الشریعۃ
 جمعہ آتی تو فرشتے کہ یہ رات روشن ہے بہترین اور جمعہ کا دن روز شکستہ ہے اور قرآن الشریعہ میں
 فی الاحادیث الموضوعۃ حدیث فضل رجب علی سائر الشہر و فضل
 جو موضوع حدیث کے بیان میں ہے یہ حدیث ہے رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی
 القرآن علی سائر الکلام رواہ الدیلمی عن انس و لم یبین علیہ وفي
 فضیلت کلام کے تمام اوزاع پر اس کو مدعی نے انس سے روایت کیا ہے اور وہ حدیث کی علت کچھ نہیں بیان کی اور
 من لا یعرف وفی تبذیر العجب للحافظ ابن حجر هذا الحدیث یزیادۃ
 غیر روایت نہیں ہے اور حافظ ابن حجر کی کتاب تبذیر العجب میں یہ حدیث بڑھتی ہے

الحمد لله
 انوار خاتون
 ۲۱۳
 حجتہ
 قبل کرم

عن ابی سعید فیہ اسمعیل التیمی حدیث رجب شہر اللہ الاصل

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں اسمعیل بن ابی سعید حدیث رکھتے ہیں سن سن

المثل الذی افرجه الله لنفسه فمن صام فیہ یوما ایانا واخشا

حالی مرتبہ جو کہ اللہ نے اپنی ذات کے واسطے چھانٹ رکھا ہے پھر جس نے اس میں ایک روز بھائی تو اللہ اس کے لئے روز رکھا

استوجب رضوان الله الاکبر وشهر رمضان شهر امتی ترمض

تو وہ اللہ بزرگ کی تعظیم کا سزاوار ہو گیا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے اس میں

فیہ ذنوبهم فاذا صام عبد مسلم ولو یکذب ولم یعتب فطر

اس کے گناہ جو کہ اس کے لئے ہیں اگر کسی مسلمان نے روزہ رکھا ہی اور جو کچھ نہیں پڑتا اور نہ نیت کیا تو اس کا فطر

طیب یرج من ذنوبه کما یرج الحجة من سنینہا رواه الحاکمی

پاکیزہ ہو جائے گا جیسے کہ حج کے روزہ رکھنا ہی اور جو کچھ نہیں پڑتا اور نہ نیت کیا تو اس کا فطر

تاریخہ عن ابی سعید فیہ ابوہریرن العبد وعصا بن طلیق

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں ابو ہریر بن عبد بن طلیق

لیس بشئ قلت لعل لافہ ابوہریرن فانهم کذا وہ حتی قال

اسی کام نہیں ہے میں کہتا ہوں شاید کہ آفسہ ابو ہریر بن عبد بن طلیق

بعضہم هو اکذب من فرعون علیہ السلام عن ابی الدرداء وقد

ہر ایک میں سے کوئی زیادہ جھوٹا ہے یہ حدیث ابو الدرداء سے روایت ہے

ہذا الہ رجل عن میام رجب فقال سالت عن شہر کانت الجاہلیۃ

اور اس میں سے کسی شخص نے رجب کے روزہ رکھنا پر پورا اٹھا دیا اب پانچویں سے چھٹا تک

تغفرہ وما زادہ الا سلاما لا فضل ولا تعظیما فہ من صام منہ

ان کی تلافی کرتے ہیں اور سلام کے بغیر اور تعظیم کے بغیر زیادہ نہیں کیا پس جس نے اس میں

یوما تطوعا حتی تسبایہ ثواب لله عنہ یتقی بہ وجہ الله فاعلم

کسی روزہ کا ثواب یہ ہے کہ اگر کسی نے اس میں ایک روزہ رکھا تو اس سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عفو ہو تو

اطفا صومہ ذلک لیرحمہ غضب الله تعالی علیہ واغلق عنہ بابا

اس کے روزہ اس میں روزہ کا ثواب ہے کہ اگر کسی نے اس میں ایک روزہ رکھا تو اس سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عفو ہو تو

من ابواب النار وانواعا ملاء الارض ذهب ما کان ذلک

میں سے ایک دروازہ بند ہو گا اور اگر کوئی اس میں ایک روزہ رکھا تو اس سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عفو ہو تو

یہ حدیث ابو سعید سے روایت ہے اس میں اسمعیل بن ابی سعید حدیث رکھتے ہیں سن سن

الوصاف عن شہر بن حوشب عن ابی ہریرۃ موقوفاً من صام یوم
 وہ موقوفہ راقی سے وہ شہر بن حوشب سے وہ ابو ہریرہ غلط ہے تو نادر ایت ہے چنے رجب کی

سبب مع وعشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهرا وهو
ستين شهرا من روزه رکعتا الصلوة واسطی قیامتیں کے روزے گنہ گار اور یہ

اليوم الذي هبط فيه جبرئيل على محمد صلى الله عليه وسلم بالرسالة
 و هو من بين ما انزل الله على محمد صلى الله عليه وسلم من رسالات يكرأ

وہوہا میں ہاوردی ہلا میفری وایتی محمد ام یوما من رجب
 داور بیہ روایت کس باب کے تمام روایتوں سے افضل ہے حدیث جسنے رجب میں سے ایک روز رکھا

[illegible]

من بحر التی (حاشا من احو) لسانه مزج و صام و ما من اطمی

روایت کیسے
حدیث جسنے رجب میں سے ایک رات شب بیوی کی کوئی چیز کی طرف نہ دیکھا نہ سنا
لے من ثمار الجنة وکساء من حلال الجنة وسقاء من حریق المختوم

رواہ الدارمی عن الحسن بن علی بن فضال عن ابن عباس بن عمار بن حنفیہ عن ابن عباس بن عمار بن حنفیہ

حجب من الاثم و الحرمة و ايامه مكتوبة على ابواب السموات السابعة

فَاِذَا صَامَ الرَّحْلُ مِنْهُ يَوْمًا وَجَدَ صَوْمَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ نَظْمُ الْإِبِلِ

وَنُطِقَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لَهُ وَادْعِ الْيَتِيمَ صَوْبَهُ يَتَّقُوا اللَّهَ

مَیْسَتْغَمْرَہ وَقَالَ خُزْعَنُکَ نَفْسُکَ مَرَوَاهُ ابْنُ شَاهِیْنٍ وَالْمَدَارُ
وہ دونوں کے واسطے متغافرین کر چکے اور کہیں گے تجھ کو تیرے بغیر نہ رہے گا سکوا بن حازم اور دارمی نے

جزاء ولا یستكمل اجر بشئ من الدنیا دون یوم الحساب له اذا امسای
 مؤمنین ہو سکتا اور انیس کے کسی شے سے بجز روز قیامت کے اسکا اجر پورا نہیں ہو سکتا اور اس روزہ وار کئے شاکر قسم
 عشر دعوات مستجابات فان دعا شیء من عمل الدنیا اعطاه له وادخر
 دس دعائیں قبول ہیں ہیں اگر دنیا کی کوئی شے فی الفور مانگے تو اللہ اسکو دیتا ہے اور اس کے واسطے ہر کار
 الخیر کا فضل ما دعا به داع من اولیاء اللہ اجابہ ما صلیاہ من صلیاہ
 ذخیرہ اتنا افضل کہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں اور صلیاہ میں سے کسی نے اعلیٰ جو بات کہتا ہو اٹھتے و درود
 کان له مثل ذلك وله مع ذلك اجر عشرة من الصدیقین فی عمرهم
 اس کے واسطے اتنا ہی ہے اور اس کے علاوہ اس کے واسطے دس صدیقوں کو گناہا اجر ہے جیسا کہ انہوں نے تمام عمر میں کیا
 بالغۃ ما بلغت ومن صام ثلثة ايام كان له مثل ذلك وقال اللہ عز وجل
 کہیں تک بڑھ جائے اور جتنے عین روزہ کے رکھے تو اس کے واسطے دنا ہی ہے اور افطار کے وقت اس کے
 عند افطاره لقد وجب حق عبدک هذا ووجبت له عجرة وولایتی اشہد
 عز وجل فرماتا ہی میرے اس بندہ کا حق واجب ہو چکا اس کے واسطے میری عتبات ارادہ واجب بھی ہے میرے فرشتوں
 یاملا تکفی لی قد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ومن صام اربعة
 میں ٹکڑا کر دے کہ میں اس کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے سب بخشتے اور جتنے چار دن روزہ سے
 ايام كان له مثل ذلك ویبعث یوم القيامة ووجهه مثل القمر ليلة
 رتبه ہو اس کے واسطے دنا ہی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اسکا چہرہ دھوئیں کی چادر کی طرح
 البدن ویکتب له عدد من عمل الحسنات ویدخل الجنة ویقال من
 چکنا ہو گا اور اس کے واسطے نکلیاں ناک کی ریگستان کے برابر ہو جائیں گی اور جنتین جلا جا رہی اور کہیں تک پہنچے اس کے
 عل اللہ ما شئت ومن صام ستة ايام كان له مثل ذلك ویعطى نوراً
 اپنی تنہا جو ہے سو ایک لے اور جنت چار دن سے دیکھ کر نہالے گا اور بھی اور اس نور کا
 یستضي به اهل الجہنم یوم القيامة ویبعث فی الامنین حتی یمیر
 کہ ان کے لوگ قیامت کے دن اس سے روشنی لینگے اور اس واسطے ہو سکے کہ وہ لوگوں میں اچھٹکے یہاں تک کہ چراغ
 علی الصراط بغیر حساب یعافی من عقوق الوالدین وقطیعۃ الرحم
 پر کہ اسے حساب نہ ہو اور ان ایسی چیزیں ہوں جو قطع رحم کا گناہ معاف کیا جاوے گا
 ویقبل اللہ علی وجهه اذ القیہ ومن صام سبعة ايام كان له مثل
 اور وہ اللہ سے ملے گا اور اس کے چہرہ پر نور ہو جائے گا اور جو شخص سات دن روزہ رکھے گا اس کے واسطے دنا

صلوات علیہ
 ویرثہم بہ
 فیہم
 من الزرع
 فی بعض
 سئلہ
 شہدایہم
 ذلک
 وادع
 من کما
 من الخا
 انکس
 سخر
 سائر
 خزان
 واکثر

فوق بعض فيه داود بن الحبر وهو التهمريه وسليمان بن الحكم

نومبر ۱۹۰۷ء۔ اس کے پہنچنے پر دین دار اور بنی الجود داخلہ تھے یہ شخص بڑا نام ہوا اور سلیمان بن اسحاق سے

ضعفوه والعماد بن الكثير محمد على ضعفه قال الحافظ ابن حجر

اسکو منعینا بتایا ہو اور تھلارین انگاشیر سے اسکی تعریف پر اجاسم ہو چکا ہو مافکہ ابن حجر میمن

ففي تبين العجب هذا حيث موضوع ظاهر الوضع قبل الله من وضع

”جب میں کہتا ہے یہ حدیث موضوع ہے اسکی وضع ظاہر ہے خدا اسکا ناسخ کرے جسے اسکا منہ

فوالله لقد قف شعري من قرأته في حال كتابته والمتمم به عند

پس اندک کی قسم ہر کہ لکھتے وقت اس کے پڑھنے سے میرے رونٹوں کا کھڑا ہو گیا اور سینہ صندلیہ میں اس کی جھٹ

داود بن المحبر والعداء بن الخالز فكانا قاذري كذب ومكول لم

داتو دین الجبر اور علامہ ابن اخیاط پر ہے سو پہلے دونوں جہوں میں اور کچھ ہے

يدري ابا الدرداء ولا يعلم الله ما حدث به فكيف قطعت عن

ابو القدر و ابو نعیم و دیگر ائمہ و فضیلت امام شمس بہ حدیث کمال نے کبریٰ روایت نہیں کی حدیث ہے۔ (سنن)

النس قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل من خرج من مكة

۳۔ روایت چوتھی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سے ایک شخص نے خطبہ مسنویٰ

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَخَذَ كُفْرُهُمْ عَظِيمٌ رَجَبٌ شَهْرُ اللَّهِ

فرمایا کہ عساکر یہ مقرر کیا جس کے چوبیس سال سے پہلے ۱۸۷۱ء میں پیدا ہوئے ہوں وہ اس میں شامل ہوں گے۔

الأصغر أيضا عاف فيه الحسنات ليستجاب فيه الدعوات

میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ جانتا ہے کہ میں

تفرج فيه الكرمات لا يرد المشرك دعوة فمن التمس فيه خيرا

[illegible]

ضعف له فيه ضعف فاضاعه وادله ايضا عن زكريا

اور اس کے واسطے چند ورچہ پڑ جائی گے

فعلیکم بقیام لیلة وصیایه مبارک و شریفه فی اوردنیة تمسین

اسلام کی تعلیم اور ان کا رد و کار نامہ لکھیں، جس سے مسلمانوں کی فہم و فہم ہو سکے۔

رُكْعَةٌ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ مَا تَلِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ اعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ

پیش رو ہر کوئی میں جتنا ہر سے درون ہے

من قال ليس هو والد له كل احد منهم تاجا مكملا بالولوء والمج
 حرم کیا تو خود را سوار سار کے اپنے نوک ایک تاج سونے اور سونے سے بڑا
 وامن من فرغ يوم القيامة رواه ابن عساکر قال منكر بقره وفي
 اور روز قیامت کے دن سے منکر بقرہ روایت کیا ہے اور ابن عساکر کا ہر وہ
 تبديل الجحيم هو موضوع انتهى هذه احاديث ذكرت في احضارنا
 تبديل الجحيم ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے انتہی ہے وہ حدیثیں ان کتابوں میں ہیں کہ میں نے جو موت بتائی ہیں
 من الكتب لم يصح منها على قالوا شي وغاية الضعف جعلها
 موجود ہیں اور ان کے قول کے موافق ہیں کہ یہ بھی صحیح نہیں ہے اور غایتہ الضعف جعلها
 موضوع والله اعلم وما اشتهر في ابي الناس هذه الشهادة
 موضوع ہیں اور ان کے قول میں اس حدیث کے مشہور ہونے میں سے یہ حدیث
 لرؤا ثبت في اول ليلة جمعة من ولده شيخ فيهما صلوة مشرو
 اور غائب ہے اور یہ حدیث اگر غائب ہے جب کی پہلی جمعہ کی شب ہوئی ہے اور شاخ کی آہستہ میں اس حدیث کا کیا مشہور
 فيما بينهم والمحلثون انكروها اشد انكارا حتى قال الامام
 نماز ہے اور حدیث میں سے سخت انکار کرتے ہیں یہاں تک کہ امام علی الدین
 محمد الدين النورى وهذه عبارته واما صلوة الرقاب و
 نور علی نے کہا ہے اس کی یہ عبارت ہے اور یہ حدیث اگر غائب کی نماز اور
 صلوة ليلة نصف شعبان فليست بالبسنت بل هي ابي عثمان
 شعبان کی چند راتوں میں شب کی نماز سو یہ دو فرق ہیں نہ میں نے کہا ہے وہ دونوں جہت
 البسنتان من هومتان ولا تغتزل كراي طائفة منكم في قوت
 بید اور فرمود ہیں اور تو ابو غالب کی کہ یہ حدیث پر جو قوت القلوب میں ہے
 اقلوب ولا بد كرجعة الاسلام الفخر الى طائفة احياء علوم الدين
 بقیہ نہیں اور نہ تحت الاسلام امام غزالی کے ذکر ہے جو احياء علوم الدين میں ذکر کیا ہے
 لا بالحديث المذكور فيها فان ذلك باطل قد مضى في غير الدين
 اور نہ ان دونوں کتابوں کی حدیث مذکور ہے نہ حدیث جو ان کے ہاں ہے اور یہ حدیث
 زعم السلام كتابا نفيسا في ابطالها فاحسن فيه واتحاد
 من بعد السلام نے ان کے ہاں میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے جو ابطال کیا غزالی اور جو ان کے ہاں

مذکورہ حدیثیں
 صحت
 ضعیف
 مردود
 کون دیکھتے ہیں

الحسنات بعد الشفع والوتر وبعد الشعر والوتر ومن صام يوماً
 برابر گنتی جنت و ملائک اور برابر گنتی بالون اور شریعتی دن کے عطا کر دیا اور جسے ایک دن کو عطا

کتب اللہ لہ بہ صیام سنة ومن خزن فيه لسانہ لقنہ اللہ
 تو اس کے ایک واسطے سال بھر کے روزے عطا کر دیا اور جسے اس میں اپنی زبان کو رکھے اور تو بگو اسے اللہ تعالیٰ بڑی رحمت

جی عنہ سالہ منکر ونکر ومن تصدق فيه بصدقة كان بها
 سوال منکر نیک کے جنت تلقین کر دیا اور جسے تین چار صدقہ دیا تو اسے صدقہ سے

فکان قبۃ من فتۃ النار ومن وصل فيه الرحم وصلہ اللہ تعالیٰ
 اور جس کے قبۃ سے اس کے گردن چھوٹ جاوے گی اور جسے تین نامہ واروں سے ملا آپ کیا تو اسے اللہ تعالیٰ اسے

فی الدنیا والاخرۃ ونصر علی علانہ ایاام حیاتہ ومن عاد فيه
 دنیا اور آخرت میں ملا آپ کر دیا اور جس کے دشمنوں پر اس کی ملا کر دیا اور جسے تین بار کی

من رضا امر اللہ کرہم ما لکت بزیارۃہ والتسلیم علیہ ومن صلی
 جہارت کی تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ بزرگ فرشتوں کو بھی زیارت کا اور تسلیم کا حکم دیا اور جسے کسی جنازہ کی

علی جنازۃ فکانا احیۃ مؤدۃ ومن اطعم مؤمناً طعماً اجلسا للہ
 ملا آپ کو کسی زندہ و مرگہ کو کھلا دیا اور جسے کسی مومن کو کھانا کھلا یا تو بگو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے

یوم القيامة علی مائدة علیہا ابراہیم وکحل ومن سقی شربة من
 دن اس کے دسترخوان پر بچھا دیا اور جسے ابراہیم اور اس کے سجدہ موجود جون اور جسے پانی کا ایک گودہ

ماء سقاہ اللہ من الرحیق المختوم ومن کسا مؤمناً کساء اللہ الف
 ملا یا تو اسے اللہ تعالیٰ شراب سرور ملا دیا اور جسے مومن کو کپڑے پہنائے تو اسے اللہ تعالیٰ جنت کے

خلة من حلال الجنة ومن اکرم یتیم اور رفع ید علیہ استغفر اللہ
 پوشاک کے ہزار پتے پہا دیا اور جسے یتیم کی خاطر واری کی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسے اللہ تعالیٰ برابر

لہ بعد کل شعرة صدقہ یأیدہ ومن استغفر اللہ عز وجل فیہ مرة
 گنتی بار بار کہے بگو اللہ سے چھو اور مغفرت دیا اور جسے خدا نے غور سے ایک بار مغفرت

واحدة غفر اللہ لہ ومن سب اللہ تسمیۃ او هللہ تہلیل کتب
 ملا یا تو اسے اللہ تعالیٰ بخشت دیا اور جسے ایک بار سبحان کہہ یا ایک بار لا الہ الا اللہ یا تو وہ اللہ کے بیان

عند اللہ من الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات ومن ختم فی القرآن
 اللہ کے بڑے یادگاروں اور ذکرات اور ذکران میں انکسار ملا دیا اور جسے اسے اللہ تعالیٰ

بِالْمَغْفِرَةِ وَحَقِّ الدَّمَاءِ وَأَنْ مِنْ سَامِعٍ اسْتَوْجِبَ مَغْفِرَتِي بِمَنْ

اور نون کی حفاظت سے غصہ صحت اور بیناں سے بچنے پر موجب بین روزہ روگنا تو گر مشیت نظام گنا ہونے کی مختلف صورتیں ہیں

ما سئل الى غير ذلك من الفضائل حديث كريب موضع فتشاق

سنتیں چھوڑا اور سوائے اسکے اور اور فضائل
 پہرہ پیشہ چھوڑی موصوعہ خبر سنہ ۱۲۸۵ھ بمطابق ۱۸۶۸ء

وقيل حميم الشيرازي كثر من الصلوات التلبية من السنة في نبي الله

اور اس شخص پر یہ تینوں ایسی نافرمانیاں کی گئیں جن کی انتہا نہیں تھی کہ انہیں سبقت نام کو بھی نہیں سہارے بلکہ وہ

بيع منكروهم العوام انما سئلوا الاصل المصون عليه فممن

۱۰ حالت دیگر در نام گنجانده شده است که میفرماید: سوزن نمازین چنان باشد که سوزن باب بین چتر اور معتدله باشد.

الباب الخامس عشر من صلا الله عليه وسلم لا تقصروا إليه في رتبته

وزیر بہار حضرت، جلے الشریعہ و مسلمین، نے فرمایا کہ اگر ایک شخص کو ایسی کسی رات کو مستی

من بين الياء الى واو ثم واو الى حمة بصيا من بيا الى ياء الى

ان لوگوں میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے حصے میں سے لے کر دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے ایک خاص مقام ہوگا۔

نیز به هم آمدند و ای پسر و امثالہ می آیند و تلخ و پادشاه و منکره

برکہ کوئی تم نہیں۔ اور دیکھو اور دیکھو اس کے اندر ایسی کچھ چیزیں ہیں کہ ایسی خزانہ دین منکریدہات ہیں

مخالف لما ذكره عليه السلام واليه اعلم قال الامير المؤمنين عليه السلام

و من بعد از آنکه بهر ی که میسر شد از کتب و اسناد و سوابق و غیره که در این باب
در دسترس بود بهر ی که میسر شد از کتب و اسناد و سوابق و غیره که در این باب

الحمد لله وحده والصلاة على من لا نبي بعده وازدادنا ذكركم الى ذكركم

[illegible]

تحتوي على ما يلي: ١- مقدمة ٢- تعريفات ٣- أهداف ٤- منهجية البحث ٥- النتائج ٦- الخاتمة ٧- المراجع

تو دون کے گشت اور ۱۰ بیوں کے لئے کی جن دگر گینا سہنے اور اس کے نتیجہ میں

في هذا الباب هذه البائنة ويكفيهم ان يقولوا الى ربهم ذاك

من آب میں آتا ہوا لایا کرتا ہوں اور گوشت دہانتا ہی کہتا کہانی سختی کہ چارہ سے عندیہ

عندنا واجتمع من الشيوخ والدين النووي مع سلكه طرقات

سببہ اور جزا العجب سنیخ عن الدین لواء سے ہے اور دیکھو کہ حق تعالیٰ نے یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے

في الابواب الفقهية وعلوم البصائر الكافية كما هو ذكر في النسخة

۱۔ منہ وں کیلئے مساجد میں غرض نہیں کرتا جتنا چاہے وہ مشافعی علما کی عادی شاگرد

اطال الامام المذکور وقت واه ایضا ذمہما و تفسیر ہما وانکار ہما
 الامام مذکور سے لایے قادیانی ہیں جنہوں نے ان دنوں کی خدمت اور تہج اور انکار بہت ورا کیا ہے
 فقال ینبغی ترکہما والاعراض عنہا والانکار علیہما
 یہ کہنا چاہتا تھا کہ ترک کرنا اور لٹے روگردانی اور انکار پرستہ اور ان پر انکار ہی سہرا اور سہج
 وعلی علی الامر وفقہ اللہ منع الناس من فعلہما فانہ راع وکل
 اور حاکم پر خدا کے توفیق سے ان کے پرستہ سے لوگوں کو منع کر دینا لازم ہے کیونکہ عالم محافظ ہوتا ہے اور
 راع مسئول عن رعیتہ وقر صنف بعض العلماء کتبا فی انکار ہما
 محافظ یعنی رعیت کی اہمیت جواب طلب ہوگا اور بیشک بعض علماء نے ان نازوں کی انکار اور فرستادہ
 و ذمہما و تفسیر ہما و علیہما وقال الشیخ شہاب الدین احمد بن
 اور ان کے پرستہ و ان کی مانتا میں کتابیں لکھی ہیں اور شیخ شہاب الدین احمد بن
 حجاز المکی الطیشی ہذا مذہبنا ومذہب المالکۃ واخرب من
 کی پیشی کہتا ہے یہ ہمارا مذہب اور مالکی علماء کا اور امامان کا
 الاثمة ومذہب اکثر علماء الحجاز ومذہب فقہاء المدینۃ
 اور حجاز کے اکثر علماء کا اور مدینہ کے فقہاء کا یہی مذہب ہے
 وقر صنف الشیخ الذکور کتابا فی هذا الشأن وفيہ حدیث من
 اور شیخ مذکور سے اس بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں ہے کہ ہر حدیث جسے
 صلی لیلۃ سبع وعشرین من رجب ثنی عشر رکعة و ذکر
 رجب کی تیسویں شب کو پڑھ رکعتیں پڑھیں اور ان رکعتوں کی کیفیت
 کیفیتہا ثم اصبح صائما ثم ذکر انہا اللیلۃ الذی یبعث فیہا علیہ
 بیان کر دی ہے پھر صبح کو روزہ رکھا پھر یاد کیا کہ یہ وہ رات ہے کہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حدیث موضوع ولہ طرق اخری فیہ ازیادۃ
 وسلم سعوت ہوئے ہیں یہ حدیث موضوع ہے اور اس میں شک کا اور طریق بھی ہیں ان میں کچھ زیادہ ہے
 وفی سندہا متہمان بالکذب فی حدیث رجب ثم ارادہ وشعبان
 اور ان کی سند میں جو حدیثیں دو شخص نے نام ہیں اور ان میں سے یہ حدیث کہ رجب ہمارا پند ہے اور شعبان
 شہری ورمضان شہر امتی وان رجب شہر مخصوص
 ہمارا مذہب ہے اور رمضان ہمارا امت کا مہینہ ہے اور بیشک رجب کا مہینا مغفرت سے

لے تفسیر وقت
 کردن ۱۸۴
 ان شہر قادیانی
 ذرا سیف کردن ۱۸۴
 صنف یعنی ان
 شیخ شہاب الدین

یہ سچا بقول مثلاً قال فی المسجد الاولیٰ شیخ ایسا مال اللہ وہو مالہ
 سجدہ کرے اور وہی لکھ جو شیخ سجدہ میں کیا تھا پھر مسجد کے اندر اسے اپنے صاحب
 حاجتہ فان اللہ لا یرح سائلہ قال صاحب جامع الاصول فی ہذا
 انکے بیابان اور اپنے صاحب کو رو نہیں کر چکا جامع الاصول کا خلاف کہتا ہے چہ
 السنہ ہا وجرتہ فی کتابہ بنین ولما جرد فی واحد من الکتاب
 حدیث ہے کہ بھیکار بنین کے کتاب میں بنی ہے اور صاحب سنہ میں جسے کسی کتاب میں
 السنہ والحدیث مطعون فیہ انتہی وقد قهر فی کتاب
 بھیکار بنین بنی اور شیخ مطعون ہے کہ وہ کتاب بچہ الاصل میں
 بچہ الاصل ذکر الیقاہ الغائب فی ذکر سیدنا وشیخنا الاقطر الوبانی
 ذکر الیقاہ کا ذکر ہے اور شیخ
 والنفوس لصلوات الشیخ محمد بن محمد بن عبد القادر السیسی
 اور نفوس صمدان
 قال جعفر الشافعی وکان لیلۃ الغائب الی الخوازم زکریا السیسی
 کہتا ہے کہ شیخ جعفر نے ایک شب گزشتہ ایک شب اپنے خاں خاں کے پاس بیٹھا اور کہا کہ
 و ذکر ایضا انہ نقل عن الثمین القدر تین اصحاب الشیخ عبد القادر
 اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ عبد القادر
 والشیخ عبد القادر ایضا ما قالہ الاکبر الشیخ بقاء برطوطیہ بیہم
 شیخ عبد القادر نے کہا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ بقاء برطوطیہ بیہم
 اجماع الیہ اس میں ہر شیخ باسناد ثلاث واربعین فی ہاتھ الاولیٰ
 وہی ہے کہ اس میں ہر شیخ باسناد ثلاث واربعین فی ہاتھ الاولیٰ
 والذی الشیخ محمد بن محمد بن عبد القادر قال انما الاکبر القوی
 شیخ محمد بن عبد القادر نے کہا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ محمد بن عبد القادر
 سید بکوری الیومانی راہب الباریۃ نورا اضاءت بہ الرقا
 مسجد میں ہے کہ ایک سبب نہ چھوڑتا کہ ایک نور دیکھا کہ اس سے دنیا روشن ہو گئی
 وکم اقطار الوجود وراہب سرار ذوی الاسرار فمنہا ما یتصل
 اور دنیا کے اطراف میں پھیل گیا اور چھوڑا ذوی الاسرار کے جیسے کہ انہیں سے ہر طرف تیار ہوا ہے

یہ سبب بقاء
 و ذکر ایضا انہ نقل عن الثمین القدر تین اصحاب الشیخ عبد القادر
 اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ عبد القادر
 والشیخ عبد القادر ایضا ما قالہ الاکبر الشیخ بقاء برطوطیہ بیہم
 شیخ عبد القادر نے کہا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ بقاء برطوطیہ بیہم
 اجماع الیہ اس میں ہر شیخ باسناد ثلاث واربعین فی ہاتھ الاولیٰ
 وہی ہے کہ اس میں ہر شیخ باسناد ثلاث واربعین فی ہاتھ الاولیٰ
 والذی الشیخ محمد بن محمد بن عبد القادر قال انما الاکبر القوی
 شیخ محمد بن عبد القادر نے کہا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ محمد بن عبد القادر
 سید بکوری الیومانی راہب الباریۃ نورا اضاءت بہ الرقا
 مسجد میں ہے کہ ایک سبب نہ چھوڑتا کہ ایک نور دیکھا کہ اس سے دنیا روشن ہو گئی
 وکم اقطار الوجود وراہب سرار ذوی الاسرار فمنہا ما یتصل
 اور دنیا کے اطراف میں پھیل گیا اور چھوڑا ذوی الاسرار کے جیسے کہ انہیں سے ہر طرف تیار ہوا ہے

فما تحفیه اولى بذلك لنسبته الى المشايخ العظام والعلماء الكرام

پس یہ کہ جسین ہمارے بحث سے ہمارے شیخوں کی ترقی پانچویں ہوگی تاکہ وہ نہ صرف علمی مشائخ بنیں اور علماء کرام سے

رحمہم اللہ وقل من سار لهم هذا وقت ذكر صاحب مع الاصول في

خدا انہ رحمت کرے اور ان کے ہمارے اگیزہ کرے یہ نسبت کتاب ہی ہو یا درکہہ اور جامع الاصول کے مولف سے

کتابہ حدیثا من کتاب رزین مع ان موضوع ذلک کتاب جمع

انہی کتاب میں ایک حدیث رزین کی کتاب میں سے ذکر کی ہو یا وجود کی اس کتاب کا موضوع جمع ہے

احادیث الكتب الستة المسمیة بالصیاح المسمیة واذا لم یجد

کتاب کی حدیثیں جمع کر چکا ہے جبکہ صحاح ستہ لکھتے ہیں اور جب مولف نے ان کتابوں میں

هذا الكتاب حدیثا في ذلك وردة من کتاب خراستیفاء وتکمیل

کوئی حدیث اس باب کی نہ پائی تو پھر اس کتاب میں سے پورا اور کامل کرنے کے واسطے لایا ہے

وقال عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صلاة الرغائب

اور کہا کہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یلدرغائب کی نماز کا ذکر فرمایا

وهي اول ليلة جمعة من رجب فصلى فيها بين المغرب والعشاء اثني عشر

اور ایلیٰ اور غائب رجب کے اول جمعہ کی شب ہوئی پھر مغرب اور عشاء کے بعد پچیس

ركعة بسم تسليمة كل ركعة بفاتحة الكتاب والقل ثلثا

رکعت چہ سلام سے یعنی دو دو پڑھیں پھر رکعت میں سورہ فاتحہ کتاب اور ثلثا ارا انزلنا

وقل هو الله احد ثني عشرة مرة فاذا فرغ من صلاته قال اللهم

اور بارہ دفعہ قل هو الله احد پڑھے جب وہ اس نماز سے فارغ ہوئے تو سلام کے بعد اللہ اکبر پڑھا

صل على محمد النبي الای وعلى آله بعد ما یسلم وبعده یسجد ثلث

دفعہ پہلے محمد بنی آتی ہے اور اس کی آل پر مستحضر پڑھے پھر ایک

یسجد یسجد ویقول فی سجدة سبع قدوس رب الملائكة والروح

سجدہ کرے اور کہیں سجده بین سبح قدوس رب الملائكة والروح عشر

سجدتان ثم یرفع رأسه ویقول یا غفر ان ربه ویتبأ ویتبأ

بارگاہ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کہے رب اغفر ذنوبی وذنوب عبادک اجمعین ویتبأ ویتبأ ویتبأ ویتبأ

انک انت العز الاعظم وفي خیر الاعز لا کریم لا یبعین مرة ثم

بیشک توبہ اور اعظم ہے اور ایک روایت میں اعز اکرم ہے توبہ پڑھے پھر

لا یقبل قام
گروہ اندون ۱۱۴
ع
میں کی کتاب
میں کی کتاب
میں کی کتاب

به ومنهما ما يمنع به مانع من الاتصال به وما اتصال به لا تضاعف

منه اور پھر ایسے کئی کئی بار متصل ہو سکتے ہیں اور ان کے درمیان سے متصل تھا سو اس کا نور چشمہ اور چاند

نورہ فقط بت ینبع ذلك نور فاذا هو صادر عن الشیخ عبدالقادر

تھا سو یہ اس نور کا چشمہ تلاشتیں کیا تو وہ نور سب سے بڑا تھا اور سب سے جید اور احسن

فادت الكشف عن حقیقته فاذا هو نور شہودہ قابل نور قلبہ

اور چونکہ اس کی حقیقت دریافت کرنی چاہی تو وہ اس کے مشہور کا نور سب سے بڑا تھا اور سب سے جید اور احسن

وتحتاج هذان النوران وانعکس ضیاءهما علی راقۃ حالۃ اتصلت

اور یہ دونوں نور آئینوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان دونوں کی روشنی ایک راقۃ حالۃ پر چمک رہی ہے اور یہ دونوں

اشعۃ المتقادمات من صیغۃ جمعہ الی صفت فرقتہ واشرف بہا

شعاعین جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے وقت سے قبل درجن عقلمندان سو اس سے ساری دنیا روشن

الکون ولم یبق ملک نزل للیلۃ الا تاء وصافی شامہ عندہم

ہو رہی تھی اور جو شے اس بات کو تائل ہوتے تھے سب ان کے پاس آئے اور دعا فرمایا اور اس معاملہ تمام کے نزدیک

الشاہدۃ المشہودۃ قال فابتاہ وقلنا لہ اصلیت للیلۃ صلیق

اور فائدہ مشہور ہے وہ دونوں تھے اور ان کے پاس آئے اور کہنے پر چمک اٹھے آج رات کو صلیق

المرغائب فالنشدۃ انظر عینہ وجوہ حیائب فقتال

اور مرغائب پر سب سے بڑے تھے اور ان کے یہ شعر پڑھے جو وقت میری آنکھ سے جھپکوں کی صورتیں دیکھ رہی ہیں میری بڑا

صاوتی فی لیا الی المرغائب وجوہ اذا ما اسفرت عن جہالہا

یلتزم اور غائبان ہیں جہاں ہے

اضاءت بہ الا کو ان من کل جانب ومن لم یوقا کما یستقر

تو تمام عالم ہر ایک طرف سے روشن ہو جاتا ہے اور جتنے جگہ کو چمکے کہ حق ہے پورا نہیں کیا

فذلك الذی لمریات قطب واجب و ذکر فی تزییہ الشریعۃ فی

تو وہ شخص وہ ہی کہہ رہی تھیں کوئی واجب نہیں اور تزییہ الشریعۃ میں اضافہ

الاحادیث الموضوعۃ حدیث انس بن مالک مرفوعاً وجوب

و منہ میں حدیث انس بن مالک کے جو مرفوع ہے اور وجوب

شہر اللہ شعبان شہری رمضان شہر امتی قیل یا رسول اللہ

اللہ کا چہنچاہے شعبان شہر رمضان میری امت کا مہینہ ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ

صائم یوم ما من یحب و صلی فیہ اربع رکعات یقر فی اول رکعة مائة
 جسے رجب میں ایک روزہ رکھا اور اس میں چار رکعت نفل پڑھیں کہ اول رکعت میں
 سورة آية الكرسي فی الركعة الثانية مائة مرة قل هو الله لم یحیت
 آية الكرسي سو بار اور وہ سری رکعت میں قل هو الله احد سو بار پڑھے وہ جب تک کہ
 حذیری مقعد من الجنة قال بن الجوزی فیہ مجاہیل متروک
 اپنی ششماہ جنت میں سے ہو کر رہے ہیں بلکہ ابن الجوزی کہتا ہے کہ میں مجاہد اور متروک راوی ہیں
 یحییٰ من صلی لیلة سبع وعشرين من رجب ثنتی عشرة رکعة
 حدیث جسے رجب کی سترائیسویں شب میں بارہ رکعات نفل پڑھیں
 یقر فی کل رکعة منہ باقائے الكتاب سورة فاذا فرغ من صلیوں
 کہ ہر ایک رکعت میں ناختہ اکتا سب اور اگر کوئی سورہ پڑھے اور بیاد رکھ اکل پختانہ
 قرع فاتحة الكتاب سبع مرات و هو جالس ثم یقول سبحان الله
 تو بیٹھ ہو سات بار فاتحہ کتاب پڑھے پھر چار بار سبحان اللہ پڑھے
 والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر و لا حول ولا قوة الا بالله
 سبحان اللہ اربع سو بار الحمد لله اربع سو بار لا اله الا الله اربع سو بار والحمد لله اربع سو بار والحمد لله اربع سو بار
 العمل الذلیل اربع مرات ثم اجبر صائمًا صلی الله عنہ ذنوبہ ستین
 کا یہ اور پڑھے کہ تین سو پچیس روزہ رکھے تو اسے اللہ تعالیٰ اس شخص سے سات سو گنا عذاب دے گا
 بدنة وهي الليلة التي يغفل الله فيها عن الناس في الصلاة عليه وسلم هذا الحديث
 بخروجه اور یہ دو رات ہی شبیں اور ان کے عمل صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دے گی اس حدیث کو
 عن ابن جبرائیل من من عات بن الجوزی ولا یوجد فیہ باقائے
 ابن جبرائیل ابن الجوزی کے سو موعظات میں داخل بنا ہے اور ان سو موعظات میں نہیں آیا جان
 فی بعض النسخ دون بعض قال یحییٰ بن جبرئیل و یحییٰ بن
 کسی کسی نسخہ میں ہو گی اور حافظہ ابن جبرائیل اور یحییٰ بن جبرائیل
 حدیث انس مرفوعا فی رجب لیلة یکتب للعامل فیہ احسن ما
 حدیث کی مرفوعہ روایت پہنچی ہے رجب میں ایک رات جو کہ اس شب میں عمل کرتا ہو اس کے واسطے سو برس کا
 مائة سنة و ذلک لثلاث بقین من رجب فمن صلی ثنتی عشرة رکعة
 کے حوائج کچھ ہوتے ہیں اور یہ رات رجب کی سترائیسویں رات ہے سو جو کوئی بارہ رکعت پڑھے

ذکر شعب
 رجب
 رجب
 رجب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب
 مسیلتہ اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ کہہ کرتے تھے اے اللہ! ہمارے واسطے رجب اور شعبان میں
 وشعبان وبلغنا رمضان رواہ ابن عساکر وابن الجارود عن عائشة
 برکت میں اور ہمارے پہنچا دے اس کے لیے عساکر اور ابن الجارود نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا
 عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی
 سے روایت ہے کہ کوئی بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے رکھتے تھے یہاں تک کہ
 نقول لا یفطر فی فطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ
 ہم کہتے تھے کہ اب فطر نہیں کریں گے اور بھی فطر کر کے جاتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم استكمل صیام شهر رجب الا رمضان وما رایتہ
 علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ جب شہر رمضان کے کسی چھپنے کے روز سے پوسے رکھے ہوں اور میں حضرت کو
 فی شہر اکثر منہ صیاماً فی شہر شعبان وفی رواية عن الحسن
 کو کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے سے رکھے ہوں اور ایک روایت میں ابو سلمہ نے روایت ہے
 قال سالت عائشة عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
 کہتا ہے کہ بیٹے عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا حال پوچھا سو انہوں نے کہا
 کان یصوم شعبان الا قليلاً وخرج الاول البجاری ومسلم والحا
 کہ شعبان میں روزے سے رکھا کرتے تھے مگر کچھ کم یعنی فطر کے بعد تھے پہلی روایت بخاری اور مسلم اور ابوداؤد
 وابوداؤد وخرج الثانية مسلم والنسائی وفی رواية الترمذی
 نے نقل کی ہے اور دوسری روایت مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں ہے
 قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر اکثر صیاماً منہ فی شعبان
 کہتا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا شہر
 کان یصومہ الا قليلاً بل کان یصومہ کلہ وفی اخری لابوداؤد
 روزہ ہی کہتے تھے مگر کچھ کم یعنی فطر کے بعد تھے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے
 قالت کان احب لشہور الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے رکھنے کے واسطے محبوب تر مہینہ شعبان کا ہے
 شعبان ثم یصلہ بربیعین وخرج النسائی ابی داؤد
 کہتے رکھتے اس کے بعد ربیعین سے غدا دیتے تھے اور نسائی نے بھی ترمذی کی روایت

(۱۴)

طے ہوا کہ اگر
 کوئی دن ۳۰ ملے
 مہینہ میں انسانی
 بنی سانس
 کوئی دن ۳۰ ملے
 مہینہ میں انسانی

(۱۵)

(۱۶)

المقالة الثانية في ورد في فضل ليلة النصف من شهر رمضان المبارك

عزمت في قول الله سبحانه فيها يقف كل روكيم قال في ليلة النصف من

و این چاره اسس است که بفرمایند و اگر کسی را در راهی بود که از آنجا می‌گذشت و از آنجا می‌رفت

[illegible]

اولیہم حضرت احمد رضا ابن خضر ابو سعید و ابن بختیار و درہند بن ابی اسحاق

الحين ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون من

لعمارة النصف من شصمان وعز القاسم بن محمد بن أبي بكر القاسم

جلد دومین شب سیر ہونا ہے اور قاسم بن ہمدان بن ابی بکر صدیقؓ - اچانک

حضرت ابو محمد بن عبد الله بن ابي بكر الصديق رضي الله عنه

عليه وسلم قال ينزل الله تعالى في السماء الدنيا ليلة النصف

[illegible]

تجربہ فرما آیت میں ہر شخص کو خدا کا حکم اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل کی ضرورت ہے۔

اسکو پہنچنے سے روکنا نہ سکا اور علی سے وہ بھی نہیں ملے اور علی سے یہ روایت کیونکر آتی ہے

لیلة النصف من شعبان فیوم یسأل الله ما یشاء وھو موافق لھا

الله ينزل فيه بالشر وبالشمس الى اسماء الدنيا في قبول

اور یہاں اس بات کی سب سے بڑی وجہ ہوتی ہے کہ سید و نیا کی طرف سے ان کی فرائض کی تکمیل کے لئے

گوئی منفعت مانگنے والا ہے کہ اسکو بخون کوئی رشتہ کا خالید ہے کہ اسکو رشتہ دوان کہو

فی سبحة الاکتبا جملها فی شعبان فاحب ان یکتب لجلالی انا فی عبادة
 نہیں ہوتی گو سبکی اجل شعبان میں لکھی جاتی ہے سو چھوڑ کر پیر چھوڑ کر میری اجل ایسے حال میں لکھی جائے کہ میں اپنے رب کا
 ربی وعلی صلیہ وعنها ایضا قال الذی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یکتب
 عبادتہ اور عمل کے عمل میں مشغول ہوں اور میری اپنی دانت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچانک ایسے کہ میں اپنی
 یعنی شعبان ملک الموت من یقبض فاحب ان لا ینسئ اسمی الا وانا
 شعبان میں ملک الموت کے ہاتھ کوئی نہ لگا دے سو گھبرا جائے یا جانا سو پس جس کو میری سب سے کہیں نام نہ لگا جاوے کہ تم میں سے
 صائم وقد روى عن عائشة عن ابن النبی یكون فی ليلة النصف
 رمضان وارہون اور بیشک عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہتے تھے پندرہویں شب کو جوتا ہے
 وليس الیل محل الصوم فالمعذرة ان الله یعید بركة الصوم علی
 اور رات کے وقت روزہ نہیں ہو کرتا تو اب یہ معنی ہیں کہ اسی شب کو روزہ کی برکت
 وقت الكتابة من الیل ویحتمل ان یكون الكتابة نهارا وتسلیم
 رات کو کتابت کے وقت ہوتا یا نام سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ کتابت ان کو ہوتی ہو اور سب سے کہیں
 الصحيفة للمال لیلہا كما جاء فی حدیث اخر رواہ ابن ابی الدنیا
 فرد کی سپردگی رات کے وقت ہوتی ہو چنانچہ ایک اور حدیث میں آیا ہے اسکو ابن ابی الدنیا نے
 عن عطاء بن ریسار قال اذا کان لیلۃ النصف من شعبان رفع الی
 عطاء بن ریسار سے روایت کیا ہے جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو
 ملک الموت صحیفۃ فقال قبض من فی هذه الصحيفة فان
 فرد ملک الموت کو ملجائی ہے پس کہا میں انکی جان جو کس فرد میں ہے قبض کر تو نکال پس بیشک
 العبد لیعرس العرس وینکح الا زواج ویبنی البنیان وازاسج
 وہ شخص تو باریخ نکاتا ہے اور عیسائی کو نکاتا ہے اور محل چنوتا ہے اور اسکا نام
 قد نسئ فی ملوتی وروی الدیلمی عن ابی ہریرۃ تقطع الاجال
 مردوں میں داخل ہو جاتا ہے اور دیلمی ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے کہ شعبان سے لے کر
 من شعبان المشعبان حتی ان الرجل لینکح ویولد له وقد
 شعبان تک اچلین تقطع ہر مٹی میں یہاں تک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اسکا بچہ اور لادہتی ہو اور
 خرج اسمہ فی الموتی وروی عن عثمان بن المغیرۃ بن الاخضر
 اسکا نام مردوں میں نکلتا ہے اور عثمان بن المغیرہ بن الاخضر سے روایت ہے

۱۵۰ عادیقار
 کہ انہوں نے ۱۵۰
 نام پڑھ کر ۱۵۰
 ۱۵۰ عرس
 مردوں میں نکلتا ہے
 جمع غریبہ
 ان میں سے ۱۵۰
 جمع غریبہ

لترانیة بفرجها او مشرقا واه البیہ فی عن عثمان بن العاص روی عن کعب بن
یاخیه عورثا کے یا مشرق کے اسکا یہی ہے عثمان بن العاص سے روایت کیا ہے اور کعب سے روایت ہے کہ

لله تعالیٰ یبعث جبرئیل الی البیة لیلة النصف من شعبان لیا من اربعین
مہر تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجا کہ کہہ دے کہ تمہاری

ویقول ان الله قد احقق فی لیلک هذه عذرتکم للہاء وعلی ایاہ الذیاء
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب میں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور زمین کے دریاؤں کی

ولیا لہما وعد او سرة الشیخ وزیة الجبال عن الروال عن عطاء بن
کی گنتی اور زمین کے دریاؤں کی گنتی کے بار بار کر دینے کے بعد یہ فرمایا کہ تمہاری

اذا کان اول لیلۃ من شعبان فلیس منک الموتی کل من یقبر فی روجہ فی ذلک
جب شعبان کی پہلی شب ہو تو ہر ایک کے واسطے کہ وہ گن کی سند ہو جو اس سال میں آئندہ

السنة الموتی ما من العام المقبل ان الرجل ینک النساء ویول لہ یولی
سال میں نہ ہو جس کی بھی جائے۔ اور ہر ایک کے واسطے کہ وہ گن کی سند ہو جو اس سال میں آئندہ

ویغفر من وخطا ویغفر ما لہ اسیر فی الاحیاء رواہ ابن زبویہ فی معجم
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

لا یفک ان اقام من الشیخاء والشیخات بالکم من العداوة فشاہدہ
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

یا غصہ والمشاہد المذکور فی الحدیث صا حبا لیدر التارک للجماع انفسہ
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

وفی الذہابۃ یغفر لہ کل عیادہ ماضیہ او مشائیہ او معاشیہ او قاضیہ
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

العداوة قال لا فرار اذ بالمشاہد من ہنہا احب بدعائہ فاروق جاع
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

وقال الطیبی الشیخاء العداوة والغلو الحق ولہ المرد ما یقر بین
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

المسلمین من النفس الامارة لا للدين كانه یسكن قلبہ بغضاً وحقاً
مسلمانوں میں جو نفسِ امارہ کی طرف سے بددین اور کفر کے گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہے

عن الخیر بن یوسف عن السفینة فلاحا وفي القاموس عشر اخذ واحد من عشر
 عین الخیر بن یوسف عن السفینة فلاحا وفي القاموس عشر اخذ واحد من عشر
 وعشرهم اخذ عشرهم اولهم والعشار قابضه وقال في النهاية عشر ماله وعشر
 او عشرهم یعنی لکھے ال میں سے دسواں حصہ ہے اور عشرہ کا لیتے والا انہما میں سے ہے کہ عشرت مالد اور عشرتہ
 فانما عشر معشر عشرا اذا اخذت عشره وفي الحديث ان لقيتم عاشر
 فانما عشر اور عشرہ جب پوچھئے ہیں کہ تم سکا دسواں حصہ لے چکے اور حدیث میں ہے اگر تم عاشر کو پاؤ تو
 فاقتلوه ای ان وجدتم من ياخذ العشر على اداة الجاهلية مقيما لدينه
 اگر مارو اور پوچھو اگر تم ایسے کو پاؤ جو دسواں حصہ کفار جاہلیت کی عادت پر پانچے مومن پر قایم رہ کر ہو
 فاقتلوه لکفره او لاستحلاله ان كان مسلما واخذ مستحلالا له تارك الفرض
 پس اگر کو کفر کے سبب سے مارو اور یا اس سے کفر کو حلال بنائی ہو اگر وہ مسلمان ہو اور حلال سمجھ کر ہو اسے حکم کو ترک
 الله ربع العشر لا من ياخذ على فرض الله كيف قد عشرين جماعة للنبي صلى الله
 کر کے کہ وہ چالیسواں حصہ ہو چکے ہو تو اسے قتل کر دو جو دس کے حکم کے موافق دینا ہی ہو گا کہ جسے چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان
 عليه ولم يخلفاء بعد وروی عشر الاضافة ما ياخذ الى العشر كربع العشر
 کے واسطے اور ان کے بعد خلفاء کے واسطے عشر لیا گیا ہے اور عاشر ہوا ہے نام ہو گیا جو ال پہنچتا ہے چھوٹے عشر یعنی بیس کے چوتھے
 او نصف كيف كروياخذ العشر جميعا فيما سقت السماء وعشر اموال
 نصف عشر ہو کر پانچواں حصہ ہو کر دسواں حصہ سے لیتا ہے جو سقستان کا سیراب کیا ہوا اور زمینوں کے
 اهل الزمة في التجارات انتهى وقال الطبري الاسرار وعشر استثنيا
 ہوا اگر کسی مال کا عشر لیتا ہے انتہی دو طبری کہتا ہے عشر تینا ہے بجز ما دو گر اور عشر کے بعد دو لنگ
 تشديدا عليهم ما وافهما كالأسنين من حنطة والعريف هو العراف
 تشدد کے واسطے مستثنیٰ ہوئے ہیں اور گویا یہ وہ دونوں کی حرکت سے دایرہ میں ہیں اور عریف عراف ہی ہوتا ہے
 والمراد ههنا التمجيد والتكيد على علم الغيب في الحديث من اتى عرافا
 اور بیان مجسم ہوا ہے یا وہ شخص جو غیب مافی کا دعویٰ کرے اور حدیث میں ہے جو شخص عراف یا کاهن
 او كاهنا كذا في النهاية وقال الطبري هو قسم من الكهان يستدل على
 سے جو چاہے یہ ہاں میں ہے اور طبری کہتا ہے عراف کواہن کی ایک قسم ہے جو جو بھی لکھی ہوئی
 معرق المسروق والضالة بكاره او فعل وحالة واكاهن مخبر عن
 اور گم ہوئی چیز کی بھان پر کلام سے یا فعل سے یا حال سے ہند لال کہا کہ کسی اور کاهن کی وجہ سے

فی جوف البیل فقدته فأخذ لمّا یاخذ النساء من الغيرة ففلفت ثم ط
 کون ری تو بیٹھ صفرت کوہ بابا سو جو کوہ و در شک باجو مورقوں کیا کر شکم جس سر سے انہی جا دراد نہ ہی
 فظلمته فی حجر نسائه فلم يجد فأتصرفت الی حجرتی فأذا النساء کانتون
 جس سے جو کوہ پیسوں کا مجھ کو بن ڈھونڈا تو بابا مجھ میں لیے حجر میں کھڑی ائی ویکھوں تو دران میں پیسے کپڑا
 الساقط وهو یقول فی مدحہ بنی الب نجا الوساو وامنیک وادی
 بڑا ہوا اور سجدہ میں بیٹھ کہہ رہے ہیں میرے خیال اور دل سے کھسکے ہوئے کہ اوتیر جو اوپر پرکوں میں لایا
 فهذا یدک و اجنیت ما علی نفسه یا عظیم برحمتی اکبر عظیم اعظم الذنب
 تو میرے سر پر اللہ کی رحمت ہے مجھے اپنی رحمت کی بڑی اسنے عظمت والے برکت کی امید گاہ ہر سے گتہ
 العظیم منہ فی الذی خلقه وصوره وخلق منہ ثم رفع
 عظیم سے میری پیشانی سے جو کوہ سجدہ کیا مجھ پر کیا اور کوہ توحی اور کوہ لانا اور آنکھ بنائے مجھ حضرت علیہ السلام
 راسه ثم عاد ساجدا فقال اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك
 آنکھ یا مجھ دو بارہ سجدہ کیا اور میرے دھانگی تیرے عظیم سے تیری رضا شدگی کی بناہ لیتا ہوں اور تیرے عتاب سے
 من عقابك واعوذ بک منک انت کما اتيت من نفسك اقول کما قال
 تیرے درگزر کی بناہ میں آنا ہوں اور مجھے تیری ہی بناہ مانگتا ہوں و بسا ہی جو جیسے تیری بناہی ناگہان مجھ پر ہو کر میری
 اخذ فادفعه فجع فی التراب لیسیدک و قوله انی لیسیدک ثم رفع راسه
 داؤد کو کہ اس کے پس میں اپنا چہرہ اپنے مولائے کو اپنے خاک پر گڑنا ہو گا اس کو سزا دے گی جو کچھ کرے وہ اپنے
 فقال اللهم انی قلیا بقیا من الشر تقبالا فاجرا ولا تقبالم لصر
 مجھ پر کیا انہی جو کوہ دل پر میرا شرک سے صاف حمایت کر
 وجعل معی الخيلة ولتقر عا قال فاهذا النفس من عجز افاجر
 اور میرے ساتھ خیل میں داخل ہوئے اور مجھ کو ساتھ لے کر اپنی اس فرمایا اے میرے ماسن میں بڑا ہے جسے حال میں کیا
 فطوق عیسے بیدہ علی رکتی یقول و یس هاتین الرکتین مالقیات
 میں صبر کرتے اپنے آقا کے ساتھ گھٹنے دبا کر شرک کیجے اور میرے گھٹنے ہاتھ پر دو ٹون گھٹنے کیا کہ گھٹنے ہیں
 هذه الیلة النصف من شعنان ینزل الله فیها الی السماء الدنیا
 اس کی رات شعبان کی بندہ رہوں کہ اللہ تعالیٰ زمین سے طرف نزول فرماتا ہے
 فیخبر عباده الامشک اولمشا حن وراة البیہقی قال الشیخ الامام
 میں اپنے بندوں کو بخشہ تاہم گو شرک اور کینہہ در کہ نہیں اس کو پہنچنے سے روایت کیا اسے شیخ امام

عظیم سے میری پیشانی سے جو کوہ سجدہ کیا مجھ پر کیا اور کوہ توحی اور کوہ لانا اور آنکھ بنائے مجھ حضرت علیہ السلام
 آنکھ یا مجھ دو بارہ سجدہ کیا اور میرے دھانگی تیرے عظیم سے تیری رضا شدگی کی بناہ لیتا ہوں اور تیرے عتاب سے
 تیرے درگزر کی بناہ میں آنا ہوں اور مجھے تیری ہی بناہ مانگتا ہوں و بسا ہی جو جیسے تیری بناہی ناگہان مجھ پر ہو کر میری
 مجھ پر کیا انہی جو کوہ دل پر میرا شرک سے صاف حمایت کر
 اور میرے ساتھ خیل میں داخل ہوئے اور مجھ کو ساتھ لے کر اپنی اس فرمایا اے میرے ماسن میں بڑا ہے جسے حال میں کیا
 میں صبر کرتے اپنے آقا کے ساتھ گھٹنے دبا کر شرک کیجے اور میرے گھٹنے ہاتھ پر دو ٹون گھٹنے کیا کہ گھٹنے ہیں
 اس کی رات شعبان کی بندہ رہوں کہ اللہ تعالیٰ زمین سے طرف نزول فرماتا ہے
 میں اپنے بندوں کو بخشہ تاہم گو شرک اور کینہہ در کہ نہیں اس کو پہنچنے سے روایت کیا اسے شیخ امام

و ترجمہ المستدرجین و غیر اہل الحدیث کا ہمراہ الیہ یقیناً ہمارے ہی من الہیہ
 اور ہم کے طالبوں پر رحم فرما اور کہندہ روئے کو جسے کہتے ہیں کہ کوئی نہ دیکھا ہو وہ نادر ہوا
 فہذا الذیلة عن علی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلة النصف
 من رمی بانی سے علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرہویں
 النصف من شعبان قائم فصلا ربیع عشر رکعة ثم جالس بعد الفراغ فقرأ
 شب میں دیکھا کہ آپ اسٹھ اور چوڑا رکعت پڑھیں پچیسہ فارغ ہو کر بیٹھ گئے پھر سورۃ فاتحہ
 بام الکتاب ربیع عشر مرة و قال هو اللہ احد الاربع عشر مرة و قال اعوذ
 چوڑا بار اور قل هو اللہ احد چوڑا بار اور قل اعوذ برب الفلق
 برب الفلق اربع عشر مرة و قال اعوذ برب الفلق اربع عشر مرة و قال اعوذ
 چوڑا بار اور قل اعوذ برب الفلق اربع عشر مرة اور اربع الفلق
 مرة و لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز الایة فاما من صلی تسکات
 آیا اور آپ سے آئے ہیں رسول بن انفسکم عزیز الایة نماز سے فارغ ہو کر بیٹھ کر پڑھیں
 عارایت من صلی تسکات من صلی تسکات من صلی تسکات من صلی تسکات من صلی تسکات
 کیا تسکات پڑھیں چھ سو بار یا جو شخص ایسا کرے گا جو تیس بار تسکات پڑھے اور تیس بار
 و قیام عشرین سنة مقبولة فان اصابہ فی ذلک الیوم سمانا کازالہ کنبیا
 اور تیس برسوں کے مقبول شب بیداری کی پچاس سالہ عمر ہوگا جو تیس سالہ ہو کر فوت ہوگا
 مستقر فی ما ذنبیہ و سنة مقبولة و رواہ الیہ فی شرح شعب الایمان و قال
 دو برسوں ایک سال کر سکتا اور ایک سال کر سکتا ورنہ تو ہر سال کر سکتا ہے
 یشبه ان یكون هذا الحدیث موضوعا و فی وائہ فیروز و هو من ذکر
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اس کے راوی نہیں ہیں اور یہ حدیث کا
 و اخرجه الجوزقانی فی الا باطین ابن الجوزی فی الموضوعات و قال و هو
 اور جو تافان نے اسکو باطین میں اور ابن جوزی نے موضوعات میں لکھا ہے اور جو تافان نے
 و اسنادہ لم و فی تنزیہ الشریعة فی الاحادیث او موضوعہ حدیث علی
 اور اس کی سند معلوم ہو اور تنزیہ الشریعة میں حدیث میں نقل کیا ہے علی سے یہ حدیث منقول ہے
 ان الذی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی من صلی فائ رکعة فی لیلة النصف
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ کہ جو شخص پندرہویں شب میں تسکات

۴۱۴
 شعبان
 ذکر شہر
 المستدرجین
 غیر اہل الحدیث
 الیہ یقیناً
 ہمارے ہی
 من الہیہ
 طالبوں پر
 رحم فرما
 کہندہ روئے
 کو جسے کہتے
 ہیں کہ کوئی
 نہ دیکھا ہو
 وہ نادر ہوا
 فہذا الذیلة
 عن علی قال
 رایت رسول
 اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم
 فی لیلة
 النصف من
 رمی بانی
 سے علی
 رضی اللہ
 عنہ روایت
 ہے کہ میں
 نے رسول
 اللہ صلی
 اللہ علیہ
 وسلم کو
 شعبان کی
 پندرہویں
 النصف من
 شعبان
 قائم
 فصلا ربیع
 عشر رکعة
 ثم جالس
 بعد الفراغ
 فقرأ
 شب میں
 دیکھا کہ
 آپ اسٹھ
 اور چوڑا
 رکعت
 پڑھیں
 پچیسہ
 فارغ ہو
 کر بیٹھ
 گئے
 پھر
 سورۃ
 فاتحہ
 بام الکتاب
 ربیع عشر
 مرة و قال
 هو اللہ احد
 الاربع عشر
 مرة و قال
 اعوذ برب
 الفلق
 اربع عشر
 مرة و قال
 اعوذ برب
 الفلق اربع
 عشر مرة
 اور اربع
 الفلق
 مرة و لقد
 جاءکم
 رسول من
 انفسکم
 عزیز الایة
 فاما من
 صلی تسکات
 آیا اور
 آپ سے
 آئے ہیں
 رسول بن
 انفسکم
 عزیز الایة
 نماز سے
 فارغ ہو
 کر بیٹھ
 کر پڑھیں
 عارایت من
 صلی تسکات
 من صلی
 تسکات من
 صلی تسکات
 من صلی
 تسکات من
 صلی تسکات
 کیا تسکات
 پڑھیں
 چھ سو
 بار یا جو
 شخص ایسا
 کرے گا جو
 تیس بار
 تسکات
 پڑھے اور
 تیس بار
 و قیام
 عشرین سنة
 مقبولة
 فان اصابہ
 فی ذلک
 الیوم
 سمانا
 کازالہ
 کنبیا
 اور تیس
 برسوں کے
 مقبول
 شب بیداری
 کی پچاس
 سالہ عمر
 ہوگا جو
 تیس سالہ
 ہو کر
 فوت ہوگا
 مستقر فی
 ما ذنبیہ
 و سنة
 مقبولة
 و رواہ
 الیہ فی
 شرح
 شعب
 الایمان
 و قال
 دو برسوں
 ایک سال
 کر سکتا
 اور ایک
 سال کر
 سکتا
 ورنہ تو
 ہر سال
 کر سکتا
 ہے
 یشبه ان
 یكون
 هذا
 الحدیث
 موضوعا
 و فی
 وائہ
 فیروز
 و هو من
 ذکر
 ایسا
 معلوم
 ہوتا ہے
 کہ یہ
 حدیث
 موضوع
 ہے اور
 اس کے
 راوی
 نہیں
 ہیں اور
 یہ حدیث
 کا
 و اخرجه
 الجوزقانی
 فی الا
 باطین
 ابن
 الجوزی
 فی
 الموضوعات
 و قال
 و هو
 اور جو
 تافان
 نے اسکو
 باطین
 میں اور
 ابن جوزی
 نے
 موضوعات
 میں لکھا
 ہے اور جو
 تافان
 نے
 و اسنادہ
 لم و فی
 تنزیہ
 الشریعة
 فی
 الاحادیث
 او
 موضوعہ
 حدیث علی
 اور اس کی
 سند
 معلوم
 ہو اور
 تنزیہ
 الشریعة
 میں حدیث
 میں نقل
 کیا ہے
 علی سے
 یہ حدیث
 منقول
 ہے
 ان الذی
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 قال یا
 علی من
 صلی فائ
 رکعة فی
 لیلة
 النصف

میں نے یہاں تقریباً فی سال کچھ نہایت اچھے کتابے نقل ہوئے ہیں۔ اصل عشر ہزار
 اور گیارہ سو تیس ہزار۔ اور نقل ہوئے ہیں۔ اور گیارہ سو تیس ہزار۔ اور گیارہ سو تیس ہزار۔

[illegible]

انکے ساتھ ان کی محول علیہ الحول و فیصلے میں اہل الصلوٰۃ و الفرائض و الحج و عمرہ و زکوٰۃ و صدقہ و خیر و عبادت و غیرہ کے لئے جو کچھ ہو سکے وہ سب کرنا چاہئے۔

[illegible]

من قرأ آية النصف من شعبان ألف مرة قل هو الله أحد في فاتة ركعة
هذه راحة للقل هو الله أحد سوره ركعت بين خمسة نو

وَمِنْهُمْ مَنْ دَلَّ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ كَانَ مُنِيبًا إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ سِتْرٌ مِنْ رَبِّهِ وَإِنَّ إِلَهَهُ لَذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ

یالجمہ وثلاثون یوسون من النار ثلاثون یعنی نہ من از خط و عشرۃ

لیکن ابون زعادہ قال بن الجوزی فیہ بجاہیل و متہمون حدیث

عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّاهُ النِّصْفُ مِنْ شَجَائِرِ قَامِ فَعَمِلَ

رابع عشر ركعت الحسين بن ابي اسحاق مظاهرو قال البسم في ثلثين اركون
 ركعت بركعتين اور اسكي سننا اور علوم پر اور اسكي كتابي معلوم ہوتا ہے کہ یہ

بہو و عاتق من البیع الشنیعہ ما تعارف الناس اکثری الی اللہ

ممن انقاذ السج و وضعها على البيت و ايجل ان ولفاخرهم بذلك

واجتمعهم للامم والذهب بالنار واخر اهل البيت فانهما الاصل

بعض الیماں نے ترکہاویز العاشر و ترکہ المواظبہ و هو خشية ان یکتب
 بدتوں میں چڑھا پھر یہودیوں اور عوامت کے ترکہ میں غدر پانے فرمایا ایسا نہ ہو کہ ہمیں قرض

علینا تم واطیع علیہا الخ فاء الراشدان خصوصاً امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما
 بعد جاویدین پھر مقلد و راہنمائی بنے قرآن و کتب پر۔ اس اعتبار سے کہ خصوصاً امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
 اللہ عنہم اجمعین کا اہواء فی الزنا ویت وقد قال البیہق علیہ السلام
 عنہم اجمعین سے چنانچہ حدیث میں آیا ہے اور عسک بن علی علیہ السلام نے فرمایا ہے

ہاں کہہ بیٹھتی سندنہ الخلفاء الراشدین میں سے پہلے ہی وہ ذکر فرماتے تھے کہ

الفق لوترا اهل البلد التراسیخ قائم الامام علی ک یروی فی کما
 مذکور اگر کسی شہر کے لوگ تراسیخ چھوڑ دیوں تو کس طرح پریشانی امام متقا لکھ کرے اور درایت کما فی الشیخ

عائشہ تقوٰی کو ان مولیٰ لہا وکذاک اور سلمہ کا انت تقوٰی جماعت
لیخت مولیٰ زکوٰۃ کہے چھے تہا و سچ بڑھا کرتی تھیں اور ایسے ہی ام سلمہ نے عورتوں کی جماعت کے ساتھ ملا کر

النساء اقتربوا من أولادهم حسن البصر وذكرا الكلام فيها في عتق فصولها
 بترتيب معين

الفصل الاول في تعاليم الاحكام

کہا کہ ماروی ایہ نقلی سناؤ میرے نام کا تو ایقون علی علیہ السلام
 کہتے ہیں کہ یہ نقلی ہے جس کا سناؤ یہ روایت کہ ہے کہ وہ لوگ عمر بنو کے عہد میں ہیں

بعضی ریکہ و فی عثمان و علی و رولی بن عباس انہ
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما

صلى الله عليه وسلم في يوم الاثنين من شهر رمضان من سنة ١٢٠٠ هـ

بمثلث لكن المثلث قالوا ان هذا الجبل ضعيف والوحي فارتفع وانشأ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی عبادت میں قیام اللیل کی روایات کا
کہ حضرت نے کیا وہ رکعت پڑھیں جسے کہ قیام اللیل میں آج کی عبادت تھی اور وہ اس پر کہ بعض نے فرمایا

جایگاه اصول
مجموعه المراسم
روستای عباس
در استان
کلیه چیزها
مجلس باغستان
در کوهان جوی
در کوهان جوی
در کوهان جوی

باب الحجة مكره لانہ لو كان مستحباً لكانت افضل كما كتبتا ولو كانت
جماعت سے کردہ ہوتی ہیں اس لئے کہ اگر مستحب ہو میں تو افضل ہوتا ہے

للفضيلة في الكمال برو ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعنه جماعة

الثالث المستحب ان يخلع بين يديك لترهق في حقها وترويحها

ماخوذ من الرحلة ففيه تحقيق العجائب وهو المروي عن السلف واهل
راحت میں سے نکالا ہے جس نوفا میں آرام کرنے میں لسنہ نام کی بہت بڑا کواکب ہے جس کی چار آٹا ہے اور درمیان

و اهل المدینہ یہ سب لوگ ارباب و کثا اہل کرب و منزلت و اسلام ہیں۔

الاستراحت دین کل تر و کھیل فقیر لا باس ہے و قیل لایمیتہ کنہ

عبد الضعيف صلى الله عليه وآله حاله واحسن من قبله وواله از الانظار

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون احد عشر ركعة قصدا
عمر بن عبد العزيز کے عہد میں گیارہ رکعت پڑھا کر سنے سے اس غرض سے کہ
 للتشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم والذى استقر عليها امر واشتهر من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاہدیت پر جائے اور وہ گنتی جو مشہور گنتی ہے
 الصلابة والتابعين ومن بعدهم هو العشرون وما روى فيها
مساجد اور تابعین سے اور ان کے بعد کے لوگوں نے مشہور چلا آتا ہے سو بیس رکعتیں پڑھ کر جو روایت ہے
 ثلث وعشرون فليحبها الوتر معها وقال مالك روى عن الشافعي ايضا
تین سو تین رکعتیں ہیں سو وتر کو تراویح کے ساتھ ملا لیا جائے اور شافعی کہتے ہیں اور شافعی کی روایت ہے کہ تراویح
 اثنا عشر وتلتوا وتسع وثلاثون معا لوتر فهو عمل اهل المدينة خاصة وقالوا
مع وتر چونتیس یا اثنائین ہیں سو بیس خاص مدینہ والوں کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ
 سبب لئلا ناهل مكة يطوفون بالبیت سبعاً ويصلون ركعتي
انکا پیب ہے کہ مکہ والے کعبہ کے ساتھ طواف کرتے ہیں اور طواف دو دو رکعتیں پڑھ کر تراویح کی پڑھیں
 الطواف بين كل ترين وخمسين اهل المدينة لما بعدوا من ادراك هذه
ترین یعنی دو رکعتوں کے بعد چونتیس رکعتیں پڑھتے ہیں اور مدینہ کے لوگ اس کے بعد تراویح پڑھتے ہیں
 الفضيلة صلوا بهذا اربع ركعات يسمنوها الست عشرة والتهن
تراویح کے لئے ان کے پیچھے چار رکعت پڑھنی شروع کر دیں اور ان کا نام ست عشرہ رکعتیں اور ان کی
 عادتهم على ذلك الى الان وقد يروى ذلك عن عمر وعلي رضي الله عنهما
عادۃ انہوں نے اس پر آئی ہے اور انہی ہی روایت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی آئی ہے
 لكنه غير مشهور عنهما فان صلے غيرهم ايضا لا بأس وليستوى في الامور
لیکن مشہور نہیں ہے ان کے سوا کوئی اور بھی پڑھنے کو مکہ اور مدینہ اور اس میں امام و غیرہ
 وغيره وينبغي ان يصلوا فرادى لان التثفل بالجماعة في غير التراويح
سوا بارہ ہیں اور جہت یہ ہے کہ انکے الگ الگ پڑھنے ہوا ہے کہ سو اسے تراویح اور تراویح جماعت سے
 مكروه عندنا لكن اهل المدينة يصلونها بالجماعة والتثفل بالجماعة
پاکیزہ نزدیک کردہ ہیں لیکن مدینہ والے انکو جماعت سے پڑھتے ہیں اور تعلیم جماعت سے
 لا يكره عندهم قال الشيخ قاسم الخففي من متأخري علماء مصر التثفل
انکے نزدیک مکہ و مدینہ والوں کی مشیت یہ ہے کہ تراویح جماعت سے پڑھنا ہے کہ تعلیم

صلوات
 تراویح
 پڑھنا
 سنہ ۱۱۸۸
 سنہ ۱۱۸۹
 سنہ ۱۱۹۰
 سنہ ۱۱۹۱
 سنہ ۱۱۹۲
 سنہ ۱۱۹۳
 سنہ ۱۱۹۴
 سنہ ۱۱۹۵
 سنہ ۱۱۹۶
 سنہ ۱۱۹۷
 سنہ ۱۱۹۸
 سنہ ۱۱۹۹
 سنہ ۱۲۰۰

ختمہ ثلثین فی الیام وثلثین فی الایام وواحدة فی التراويح وقد روے
درتھے تیس ختم تورات تیسین اور تیس دنوں میں اور ایک ختم تراویح میں اور سواہب الدین

فی الموهب اللدنیۃ مثل ذلک عن الشافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعیۃ یقیناً قالوا
بین امام شافعی رحمہ اللہ علیہم اجمعیۃ سے ایسی ہی روایت ہے جسے کہتے ہیں کہ

الافضل تعذیل القراءة بین التسلیات کما روے الحسن بن علی خنیفة
تمام تسلیات یعنی تمام دو رکعتوں میں تعذیل افضل ہے چنانچہ حسن بن علی خنیفہ سے روایت کرتے ہیں

وجاء عن عمر فلا بأس به واما التسلیۃ الواحدة فانه لا یستحب تطویل
اور عمر رضی اللہ عنہ سے آیت ہے اسکا کچھ ذکر نہیں ہے اور ایک دو رکعت میں

القراءة فی الثانیۃ بخلاف کما فی سائر الصلوات وان طول القراءة فی
کی دراز ہی بالاتفاق غیر مستحب ہے جیسے تمام اور نمازوں میں اور اگر پہلی رکعت میں قرات

الاولی علی الثانیۃ فلا بأس واما المختار فانه یجوز ان یکون علی
دوسری رکعت سے دراز کرے تو کچھ ذکر نہیں اور اگر مختار پسند کرے سوا تین اختلاف

الاختلاف عند الخنیفة والیوسف فیکون المختار التسویۃ بین
دوسری سے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک دونوں رکعت میں برابر ہی

الركعتین ویکون المختار عند محمد بن تطویل الركعة الاولى علی الثانیۃ
پسندیدہ ہوگی اور امام محمد کے نزدیک دوسری رکعت پر پہلی رکعت کی درازی پسندیدہ ہوگی

کما فی الصلوات المقرضۃ من سئل انہ اذا طأ فی التراويح فقرأ
جیسے تمام فرض نماز میں سئل جب تراویح میں طعن کرے پس کوئی

سورة او آية وقرا ما یدرہا فالسنة ان یقرأ المأثورة ذکر المأثورة لیکر
سورت یا کوئی آیت پھر ذکر کرے بعد ازاں سورۃ یا آیت پھر سورۃ یا آیت پھر سورۃ یا آیت پھر سورۃ یا آیت

علی الترتیب ~~مسئلہ~~ واذا فسد شفع من التراويح وقد قرأ فیہ
ترتیب وارے اور اگر تراویح کا کوئی دو گنا زمانہ پڑ جائے تو اس میں سورۃ یا آیت پھر سورۃ یا آیت

لا یعد ما قرأ قبل لا یعد الا المقصود هو القراءة ولا فساد فی
ایسا کہ پھر وہ پڑھے کوئی کتاب یا سورۃ یا آیت اسوالت کے متعلق تو قرارت تھیں اور قرارت میں کچھ فساد

القراءة وقیل یعد لیکون الختم فی الصلوة الصبیحۃ وحکم الفیہ
نہیں ہوا اور کوئی کہتا ہے پھر وہ پڑھے اگر ختم ان میں نماز میں واقع ہوئے اور تا دیکھا حکم

مسئلہ تعذیل
راست گردان نماز
مسئلہ تعذیل
دراز گردان ترتیب
مسئلہ ترتیب
راست گردان دو رکعت
ایک جزو دو رکعت میں اگر
مسئلہ دو رکعت میں اگر
میں دونوں میں

لما روى عن عمر بن الخطاب انه دعا ثلاثة من الائمة فامر احدهم ان يقرأ

مکہ مکہ عمر بن الخطاب روایت ہے کہ انہوں نے عین امام بلائے پچیس ایک کے ذکر کیا ہر ایک رکعت

فی کل کعة ثلاثین لیلۃ و امر الثانی ان یقرأ خمساً و عشرين لیلۃ و امر

میں تیس آیتیں پڑھا کہ اور دوسرے کو کہا کہ پچیس آیتیں پڑھا کہ اور تیسرے کو

الثالث ان یقرأ عشرين لیلۃ فی کل کعة فاقالہ عمر فضیلۃ و ما قالہ

کہا کہ ہر ایک آیت میں تیس آیتیں پڑھا کہ سو عمر نے کا قول تو فضیلت کا ہی اور ابو حنیفہ

ابو حنیفۃ سنۃ و هذا لانہم اتفقوا علی ان السنۃ الختم مرۃ و الفضیلۃ

کا قول سنت کا ہے اور یہ اس واسطے کہ ہر اتفاق ہو گیا کہ ایک بار ختم سنوں ہے اور فضیلت یہ ہے کہ

الختم مرتین و الا فضیلۃ ثلاث مرات و الختم یقع مرۃ یقال ابو حنیفۃ

دو بار ختم ہو اور فضیلت سے بڑھ کر یہ ہے کہ تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق ایک ختم ہوتا ہے

و مرتین و ثلاث مرات بما امر عمر کذا قالوا و منهم من استحسن الختم فی

اور عمر کے امر کے موافق دو یا تین ختم ہو سکتے ہیں یہی کہہ دیا اور ان سے بعض فقہ ستائش میں شب کے

لیلۃ السابعة والعشرين رجاء ان ینالوا فضیلۃ لیلۃ القدر اذا انجاء

ختم کو بہتر سمجھتے ہیں اس لیے کہ لیلۃ القدر کی فضیلت حاصل کر لیں کیونکہ حدیث میں

تظاہرت و کثرت علی انہا ہ لیلۃ القدر ولذا جعل مشایخ نجار القربان

اس باب میں کہ یہی شب لیلۃ القدر ہی کہتے دوسرے کی دعاؤں کو کثرت سے پڑھ کر اسے لیلۃ القدر کے شایع ہوا کہ

خمس مائۃ و اربعین رکوعاً و اعلوا المصاحف علی قیوم الختم فی لیلۃ البعۃ

پانچ سو یا چالیس رکوع پچیس آیتیں ہیں اور مصاحف پر نشان لگائی ہیں تاکہ ستائش میں ختم ہو

والعشرين و من المتقدمین من مشایخنا قال لا فضل ان یقرأ فی کل کعة

رافع ہوا کہ سے اور ہلکے مشایخ میں سے بعض متقدمین کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں

ثلاثین لیلۃ و یختم فی کل عشر ختمۃ لان کل عشر من الشہر مائۃ و عشرين

تیس یا تین پڑھا کہ اور ہر پچیس میں ایک ایک ختم کیا کہ کیونکہ چھ سو میں ہر دس خاص خاص ایک ایک ہے

وقد جاء فی الحدیث انہ شہر اولہ رحۃ و اوسطہ مغفرۃ و اخرہ عتق

اور یہ کہ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس کے اول میں رحمت پہلی و پچیس میں مغفرت ہو اور آخر میں عتق ہے

من الذنوب و روى عن ابو حنیفۃ انہ کان یختم فی شہر رمضان مائۃ و ستین

پڑھا کہ اور امام ابو حنیفہ روایت ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اکیس سو تین ختم کرتا

سنة من الختم
در وقت افطار
مائۃ و ستین
بغیر از ختم ہر
نہ روز یک بار
ختم کرے
و در آخر
روزانہ مائۃ و ستین

فما عرف في الصلوات الاخر من الاختلاف فيه والفتوى على عدم
مختلف فيه ہے جیسا کہ اور تاروں میں معلوم ہو گیا ہے اور فقہ کے عدم فساد

الفساد وقيل لا اختلاف في التراويح لمكان الضرورة وقالوا لا ينبغي
برہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تراویح میں اختلاف نہیں ہوگا کیونکہ ضرورت ہی اور فقہاء کہتے ہیں قوم کو نہیں

للقول ان يقدروا في التراويح النوش خوان ولكن يقدم والد يستخوان
بدلے کہ تراویح میں خوش گوئی کو امام کو یا کہیں پر دست خوان یعنی صبح پڑھنے والے کو امام کیا کرے یا نہیں

فان الامام اذا كان يقرأ بصوت حسن يشغل عن الخشوع والتكبر والتفكير
امام اگر خوش آواز سے پڑھے گا تو خشوع والا خشوع اور غم وغیر سے باز رہے گا

وكذا اذا كان يجازي بالاسنان يترك مسجدة كذا في سنن الهدى ولو كان
اور ایسے ہی اگر امام او اس پر غلطی کرے تو پھر پڑھیں کہ اگر کسی مسجد کو چھوڑ دیں یہ سنن اہدی میں ہے اور اگر کوئی

الفقيه قاريا فالفضل له ان يصلي بقراءة نفسه ولا يقتل بخيرة
فقیہ قاری ہو تو اس کا فضل یہ ہے کہ اپنی قرات سے آپ پڑھے اور اور کا سنتے ہی نہ بیٹے

ولا ينقص تسبيحان الركوع والسجدة عن الثالثة ولا يترك ثلث الاستغناء
اور رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں بار سے کم نہ کرے اور سبھا تک اللهم یرحمنا اور سبحا

والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ايضا لا تفاسد وقد روي في بعض
مسند احمد علیہ وسلم پر درود پڑھنی ترک نہ کرے کیونکہ یہ سب سنن ہیں اور فقہ کی

كتب لفقه خلافة والصحيح هو الاول والابا في الدعوات فان علم
بعضی صحابہ میں یہ کا خلافت کا درجہ اور صحیح یہی روایت ہے کہ رکوع اور رکعت باقی دعا میں سوا کہ قوم کے

من حال القوم ان لا يثقل ياتي بها والا لا واذا قرأ في الشفاعة في غير
حال سے معلوم ہوا کہ ہر دو شہر میں تو پڑھے اور نہیں تو نہیں اور اگر پہلے دو گانہ کی

في الركعة الاولى المعوذتين قيل قرأ في الثانية فاتحة الكتاب شيئا
پہلی رکعت میں سورۃ تین پڑھے تو کوئی کہتا ہے کہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور پانچ

من البقرة فيكون محال امر محلا وقيل بعيد قل اعوذ برب الناس
سورہ بقرہ میں سے پڑھے تو یہاں ہر گاہ منزل پڑھتی ہے یا پڑا اور کوئی کہتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس کو دوبارہ پڑھے

ولا يقرأ شيئا من البقرة مراعاة للنظم والترتيب والمسنون المعمول
اور سورہ بقرہ میں سے کوئی نہ پڑھے تاکہ نظم اور ترتیب کی رعایت ہو سکے اور سنن اور وہیں

۱۰ شریعہ
۱۱ قاریوں میں
۱۲ پڑھنے کی
۱۳ ریتوں پر
۱۴ نظر انداز
۱۵ ہر ۱۰ فقرہ
۱۶ غلطی کا
۱۷ اب اس سے
۱۸ فرق نہیں
۱۹ ہے
۲۰ یہ سب سنن
۲۱ میں
۲۲ حال کے

ہے کسانے ستر پہلے فرادی اذہوا قرب الی الاخلاص والعبادۃ

تراویح اور رستمن کی طرح الگ الگ پڑھی جاوین کیونکہ یہاں افلاک سے نذر پاک تر اور زیادہ ہے

البراءة وقوله رد في الصحيح افضل صلاة المرء في بيته ما عدا المكتوبة

دو ترجمہ: ۱۔ مسیح جیسا کہ میں آیا ہوں کہ آدمی کی تفصیل نماز کی کتاب سے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

أقول هذا القول غير مختار لأنه إما يكون في غير ما شرفه العلماء

[illegible]

والتراوية قد عرفها الجماعة كذا ذكرها وعن أبي يوسف أنه إذا

چرا چرخ هم در کمال زمین و آسمان بر سر یک محور می‌گردد

اداء ہائی بیتہ مع مراعات سنہ الفراء و اشباہہا و علیہا فی
کلمہ بہت فستہ اوٹ غیبہ کی رعایت شدہ او اگر کسی نے غفلت میں

مجلسه ۱۰۰۰

بلیہ الا ان یوں شفیقاً بکبر القدر کیا کہ جو شخص بھی اس کے پاس آئے اور اس کے سامنے ہاتھ بٹھکے ان کو اس صورت میں کہ وہ شخص بڑا فقیہ ہے، اس کا اعتقاد کرتے ہوں اور اس کی امامت سے لوگ کثرت جمع ہو کر رہے ہیں۔

استاذي في علمي

کسی شخص کو اسے تسلیم نہ ہو، یہ پورے رازدار کو وہ کہے کہ ہم کو مارنے

الامام فاضل محمد بن اسماعيل بن ابي حمزة الثمالی

مقرر کیا فاسد ہے مسئلہ اگر مصلحت تواضع کو دور ناموں کے پیچھے نہیں کہ : ایک اور

تتسلمة في الصلوة من الائمة وانما الائمة التي صلوا بها امرؤ وجمعة

دو گانه دو گانه نذر تو صیغی می ده که اگر اجاره نگیری باز او پیش می آید که هر یک از اینها یک کسره می باشد

وَعَلَىٰ الْجُزْآنِ صَلَواتُكَ يَا مُنِيرُ الْوُجُوهِ وَالْآخِرُ الْآخِرُ وَهُوَ

اور بنارس میں پہلے جانتے ہو کہ عرض ایک ایک پڑھنا ہے اور دو میلہ اور تیرہ پڑھنا ہے۔

والا من احد التواضع في مسجد من قسما على الكمال الختلافه

اگر تک امام کے مابین جو کچھ ہے وہ نہیں

فقير المذنب المذنب بن كمال الدين ابو ذر وافراده وافراده

میر کریم بخش نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کی خدمت میں یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ تمہاری ذمہ داری ہے۔ تمہاری زندگی تمہاری ہے۔ تمہاری مرضی ہے۔ تمہاری مرضی ہے۔ تمہاری مرضی ہے۔

مسيره واذن وصلی مرم فانه لا یکره الفصل السادس

میری بی بی خاکرہ اس سے دو رنگ تھی ساتھ نماز سے توبہ کر رہی تھی۔

السنة وهو مسئلنا روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال مر اصاب

التراب وروى بالجماعة وهكذا نقل عن اصحابه رضوان الله تعالى عليهم

اجمعين وعليه اتفاق قضاة الامصار ومنهم من قال ان تارك الفضل ولا يام

المراد عن بعض السلف ذلك ولان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ترك

القيام بالقوم تركهم يصلون في بيوتهم كيف يشاءوا وكان الامر على

هذا الجي بكرة وصد من خلافة عمر هذا استقر الامر على الجماعة

وهو فضل قال الشيخ قاسم الحنفى الصيغ اقامتها بالجماعة سنة

على لكفاية حتى لو ترك اهل المدينة كلهم الجماعة فقد تركوا السنة

والساوا في ذلك ان اقامت التراويح بالجماعة في المسجد فمن تخلف

عنهما من اهل الانسا واصله في بيته فقد ترك الفضيلة ولم يكن

مسئلا وان صلوا بالجماعة في البيت اختلف فيه المشايخ والصيغ

ان الجماعة فضيلة والجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهذا قد جاز

احل الفضيلة وترك الاخرى وهكذا في المكتوبات انتهى قيل

بعض شيوخنا
سنة الجماعة
فراهم أكدون و
جاءوا كذا في
الكتاب

تارک ہو گیا اور وہ برادر تاجی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے جتنی نماز
پڑھیں سو جماعت سے پڑھیں اور ایسا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے
اجمعین علیہ اتفاق قضاة الامصار ومنهم من قال ان تارك الفضل ولا يام
المراد عن بعض السلف ذلك ولان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ترك
القيام بالقوم تركهم يصلون في بيوتهم كيف يشاءوا وكان الامر على
هذا الجي بكرة وصد من خلافة عمر هذا استقر الامر على الجماعة
وهو فضل قال الشيخ قاسم الحنفى الصيغ اقامتها بالجماعة سنة
على لكفاية حتى لو ترك اهل المدينة كلهم الجماعة فقد تركوا السنة
والساوا في ذلك ان اقامت التراويح بالجماعة في المسجد فمن تخلف
عنهما من اهل الانسا واصله في بيته فقد ترك الفضيلة ولم يكن
مسئلا وان صلوا بالجماعة في البيت اختلف فيه المشايخ والصيغ
ان الجماعة فضيلة والجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهذا قد جاز
احل الفضيلة وترك الاخرى وهكذا في المكتوبات انتهى قيل

ہم جو عیندہم جمیعاً و ہذا ہو اے یہ کہ انہم لوگوں کو قتل و اجاز فاذا
 ہے ہر ایک ان سب کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے کہ لوگ اگر ٹھکر بیٹے تو یہی جائز ہوتا ہے

فأما كان بالجواز والحق أما الكلام في الاستنباط فبغيره في الحقيقة

بڑے ہو کر یحییٰ بن ابی یوسف اور یحییٰ بن ابی اسحاق کے تلامذہ بن گئے۔

۱۱۱ یوسف المستعین ان یقوم القوم لا بعد لانهم حازلہم القصور
کے نزدیک سے بہتر ہے کہ تہذیبی کفر سے جو کہ ان کے نزدیک رہا کہ اور پیشہ کو

والقیام والقبور افضل لمحالة وعند محمد المستبان لا یقومون
 برون جان من تو میر کھڑے رہو شک انفس ہے اور امام محمد کے نزدیک پیغمبر کو پست تر ہے کیر کہ

هذا الاختلاف معتبر عندنا حتى منع الفرض من الجواز فكذلك يمنع النقل

من الاستجابة بمسئلة تكبر للمعتقد ان يقع في التلاويح فاذا

راج الامان پر كبر و قوه لان فيه اظهار التكاثر على اهل الصلوة و

التشبه بالنافذ في الله تعالى واذاقوا الى الصلوة قاموا كما

وَكَلَّ إِذَا غَلَبَ النَّعْمُ بِكَرَمِهِ أَنْ يَصْلَحَ لَهُمُ النُّوْرُ مِنْ نَفْسِهِ فَخَرَّاجَةً لِيَسْقِيَهُمْ

اور ایسے ہی دنیا بھر کے علماء و محدثین کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

میں نے ان کو سونے والے غلام پہنچنے میں کشتی اور قلعہ اور شہر کے متوجہ رہے اور یہ غلام ان کے پاس گئے

علاء الدین نے اس کے بعد اپنی اصلاح و ترقی کے لیے یہ دعا پڑھائی

۱۷۱۱

اور یہی سنت گرم چراگر انکو سمجھ بیڑی
ساتویں فصل افضل یہ ہے کہ
یونہی جامعۃ فی رمضان فقط وعلیہ اجماع المسلمین واخلقوا

[illegible]

اذ اصلی التزاور فی غیر عذر فالکلام فیہ فی موضعین فی الجواز
 جب بلا عذر تراویح پیش کرے تو اس میں دو جگہ گفتگو ہے
 اولیٰ باب اما الکلام فی الجواز فقد اختلف المشائخ فیہم من قال لا يجوز ومن قال
 بہتر ہو فی میں بہرہ از میں تو یہ کلام ہے کہ شایع ہے کہ اختلاف کیا ہے کہ بعض نے کہا کہ جائز نہیں ہے اور بعض نے کہا کہ
 يجوز وهذا هو الصیور واجمع علی ان رکعتی الفجر قاعد من غیر عذر
 جائز ہے اور یہی فعلی صحیح ہے اور اس پر سب متفق ہیں کہ فجر کے دو رکعت سنت کے بلا عذر ہیں کہ
 لا يجوز هكذا روی الحسن بن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ نصاً من قال
 باقر بنین بنین عمر بن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے انصاف ہائی روایت کرتا ہے پھر جو شخص اس پر کہتا ہے
 لا يجوز قال ہذا سنة تشاہدت کتبت الفجر ومن قال يجوز قال ہذا
 نوید ہوا سند الیٰ کرنا ہے کہ سنت تراویح فجر کی دو رکعت کے ساتھ ہیں اور جو شخص باوجود کہتا ہے کہ یہ سنت الیٰ کرنا ہے کہ تراویح
 نافلہ لم یختص بزیادۃ توکید مثل سنة الفجر فصارت کسائر السنن
 نقل ہیں ان میں کوئی تاکید فجر کے سنتوں سے زیادہ نہیں ہے پھر تو ایسی ہو گئیں جیسی اور سب سنتیں
 والنوافل الدلیل برایۃ ابی سلیمان عن ابی حنیفۃ والیٰ یوسف
 اور ان میں اور برسی دلیل ابو سلیمان کی روایت ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ اور
 ومحمد لم یفصلوا بین العذر والیٰ غیر العذر اما الکلام فی الاستیجاب
 صحیح ہے اور انہوں نے عذر اور بلا عذر میں کچھ فرق نہیں کیا اور یہی گفتگو بہتر ہو گئی
 فالصیور انہ لا یستحب لہ یخالف المتواتر من عمل السلف اذ صلی
 تو صحیح ہے کہ جب تک کہ یہنا اجماع نہیں ہے کہ سلف کے متواتر عمل سے مخالف ہے اور اگر امام
 الامام قاعد التزاور یجوز بعدہ او یغیر عذرہ والقوم قیاماً فالکلام
 تراویح کو بلا عذر یا بلا عذر بشک اور مقدس ہو کہ پڑھیں تو
 هذا الفصل فیما فی موضعین الجواز والاستیجاب اما الکلام فی
 اس باب میں بھی دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور بہتر ہو گئی ہے پھر جواز میں تو یہ ہے
 الجواز فاختلف المشائخ فیہم من قال جاز عند ابی حنیفۃ
 کلام ہے کہ اس میں متنازع خلاف کرے ہیں بعض تراویح سے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
 والیٰ یوسف رحمۃ اللہ علیہ ولم یجوز عند محمد بن حنفیۃ اعتباراً بالافضو وقال
 اور ابو یوسف رحمہ اللہ نزدیک جائز ہیں اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں ہیں جیسے فرض جائز نہیں ہے اور بعض

صلو فیہما
 دن بعد شام نماز
 علیہ السلام

مسئله اور کہ امام فی الواقع فی الواقع یفرغ المقصد من القنوت

مسئله اگر ترویدین مقتدی دعا قنوت سے ابھی فارغ نہیں ہوا کہ امام کو دعا میں چلا گیا

فانہ یتابعہ لان القنوت لیس بمسئله لا یقصد من القنوت

نہ تروید امام کی ہر ایک کلمہ کو کہ قنوت نہ تو قنوت ہے ہی ہوتی ہے اور دعا نماز کی ہوتی ہے مسئلہ

فی الواقع انہ یتابعہ لان القنوت لیس بمسئله لا یقصد من القنوت

جب امام کے ساتھ قنوت پڑھ چکے تو غایت کی قضا میں یہ سر نہ پڑھے مسئلہ

انہم صلوٰۃ تسلیما تلو عشر الاختلاف بالمشائخ فیہ قال بعضهم

یہ ایک واقعہ ہے کہ نو روایات میں سے پانچ روایات میں اختلاف کرتے ہیں بیٹھے کہتے ہیں کہ

اعادوا تسلیما واحدة بالجماعة احتیاطا وقال بعضهم لا یزیدون

احتیاطا ایک دو گانہ حاجت سے اعادہ کر سکتے اور بیٹھے کہتے ہیں کہ زیادہ نہیں کہیں

الزیادة علی التراویح بالشک لا یجوز والصحیح انہم یصلون تسلیما

شک بخیر تراویح بعد اعادہ کرنا جائز نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ لوگ ایک دو گانہ

اخری فرادی حتی یقع الاختیار فی فصل السنة باقامتها و یقیم

ایک ایک پڑھیں تاکہ فصل سنت کے پورا کر سکیں ایسا ہی ہوا ہے اور ایک

احترار عن اداء النافلة بجماعة غیر التراویح صحیح علیہا اذا صل

۱۴۰۰ اور یہ روایت کے ساتھ یہ صحیح ہے حاجت میں

الترویج الواحدة اماما فی کل احد من الترویج اختلافا فیہ قبل

تروید کہ دو امام تین ہر ایک امام دو گانہ اور تین امام تین گانہ

لا یسجد والصحیح انہ لا یسجد فی کل ترویج یؤدی اماما

۱۴۰۰ اور یہ روایت کے ساتھ یہ صحیح ہے ہر ایک امام ایک تہہ پڑھتا ہے

واحد علی عمل السجود غیر فہم و یزیدون تبدل اماما

۱۴۰۰ اور یہ روایت کے ساتھ یہ صحیح ہے دو امام ایک تہہ پڑھتا ہے

الانتظار الفصل الثامن فی وقت التراویح

۱۴۰۰ اور یہ روایت کے ساتھ یہ صحیح ہے

المشایخ فیہ قالت جماعة من اصحابنا الحنفیة ومنهم الشیخ السبیل

۱۴۰۰ اور یہ روایت کے ساتھ یہ صحیح ہے

مسئله اگر ترویدین مقتدی دعا قنوت سے ابھی فارغ نہیں ہوا کہ امام کو دعا میں چلا گیا

الافضل في التزويج استيعاب اكثر الدين بالصلاح والانتظار والاستراحة
 كونه من انفسل يده بيه كونه اكثر شب كونه نازا اور استعجاب اور استعجاب من پوری کو دے

اذا فانت لراوید ہل یقیناً بعد و قمر ہا با جسمۃ او غیر الجسمۃ فالجواب

بعض مقتضی من افراد الدین غل وقت تراویح اخروی و قال بعضهم
 کہتے ہیں اگر دن جہانک دوسری تراویح سما وقت نہ آوے تو نہ کرے اور بیٹھ کر کچھ دین

لا تهايمت يا كذا من السنة في المغرب والعشاء وذلك لا تقوى

بالاجماع ولو كانت تقض بقضیت کی حالت و اقضوا و منفرداً

وَنَقَلَ شَيْئًا إِلَى الْمَدِينَةِ مِنَ السَّرَايَةِ وَقَضَاهَا فَمَنْ أَكْبَرُ فَوَلًا

شماره ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حسنیہ آئمہ مہدئیں اہل التواضع
کا پہرہ نرا دیکھ کے سب سے پہلے
نہی ہر سوال کا
شوال کا پہرہ

النہا هذا الليل كله الى طلوع الفجر وقت لها قبل العشاء او بعد ها وقبل
 و انہی ہے کہتے ہیں کہ ساری رات طلوع صبح صادق تک تراویح کا وقت ہے پہلے یا عشاء کے بعد اور نہ
 البتہ او بعد لانہا قیام اللیل کان شرطها اللیل فحسب قال عامۃ
 سے پہلے یا وتر کے بعد کیونکہ یہ سب قیام لیل ہے اور کسی شرط صرف رات ہی ہے اور عشاء کے عام مشائخ
 مشائخ بخارا وقتہا ما بیز العشاء والوتر فلو صلہا قبل العشاء
 کہتے ہیں کہ تراویح کا وقت عشاء اور وتروں کے بعد ہی ہے پس اگر تراویح عشاء سے پہلے
 او بعد الوتر لم یؤدھا فی وقتہا لان الاثار قد ردت ہذا وانما
 یا وتر کے بعد پڑھے تو تراویح کو وقت پر نہ لایا کیونکہ آثار اسی طرح کے آئے ہیں اور
 یتبع فی التراویح الاثار والصیرۃ وقتہا ما بعد العشاء الى طلوع
 تراویح میں آثار ہی کی پیروی ہے اور صیرۃ یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلوع صبح
 الفجر حتى یصلہا بعد الوتر جاز ولو صلہا قبل العشاء لا یجوز
 صادق تک ہی یہ تک کہ اگر تراویح وتر کے بعد پڑھے تو جاز ہے اور اگر عشاء سے پہلے پڑھے تو جائز نہیں
 لانہا نوافل سنۃ بعد العشاء فاشہب من التطوع للسنن بعد العشاء
 کیونکہ تراویح سنن عشاء کے بعد سنن ہیں۔ نہ اب رمضان سے علاوہ عشاء کے بعد کے
 وغیر رمضان یجوز الصلوۃ بعد الوتر غایتہ ان الا فضل ان یکن
 سنن قدر سے شام پڑھیں اور وتر کے بعد نماز جائز ہوئی ہو غایت انی الباب یہ ہے کہ رات ہی
 الوتر اخر صلوۃ اللیل كما تحقق فی موضعہ والمستی تاخیرھا الى
 نمازین وتر پہلے پڑھیں و افضل ہوئی ہیں چنانچہ انہی حکم میں ثابت ہو چکا ہے اور مستحب نہیں لایا
 ثلث اللیل ونصفہ وقیل یکرہ اداءھا بعد النصف تمبیم ہا بتاخر
 آدمی رات تک تراویح کی تاخیر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آدمی رات کے بعد تراویح کا پڑھنا مکروہ ہے جیسے مشکائ
 العشاء والصیرۃ انہ لا یکرہ لانہا صلوۃ اللیل الا فضل فیہا
 مکروہ ہے اور حسیو بہرہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات کی مانگ ہے اور اس میں آخر وقت
 اخرہ و فی فتاویٰ قاضینان ویستحب تأخیر التراویح الى ما
 نہیں چاہی اور فتاویٰ قاضی خان میں یہ ہے کہ تراویح کی تاخیر آدمی رات کے
 بعد نصف اللیل بعضهم قالوا بہ وهو الصیرۃ فی الخارصۃ
 یہ کہ مستحب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے اور بھی صحیح ہے اور خلاصہ میں یہ ہے

ملہ شاہ باکر
 الشہر کون ۱۴۰۳
 ۲۴
 دست راستہ

شهر شریف من اوائل شهر الحج و لیسهی شهر الفطر فیہ یوم العید
 یہ او بزرگ اشہر الحج کا پہلا مہینہ ہے اور شہر الفطر اس کا نام ہے اور اس میں عید کا دن گناہوں کی
 مغفرت کا دن ہے اور حدیث میں اس سے آگے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے
 باہم اللہ تعالیٰ عبادہ الصالحین ملائکہ و قال یا ملائکتی ہا جزاء اجر
 اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر اپنے روزہ دار بندوں سے تم کو تاسم اور فرما رہا ہے کہ تم کو جو اجر ہے
 و فی عمل قالوا ربنا جزاؤہ ان یوفی بجرہ قال یا ملائکتی ہا جزاء عیدکم
 اور کہا کہ تم کو جو اجر ہے کہ تم نے اس کی بجا دی ہے کہ تم کو جو اجر ہے کہ تم نے اس کی بجا دی ہے
 و اما فی فضیلتی علیہم ثم خرجوا یجئون الی الدعاء و عزی و جلالی
 اور کہا کہ ان لوگوں نے میرا فرض جو ان کے دسمہ تھا اور ان کی بجا دی ہے کہ تم کو جو اجر ہے کہ تم نے اس کی بجا دی ہے
 و کہ فی علوی ارتفاع مکانی لاجیبہم فیقول رجعوا قل غفرت لکم
 اور کہم اور علوی اور درجہ کی ہندی کی قسم ہے کہ میں نے ان کی دعا قبول کی ہے اور ان کی بجا دی ہے کہ تم کو جو اجر ہے کہ تم نے اس کی بجا دی ہے
 و بدلت سبائکم حسنات قال فیہم جمعون مغفورا لہم ثم الیہم فی
 اور تمہارے گناہوں کو نیکیاں بنا دیں ان سے کہتا ہے پس وہ جتنے بخشا ہے چلا آئیں اس کو پیش کرتے
 فی شعب الاسمان ومن السنة فی یوم عید الفطر ان یفطر قبل الخرج
 شعب الاسمان میں روایت کیا ہے اور عید الفطر کے دن پہرے مسنون ہے کہ عید گاہ کی طرف پہنچتے پہلے
 الی المصلی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کل ثمرات و تراکھا انما جاء
 کہہ گھاسے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے ہیں اور ما کہم حدیث میں عید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت مسلم بن
 فی رواية البخاری عن انس بن مالک عن عتبہ بن حمید کان یا کل
 انس بن مالک سے بخاری کی روایت میں ہے کہ عید کے دن عتبہ بن حمید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت مسلم بن
 ثلثا و خمساً و سبعة اقل و اکثر و قالوا الحکمة فی استحب اکل التمر
 پانچ اسات یا کم و زیادہ کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں چھوٹا رکھا یا سبب ہر سال میں مقصود
 حلاوتہ و لکلا و یقوی البصر الذی یضعفہ الصوم و ایضا الحلو
 اس کی شیرینی ہے و شیرینی بینا کی کو توت دیتی ہے جس کو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی
 یرفو القلب یوافق مزاج الایمان و لذا ورد المؤمن حلوی ان رای
 اے اے خداوند ہمارے دل کو توت دیتی ہے جس کو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی

وہم

طہر بانی الدین
 و غیرہ ۱۱ شہر
 طہر بانی الدین
 و غیرہ ۱۱ شہر
 طہر بانی الدین
 و غیرہ ۱۱ شہر

الحديث فيه والجهل بالتكبير في طريق المصلحة عند الإمامة الشافعية
حديث جهم بن زناد تكبير عيد الحادى راسه من قيزان الامون كمنه و كسا او ران بون منه

دوز الفطرۃ الخلفاء فی الجہر اما ان کبریل ون الجہر فہو حمن و ذکر

اللہ صمیتے ہیں فی سبب الازمان یفہم من خلاصۃ الخلاف فی اصل
 عام لیس تمام اوقات میں غوب ہوتا ہے اور خلاصہ یہ ہے معلوم ہو تا ہے کہ خلاف اصل تکبیر

التكبير وقيل يروى عن ابن خنيفة الكوفي أيضا: اني سمعت ابن ابي عمير يقول
 ابي من انكر ابا خنيفة من انكر كبريائها يعني مروى جواسه يهود ابن الهمام في شرحه من جواسه

الأئمة يمشون في الدار ومطعم عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عالمی وادیوں کے لیے ایک نیا دور کا آغاز ہے۔

یہاں ایسے ہی کافر و الجھن زدہ لوگ ہیں جو علی بن عمر فاروق القلیبیہ ابن
کے مروجہ جوسے میں کلام سنیہ اور عیسوی پیغمبر کہ ابن عمر پر ہوتا ہے اور شیخ ابن عباس

کتابت در کتب معتبره
موسی بن محمد بن علی که پسر علی بن موسی است

روایہ والا مضامین کی ایک سیریز کے تحت ان کے خیالات اور نظریات کو پیش کیا گیا ہے۔

الایہ و دوں ایچے کھنن القول و رفیق ابن عبد اللہ و ہرنا
 ہوشتہ اور بکارستہ کمر او از ہونہ نے بین
 اور ابن عباس سے لایہ سزی کہ اے نبیؐ و گو گاہیہ کچھ ہو

یہ ہیں و شمسال کرم کا بیچود جملہ اہل جبر الامام قال وقال الخ واما
 سنا تو اپنے ہوا پر کش سے پوچھا کیا امام نے تکبیر فرمائی ہے اس نے کہہ دیا نہیں ابن عباسؓ نے کہا ہے

میں کہیں ایسا نہیں کہ رسول اللہ کی اللہ علیہ وسلم ولین جن احل لہما ذلک

۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶

الصلاة قبل صلاة العيد بها والاول يصلي ثم قال في شرح كتابنا
نار سے پہلے اس جیسے نماز جائز بھی ہے اور قول اول اس سے کہ اس وقت اور کتاب انشراح میں

الخروج في مثل هذا الامر احمد بن حنبل استدل به على ابا مسعود
جو امام احمد بن حنبل کے غائب کی ہے کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب اور مسعود رضاعی کو

الاضحیٰ علی الناس فخرج يوم العيد قال لها الناس ليس من
لوگوں پر نکلے گا سو وہ عید کے دن وہیں گئے اور کہا مسعود یہ سنت

السنّة ان يصلي قبل الامام ثم اذ النشأ وروى ابن سيرين ان
نہیں ہے کہ امام سے پہلے نماز پڑھنے لگے اسکو سنائی گئی روایت کیا ہے اور ابن سیرین روایت کیا ہے کہ

ابن مسعود وحذيفة قاما ونهيا الناس ان يصلا يوم العيد
ابن مسعود اور حذیفہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو منع کیا کہ امام کے پہلے نہ آئیں

خروج الامم الى الصلاة فخرجوا فقالوا ما هذا
پہلے نماز پڑھنے لگیں اسکو سچے روایت کیا ہے اور زہری کہتا ہے کہ جتنے ائمہ ہیں کسی سے

من علمنا ان يخرج من اسلاف هذه الامة صلاة قبل صلاة العيد
نہیں سنا کہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس سے امت کے اسلاف میں سے کسی نے عید کا دن پہلے نماز

ويخرج ارواه الاثر وايضا الخلاف في ان هاتين الصلواتين
نماز پڑھی ہے اسکو اثرم نے روایت کیا ہے اور یہی اختلاف ہے کہ آیا یہ حفاظت عید گاہ سے مخصوص ہے

او شيئا من المصلي البتة فقال بعضهم ان صلاة في صلاة العيد
یا عید گاہ اور گھر و دن کو شان سے پہلے کیے ہیں کہ اگر کوئی اور سو اور جگہ کے پڑھنے تو کچھ غور

باسر به وروى عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نہیں ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصلي قبل صلاة العيد فاذا اجمعوا الى بيت الصلاة ركعتين
عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پس جب تک کہ نہ تو دو رکعت پڑھتے اسکو نہیں مانج

انما جاء واحد قال في الهداية ولا يتنقل في المصلي قبل صلاة العيد
اور اس نے روایت کیا ہے اور ہادیہ میں کہتا ہے اور عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھتی نہ جانتیں

فالكراهة في المصلي خاصة وفي الشرح ان صلاة العيد قبل
فانکراہہ فی المصلي خاصہ و فی الشرح ان صلاۃ العید قبل

الحديث في
الصلوة قبل
العيد
الصلوة قبل
العيد
الصلوة قبل
العيد

قبلاً امام وقال ابو جعفر لا يمنع العامة من ذلك لقلة رغبته في

تعمير موطئ اور ابو جعفر کہتا ہے کہ عوام کو تعمير سے روکنا نہیں چاہیے کیونکہ عوام کو خیرات میں رغبت

الخیرات انتہی من السنة ان يخالف في الطريق يوم العيد بان يخرج

کم ہوتا ہے انتہی اور مسنون ہے کہ عید کے دن آگے اور پیچھے کا راستہ بدل دے اس طور کو کہ جائے

من طريق يوم من اخری فقد روى البخاری عن جابر قال كان النبي

ایک راستے سے اور آگے و پیچھے سے روایت ہے بیشک بخاری نے جابر سے روایت کیا ہے جابر کہتا ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق في الترمذی

صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہو تو راستہ بدل دیتے تھے اور ترمذی اور دارمی

والدارمی عن ابی هريرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم

ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن

العيد فخرج في غير طريقه وقد ذكر في هذا الفعل كانا واسرار

ایک راستے سے تشریف لے جاتے تو اور راستہ نکالتے اور علماء نے اس عمل کو بہت نکتہ اور سہرا

ذكرناها في شرح سفر السجادة وقد اختلف في انه لا امام خاصة

ہم بیان کرتے ہیں جسے وہ سفر السجادت کی شرح میں ذکر کرتے ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ تبدیل راہ اگر ایسا ہے تو خاص ہے

او يجمع الناس وما ينبغي ان يثبه عليه بيان حكم الصلوة قبل الصلوة

یاسب کے واسطے ہے اور بجا ضروری بتا دیتا نماز داخل کا حکم ہے جو عید کی نماز سے

العيد بعد روى البخاری قال ابو داود والترمذی والنسائی

چلے اور بیچھے ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی ابن عباس سے

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد فصلين

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لے جاتے دو کوٹ عید کی پہلی

والعيد قبله ولا بعد الحديث وقال الترمذی وفي الباب عن ابی عمر

اور اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ آگے بیچھے تو وہ نہایت کمال اور ترمذی نے کتاب میں ابی عمر اور عبد اللہ

وعبد الله بن عمر بن الخطاب في العمل في هذا عند بعض اهل العلم

ابن عمر اور ابو سعید سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے

من احب اليه صلى الله عليه وسلم ويعلمهم وجوز طائفة من اهل العلم

یہ روایت ترمذی
دون ۱۲ خف
علیہ السلام
نماز عید کی پہلی
نماز سے پہلے
پڑھنی چاہیے
اور اس میں
کچھ اختلاف ہے

اللہ علیہ وسلم وناقته فقد احدثی والحاصل انہ لم یثبت
صلی اللہ علیہ وسلم نے غار نہیں تھی اور جسے رسول صلعم کی بڑی کٹی پٹی پریت یاں اور اصل پیکر محمد کی غار کے
 لصلاة العید سنة لا قبل ولا بعد الا عند البعض قیاساً علی الجموع
اسیسا سنت ثابت نہیں ہے نہ پہلے اور نہ پیچھے اگر کسی کے نزدیک جمعہ برقیاس کر کے ہے
 واما مطلق النفل فلم یثبت لانہ عنہما بل لیل خاص لانی وقت الواقعة
اور رہی مطلق نفل سوا کسی مانتقت کسی خاص دلیل سے بجز اوقات کریمین یا نہ نہیں ہوئی ہر
 انتم و تعلم انہم اختلفوا فی صلوة العید بعد ما فاتت وظاہر
انہی پھر سمجھ گئے کہ حکما نے عید کی نماز میں فوت ہو گئے بعد اختلاف کیا ہو اور ظاہر
 المذہب عندی بحیثیۃ انہ لا قضاء لصلاة العید لان هذه الصلاة
مذہب امام ابو حنیفہ روئے نزدیک یہہ ہے کہ عید کی نماز قضا نہیں ہے کیونکہ یہہ نماز
 لم یثبت الا بعد ان خصوصية وفي بعض شرح الهدایة ان شاء صل
یوں ان خصوصیت کے ثابت نہیں ہے اور ہادی کی بعضی شرح میں یہہ ہے کہ اگر چاہے دو
 رکعتین ان اربع رکعات مثل الضیعی کا ایصلی فی سائر الايام وتقل
رکعت یا چار رکعت چار رکعت کے ساتھ چار رکعت جیسا اور دونوں میں ہر وقت سے اور محیط
 عن الیسی طر وفتاوی قاضیان ان من ساء المصداق لیرید ان لا یصلوا
اور قضا ہی ثانی خان سے یہہ منقول ہے کہ جو شخص عید گاہ میں پہنچے اور امام کے ساتھ
 صرح الامام انشاء یرجمہ ان یلیقہ وانشاء صلواتہ انصرف و الا فاضل
نماز پڑھ کر وہ اگر چاہے اپنے گھر چلا آوے اور اگر چاہے نماز پڑھے پھر ۱۵۰ آئے اور فاضل یہہ ہے کہ
 ان یصل اربع رکعات فتكون له صلاة الضیعی کہا انقل عن ابن سیرین
چار رکعت پڑھے اب اس کے واسطے چاہت تھی نماز پڑھا دینی چنانچہ ابن مسعود سے بھیج
 باسماء عیہ انہ قال من فاتت عنه صلاة العید صلی اربع رکعات
اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جس شخص کی عید کی نماز نہ جائے تو وہ شخص چار رکعت پڑھے
 کذا فی فتح الباری وقرأ فیہا فی الركعة الاولى سبعاً باسم ربك الاعلى وفي
یہہ فتح الباری میں ہے اور ان رکعات میں سے پہلی رکعت میں تو سورہ سبح اسم ربك الاعلى پڑھے اور
 الثانية والثامنة ضعیفہا وفي الثالثة والبیل ذی عشر وفي الرابعة
دوسری میں سورہ اشعش صغیر اور تیسری میں رالبیل اذانیثیے اور چوتھی میں

الحمد لله رب العالمين
 والصلوة والسلام
 على سيدنا محمد
 وآله الطيبين الطاهرين
 أجمعين

الحکم بہ الجائزۃ لیکرہ وقیل فی المصلی وغیر المصلی وقال ایضاً فی
باشک کی نماز کے لئے تو مکروہ نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے کہ مصلی اور غیر مصلی میں مکروہ نہیں ہے اور شرح میں

المشعر ھذا النفس باطلاق یتناول الامام دون القوم جمیعاً وقال
یہ بھی کہتا ہے یہ علم کرامت عام ہے امام اور قوم سب کو شامل ہے اور امام شافعی رحمہ

الشافعی کہہ لا امام دون القوم وقیل المراد من هذا النفس انما غیر مستوفی
کہتے ہیں کہ امام کو مکروہ ہے قوم کو مکروہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس نفی سے یہ مراد ہے کہ وہ نماز مستوفی نہیں

لانہا مکروہۃ وقال فی فیہ الباری المنع عن الصلوۃ قبل صلوۃ العباد
یہ مراد نہیں کہ نماز مکروہ ہے بلکہ اور شیخ الناری میں کہتا ہے عید کی نماز سے پہلے اور عید کے غارت کی ممانعت

وبعد ھایکتال ان یکوز المار بہ منہ التنفل ومنع السراۃۃ والی المنع
میں احتیال ہے کہ اس میں سے مراد نفس پر ہے کسی ممانعت ہو یا باندگی ممانعت ہو اور جس صورت میں تنفلوں

عن التنفل ما ان یکوز الکراہۃ فی الوقت اور ہم منہا و علی کل تقدیر
سے ممانعت ہو کر یا یہ مراد ہو کہ وقت میں کراہت ہو یا اس سے عام ہو اور ہر صورت میں بالامام ہے

مخصوصۃ بالامام ویتناول الامام والامور وخصۃ بالمصلی وشاملۃ للمصلی
مخصوص ہے بالامام اور مقتدی کو شامل ہے اور عید گاہ سے مخصوص ہے یا عید گاہ اور گھسہ دونوں

والبیث اختلاف لسلف فی التحمیم قال الکوفیون بعد الاقبل وهو مذہب
کو شامل ہے اور سلف نے ان سب دونوں میں اختلاف کیا ہو گو ذلکہ کہتے ہیں پہلے سے پہلے نہیں اور اوزاعی

الاوزاعی والثوری والخفیفۃ وقال لبصریون یصلی قبل الاقبل
اور ثوری اور خفیفون کا یہی مذہب ہے اور بصریوں نے پہلے سے پہلے نہیں

وهو مذہب الحسن البصری وجماعۃ اخرى وقال اهل المدینۃ
اور حسن بصری اور ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور مدینہ والے کہتے ہیں

لا قبل الا بعد وهو مذہب الزہری فان جریمہ واحد تنفل بہنہ
نہ پہلے سے اور نہ پہلے اور زہری اور ابن جریمہ اور احمد کا یہی مذہب ہے اور بخاری

المالکیۃ الاجماع علی عدم التنفل للامام فی المصلی ومن جزی قال
انہ وقت لطلق الصلوۃ لا کراہۃ فیہ ومنع قال یصلی رسول
ایمان کرتا ہے کہ یہ وقت مطلق نماز کا ہے اس میں کراہت نہیں ہے اور شیخ شمس نے کہا ہے کہ یہ وقت رسول پر صلی

یہ جو ان جہات
بالتقدیر یہاں امام
مصلی شامل نہ
ہے
یہ کہ
یہ کہ
یہ کہ
یہ کہ

ما من ایام العمل الصالح فیم نأجب الله من هذه الايام العشرة قالوا یا ربنا اول

کولی ان ایسے نہیں ہیں کہ عمل صالح ان میں اللہ کو محبوب تر ہوں جیسے ان میں ان میں ماہنامہ عشر کیا یا رسول اللہ

الله لا یجحد فی سبیل الله قال لا یجحد فی سبیل الله قالوا لا یجحد فی

اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد فرما یا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد بھروسہ کی اور نہ اللہ کی

سبیل الله قال لا یجحد فی سبیل الله الا یجحد فی سبیل الله

راہ میں جہاد فرما یا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد اگر وہ شخص کو اپنی جان اور مال

وماله فلم یجحد فی سبیل الله بشئ رواه البخاری فی صحیحہ

نیکو جامعہ پیر آئین سے کچھ نہ لائے اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو نعیم نے صحیح

وصحیح ابن حبان عن جابر ما من ایام افضل من عشر ذی الحجۃ

اور ابی حبان کی صحیح میں جابر سے روایت ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہے

قال العلماء لو نذرنا صیام افضل ایام السنة انصرنا الى هذه

علماء کہتے ہیں اگر کوئی شخص سال میں سے افضل دنوں کے روزہ بھی سنت مانتے تو ان

الایام وان نذر صوم يوم افضل من سائر الايام فالی يوم عرفه

دنوں کی طرف متوجہ ہوا مگر تمام دنوں سے افضل دن کی روزہ کی نیقت اسے تو یہ عہد کی طرف متوجہ ہو

وان نذرنا يوم افضل يوم من الاسبوع فالی يوم الاحد والاربعاء

اور اگر ہفتہ میں سے افضل دن کی سنت مانتے تو جمعہ کے دن کی طرف متوجہ ہو اور منگل

ان ایام هذه العشرة افضل لما فیها من عرفة ولیالی عرفة

یہ ہے سچ کہ اس عشرہ کے دن میں اس سے افضل نہیں ہیں کہ ان میں عرفہ کا دن ہو تا ہے اور عشرہ رمضان کی

رمضان لما فیها من ليلة القدر هذا هو القول الفصل وقد جاء

رائس اسلئے افضل ہے کہ ان میں لیلۃ القدر ہے اور قول فیصل یہی ہے اور بیشک

فصیام عشر ذی الحجۃ وفضیلتها واستجابہ ایضا احادیثی

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں میں اور اسکی فضیلت اور استجابہ میں احادیث میں ہیں جیسے

في تسعة ايام منه فقد روى ابو داود والنسائی عن بعض الزواجر

اس عشرہ میں سے نو دنوں میں سو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے

الذی علی الله علیہ وسلم تسعة ايام ذی الحجۃ ويوم عاشوراء

بعض ارجوح سہرات سے روایت کیا ہے کہ ذی الحجہ میں سے نو دن اور روز عاشوراء

ما من ایام العمل الصالح فیم نأجب الله من هذه الايام العشرة قالوا یا ربنا اول کولی ان ایسے نہیں ہیں کہ عمل صالح ان میں اللہ کو محبوب تر ہوں جیسے ان میں ان میں ماہنامہ عشر کیا یا رسول اللہ

والضیعی روی بن مسعود فی هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم
سورہ مائتہ اور ابن مسعود نے اسکی ثواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وبسلم وعل جیلا واجرا جزئلا وجاء مثل هذا فی مذهب
نیک و عہدہ اور جزا اور روایت کیا ہے اور ایسا ہی امام احمد کے مذهب میں

احمد و ذکر و اہل لا شری من بن مسعود قال احمد و یقوی هذا
آپ نے اور ابن مسعود کی یہی اثر استدلال میں ذکر کی ہے امام احمد کہتے ہیں اور اسکی تفسیر یہ ہے کہ

ما جاء عن علی انه امر رجلا ان یصل بضعفاء القوم اربع
جو علی سے آئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ ضعیف ناتوان لوگوں کو رخصت

رکعات بکبر و خطبة و ذکر البخاری فی تہجد باب انسا
چار رکعت بے تکبیر اور بے خطبہ پڑھا ہے اور بخاری نے باب کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ انس نے

جمع اہل و ولده فی السراویة موضع علی فرسین من البصرة و
اپنی اہل اور اولاد کو موضع زاد میں جو بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جمع کیا اور

صلی صلوۃ العید بجمع اهل السواد و یصلون رکعتین مثل صلوۃ
عید کی نماز کرو نماز کے دو گون کے ساتھ پڑھیں اور وہ لوگ دو رکعت عید کی نماز کی

العید مع الامام و قال لکرمانی لو فات صلوۃ العید مع الامام
طرح امام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور کرمانی کہتا ہے اگر عید کی نماز امام کے ساتھ نہ آوے تو

قال مالک و الشافعی یصلی رکعتین و قال احمد اربع رکعات و خیر
امام مالک اور امام شافعی کہتے ہیں کہ دو رکعت پڑھ لے اور امام احمد کہتے ہیں چار رکعت پڑھ لے اور امام

عندنا بضعفنا رحمة الله عليه انشاء صلوة و انشاء لہ یصل و صل
اور ضعیف رحمت اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے چاہے پڑھے اور چاہے نہ پڑھے اور اگر

تقدیر ان یصلی خبر بن السککین اربع رکعات والله اعلم
پڑھے یہ خبر بن السککین سے ہے کہ دو رکعت پڑھے یا چار رکعت پڑھے واللہ اعلم

شہر ذی الحجۃ

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لہ من ذی الحجۃ
 علیہ السلام
 باب صلوۃ العید

یاخذ من شعرة ولا من اظفاره وفي جامع الاصول من حلقه
بال زندقہ کے اور نہ ناخن کترے اور جامع الاصول میں مسلم کی حدیث

مسلم عن عمر بن مسلم ابن عمار الیثی قال کنا فی کما قریباً من
عمر بن مسلم بن عمار الیثی سے ہے کہتا ہے کہ وہ ہم اسی کے نزدیک تھے بن امیہ
یوم الاضی فطلا بنی تفرجاً فقال بعض اهل الکما قد فیدو
عام میں تھے پھر ایک جاہل نے یہ کہہ کر کہی تھی فورہ لگا یا تب حاسون میں سے کسی نے کہا میں سے تو ہے
من هنا ثم لقیتم سعید بن المسیب فل کت له قول الکما فی فقال
کرستہ میں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا تو سینہ اسی مای کا قول ذکر کیا اسنے جو ابہا

یا ابن اخی هذا حدیث نسبه الناس وین کوہ حدیثی و مسلم
تے پہنچے یہ وہ حدیث ہے کہ اسکو لوگ بقول بسر یکنہ میں اور پھر وہی ہے جسے ام سلمہ بنی سلمہ

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کہ بی بی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من رای هلال فی الحجة والیثی واما یوم عرفہ فقد اختلف
جسے ذی الحجہ کا چاند دیکھا آخر حدیث تک اور باہر حد کا دن سو میں اختلاف ہے

فی انه افضل الیوم الحجة وقیل عرفہ افضل الیام السنة والحجة
کہ یہ روز افضل ہے یا سو کا دن اور کوئی کہتا ہے یہ عرفہ سال کے دنوں سے نہیں ہے اور وہ

افضل الیام لانه یوم عود الدلائل باسما مذکی مافی کتابہ
ہفتہ کے دنوں سے افضل ہے اور تمام دلائل کے اسباب سے اس کا عود ہے

الحدیث فی باب الحجة وعود یوم عرفہ اجماعاً وعلیہ السلام وقیل
باب جمع میں مذکور ہیں اور روز عرفہ کا عود ظاہر ہے کہ میں کہ سنتا ہے

سنة لغيره واقفی بعرفة وعن ام الفضل بنت الحارث ان
اور کہی کہتا ہوں کہ لوگوں کو سنت ہے جو عزت پہنچے اور ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ

ناساً تاروا عندہا یوم عرفہ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نور کے روز اسکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وہیں لوگوں کو بکرا رہا

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم لیس بصائم فارسلت الیہ
اسی نے کہا حضرت روز سے ہیں اور کسی نے کہا روزہ سے نہیں ہیں سو میں نے حضرت مسلم کو روکا

کتاب الحجة
باب الحجة
ص ۱۰۰

وثلاثة ايام من كل شهر ومن اول الاثني عشر من اول الحسنة فيه

اور ہر چہندین سے تین دن اور اسیں سے پہلے ہر گاہ دن اور آئین سے پہلے جمعرات کا دن

وفي رواية اخرى كان يصوم العشر الثلاثة ايام من كل شهر وما

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مسلم اس عشرہ میں ہر ایک ہفتہ میں تین دن کے رکھنے کا کرتے تھے اور وہ

روي مسلم والترمذي وابوداود عن عائشة رضي الله عنها قالت

مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں میں

مارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط فلاتي

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عشرہ میں کبھی ذرہ کھینچ نہیں دیکھا سو یہ روایت اس کی تائید نہیں ہے

لانها انما اخبرت عن عدم رويتها فلعلمها لم تظلم على صيام

کیونکہ عائشہ نے تو یہ ہی خبر دی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو شاید کہ عائشہ کو رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له ما نفع منه من مرض او سفر

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی گوارا نہیں ہوئی اور انکو اس کوئی مانع نہ ہو بیساری یا سفر

او غير هذا ويلزم ما ورد في فضل مطلق العمل الصالح في هذا

یا سوائے کچھ اور یہہ اور کچھ اور یہہ جاس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

العشر فصل الصوم ايضا ومن السنن التي تركها الناس ان من اراد

اس سے روزہ کی بھی فضیلت لازم آتی ہو اور ان سنن میں سے جسکو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے وہ

ان يصحى فرضا كان او نقلا فلا ينبغي ان ياخذ من شهر وظفره

قرانی کرنا چاہیے فرض ہو یا نقل سوائے کہ نہیں چاہیے کہ بال سنہ مانگے اور ناخن کتر ولے

حتى يصحى فقد روي مسلم عن ام سلمة انها قالت قال رسول الله

جب تک قرانی نہ کرے پس بیشک مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم اذا دخل لعشر اراد بعضكم ان يصحى ولا يصح

عید و مسلم نے فرمایا ہے جب یہ عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قرانی ارادہ کرے تو اپنے باپوں

من شعرة وبشرة شيأ وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلبن

اور ان کو ذرا چھوئے اور ایک روایت میں ہے کہ قرآن نہ منہ دے اور ناخن نہ

ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يصحى فلا

سوزے اور ایک روایت میں ہے جس نے اذہی کچھ کا جائد دیکھا اور قرانی کا ارادہ ہو تو اسے

لا بأس بالتحقق
تشریح میں ہر گاہ دن
صلی اللہ علیہ وسلم
ماخوذ عن ترمذی
عائشہ رضی اللہ عنہا
چندین بار

فی غیر رواية الاصول انه لا يكره لما روى عن ابن عباس ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يكره ان يركبوا في ركوبه
 فعل ذلك بالبصرة كذا في التبيين وفي الجامع الصغير والارهاق
 بصره بين ايدينا مما به تبيين بين ہے اور جامع الصغير براتی میں ہے
 ان قولهم التعريف الذي يصنع الناس ليس بشئ لم يرد
 به علماء كما به قولهم تعريفه جولوگ کر سکتے ہیں کچھ نہیں ہے سے شروع
 نفی الشرعية لانه دعاء وتبديل وتضرع الى الله تعالى وانما
 ہوئی نفی مراد نہیں ہے کیونکہ دعاء اور تبديل اور تضرع اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تضرع ہر گز
 ارادہ نفی جوبہ ونفی کونہ سنة كذا في كتاب نجم الدين
 مراد وجوب کی نفی اور سنت ہونے کی نفی ہے یہہ ذکر نجم الدين جلی اکی
 البلی وفي الجامع الصغير والتعريف الذي يصنع الناس
 کتاب البلی اور جامع الصغير میں ہے اور وہ تعریف جولوگ عمل میں لاسکتے ہیں
 ليس بشئ وذلك ان جميع الصلوات والعارفين بحقوقهم
 کچھ نہیں ہے اور تعریف یہ ہوتی ہے کہ تمام صلوات اور عارفانہ ویش عارف کے
 في يوم عرفه في كل بلدة ويملأون ويكبرون شبه الحاج
 روز ہر ایک شہر میں جمع ہوتے ہیں اور تہلیل اور تکبیر پڑھتے ہیں یہہ حاجی
 في عرفات فلذلك ليس بشئ يوصف به من السنة
 عرفات میں پڑھتے ہیں سو یہہ امر کچھ نہیں ہے یعنی سنت میں ہے نہیں ہے
 ولكن هو في نفسه من جملة الديانات والعبادات المستمرة
 پر جاریہ خود ایک دیانت اور عبادت اور عبادت میں سنت
 الخيرات وذكره الكافي وقيل يستحب ان يشبه باهل
 کرنے کی بات ہے اور کافی میں ہے کہ جو اور کوئی کوئی کچھ ہے کیونکہ اہل طاعت کی
 الطاعة فيكون لهم ثوابهم كذا نقل في سائر الكتب
 مشابہت ہو سکتی ہے اور ان کا ثواب جو دیکھا یہہ سنن البہدی میں منقول ہے
 ولا يخفى ان الذكر والتبديل والتضرع والدعاء
 اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ذکر اور تبديل اور تضرع اور دعا

کتاب البلی
 سنن البہدی
 کتاب الخیرات
 سنن البہدی
 کتاب الخیرات

بقدرہ ابن وهو اقفا علی بعیرہ بعرفة فشر به متفق علیہ وقال
یہا ہجرا اور حضرت صلح عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے پس آپ نے وہ بی یاکلم اور بخاری نے اپنی کتاب میں کیا اور
روی نحو هذا الحديث عن ميمونة ايضا وقال الترمذي في الباب

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر عرفہ کی طرف سے ہجرا کی تھی

عن ابی ہریرۃ وابن عمرؓ وقد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی
ابو ہریرہ روایت ہے کہ وہ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر عرفہ کی طرف سے ہجرا کی تھی

صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمه یعنی یوم عرفۃ ومعہ ابی بکر فلم یصمه
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرا کیا سو آپ نے اس روز یعنی عرفہ کے روز روزہ نہیں رکھا اور ابوبکرؓ کے ساتھ ہجرا کی تھی

ومعہ عمرؓ فلم یصمه وانا لا اصومه ولا امر به ولا انھی عنہ والعل
اور عمرؓ کے ساتھ ہجرا کی تھی مجھے روزہ نہیں رکھنا پڑا اور میں نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے کسی کو روزہ نہیں رکھنا پڑا اور میں نے کسی کو روزہ نہیں رکھنا پڑا

علی هذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفة ليقوی
علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے روز افطار بہتر جانتے ہیں تاکہ آدمی میں

به الروح علی الدعاء وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفۃ بعرفة
دعا کرنے کی قوت باقی رہے اور بیشک بعض علماء نے عرفہ کے دن عورات پر روزہ رکھا ہے

انتهی قد ورد فی فضل یوم عرفۃ انه بیکر السنة الذی بعدہ والی
اتہنی اور بیشک روز عرفہ کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ سب سے پہلے ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کا کفار

قبلہ فالمتحاران صوم عرفۃ مستحب اکلیل الحاج اذا لم یقروا علی الدعاء
ہوتا ہے پس اگر متحاران صوم عرفہ مستحب ہے مگر حاجتوں کو اگر دنا اور احکام

والاجتہاد فیہ واللہ اعلم وما ینبغی ان ینبغی علی بیان حکم التضرع
اور اگر کسی کی قوت نہ رکھتے ہوں بہد اعلم اور ان احکام میں سے جتنا چاہو یا سناستجی عرفہ یا حکم بیان

الذی یفصل بعض الناس فی البلاد فاعلم انہ قال ذکر بعض علماء
جسکو بعض لوگ ملکوں میں کرتے ہیں سو بھی لے کہ بعض خفی علماء نے ذکر

لخفۃ ان التعریف وهو ان یجمع الناس یوم عرفۃ فی بعض المواضع
کیا ہے کہ تعریف یعنی عرفہ کے روز کسی جگہ میں لوگوں کا جمع ہونا تاکہ عرفات پر ہجرا کریں

التشریہا بالواقفین بعرفۃ لیس بشیء وعن ابی یوسف وحماد
تشریہ ہا بالواقفین بعرفۃ لیس بشیء اور امام ابو یوسف رحمہ اور امام حماد رحمہ

[illegible]

لایاس بہ لانہا مشرعة فی کل الامکنۃ والازمان وکن
 کوئی ذکر کی بات نہ ہو کہ یہ سب ہر جگہ اور ہر وقت شروع ہیں لیکن
 الکلام فی لباس الاحرام والتلبیۃ وسائر اداب الحج التي
 احرام کے لباس میں اور ایک سے بجا رہنے میں اور حج کے تمام ادب میں جس
 یفعلہا الواقفون فی ذلک المقام فان الظاہر اختصاصہا
 اس مقام میں ہو جو وہ جگہ کو کہتے ہیں کلام ہے کیونکہ ظاہر حال یہ اس دور انہی سے خاص ہیں
 ھم واللہ اعلم بحقیقۃ المرام ھذا واما سائر العبادات
 اور اسد حقیقت حال کو خوب جانتا ہے یہ یاد رکھ اور رہے اور تمام عبادات
 والادعیۃ والاحکام فمد کورۃ فی کتب لفقۃ ورسائل
 اور دعائیں اور احکام سو فقیہ کی کتابوں میں اور مذاہب کے رسالوں میں
 المناسک فلیطلب ھمہ ولیکن ھذا اخو اقصیٰ ایرادۃ ھذہ
 ذکر رہیں دانتہ ذہن نہ لیتا جاوے اور یہ ہائے ان متذکر کی قافی سے جو کہیں سہل سہل لایا
 الرسالۃ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ووصلی اللہ
 چاہتے تھے اور ہمارا آخری دعا ہے کہ سنا تیرے واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہے اور اللہ رحمت کے
 علی سید المرسلین وامام المتقین محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ
 مرسلین کے پیشوا اور متقیوں کے امام یعنی محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ پر
 ھذا طریق الحق وھو الدین امین امین امین
 حق کے راستہ کی پابست اور دینی علوم کے زندہ کرنے والے ہیں آمین آمین آمین

سلا وقف
 توفیق ہدایت
 ۲۴۸
 نسخہ

واضح ہو کہ کاپی اس کتاب کا بذریعہ جبرستری با ضابطہ
 محفوظ کیا گیا ہے کوئی شخص بلا اجازت اقم اسکے طبع کا مجاز نہیں بان حقہ
 نسخے مطلوب ہوں کتب خانہ تجارت مطبع ہذا سے طلب فرمائیں فقط
 اقم

علا

اس کتاب کے

بامحاورہ ترجمہ کرانے اور نیز حل نمایان

مطبع کی ایک قسم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق
اس کے حق مطبع ہذا ہر ذریعہ پر سر می محفوظ کیے گئے ہیں

کوئی شخص بلا اجازت صریح اس کے طبع کا مجاز نہیں

کاپی اسٹیل محفوظ رہی فقط

۹۱

Handwritten marginal notes in Urdu script surrounding the central text, including phrases like "مطبع کی ایک قسم کثیر صرف ہوئی ہے" and "بامحاورہ ترجمہ کرانے اور نیز حل نمایان".

To: www.al-mostafa.com